قرآن فہمی بذریعہ خط و کتابت کورس

گھر بیٹھے قرآن کی ابدی تعلیمات سے آگاہی اور عربی زبان کے بنیادی قواعد سیکھنے کا

نادر موقع !

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام اپنی نوعیت کے 3 منفرد

خط و کتابت کورسز میں داخلے جاری ہیں

1) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی

قرآن کی ابدی ہدایت سے استفادے کے نقطۂ نگاہ سے یہ نہایت مفید اور مؤثر کورس ہے۔ اس کورس کے لئے اعانتی مواد مطبوعہ شکل میں بھی دستیاب ہے' مزید برآں 44 آڈیو کیسٹ کے سیٹ کی صورت میں اور کمپیوٹر CD کی صورت میں بھی اعانتی مواد فراہم کیا جا سکتا ہے۔

2) عربی گرامر خط و کتابت کورس (I' II' III)

قرآن و حدیث کی زبان یعنی عربی سے واقفیت کے لئے اس کے قواعد کو جاننا بہت ضروری ہے۔ عربی گرامر کورس مرکزی انجمن کی شائع کردہ کتاب آسان عربی گرامر کے تین حصوں پر مشتمل ہے جس میں عربی گرامر کے تقریباً تمام ضروری قواعد کا احاطہ کیا گیا ہے۔

3) ترجمہ قرآن حکیم کورس

یہ کورس خصوصی طور پر نوجوان طلبہ و طالبات کے لئے ترتیب دیا گیا ہے جنہیں قرآنی الفاظ کے معانی براہِ راست سمجھائے اور یاد کرائے جاتے ہیں اور اس طرح آیاتِ قرآنی کا مفہوم سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

داخلہ کے خواہش مند حضرات پراسپکٹس کے حصول اور دیگر معلومات کیلئے درج ذیل پتے پر رجوع کریں!

ناظم شعبہ خط و کتابت کورس

قرآن اکیڈمی' 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور' فون : 03-5869501

وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(البقرہ: ۲۶۹)

ماہنامہ

حکمتِ قرآن

لاہور

بیادگار: ڈاکٹر محمد رفیع الدین، ایم اے، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ، مرحوم

مدیر اعزازی: ڈاکٹر ابصار احمد، ایم اے، ایم فل، پی ایچ ڈی

معاون: حافظ عاکف سعید، ایم اے (فلسفہ)

ادارۂ تحریر: حافظ خالد محمود خضر، پروفیسر حافظ نذیر احمد ہاشمی

جلد ۲۰ | رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ — دسمبر ۲۰۰۱ء | شمارہ ۱۲

— یکے از مطبوعات —

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

۳۶-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۱۴- فون: ۵۸۶۹۵۰۱

کراچی آفس: ۱۱-داؤد منزل متصل شاہ بیکری، شاہراہ لیاقت، کراچی فون: ۲۱۶۵۸۶

سالانہ زرِ تعاون: 100 روپے

اس شمارے کی قیمت: 15 روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اول

نیکیوں کا موسم بہار، ماہِ رمضان المبارک بڑی تیزی کے ساتھ تکمیل کی جانب بڑھ رہا ہے۔ عشرۂ اخیرہ بھی نصف کے قریب پہنچا چاہتا ہے۔ یہ مبارک مہینہ اس عظیم عبادت کے لئے خاص ہے جس کا اجر بھی ''خصوصی'' ہوگا' جس کا اجراز روئے فرمان نبوی ﷺ ''الصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ'' اللہ کی عنایات خصوصی کا عکاس ہوگا۔

نزول قرآن کے مہینے کے ساتھ اس عظیم عبادت کے الحاق نے اس ماہ کی برکات کو دوچند کر دیا ہے۔ روزے کا اصل حاصل تقویٰ ہے اور تقویٰ وہ شے ہے کہ جسے تمام نیکیوں اور حسنات کے لئے اساس اور بنیاد کا درجہ حاصل ہے۔ افعال خیر اور نیکیوں کی اصل روح یہی تقویٰ ہے۔ یہی وہ قوت محرکہ ہے جو ایک بندے کو صراط مستقیم پر گامزن رکھنے میں اہم ترین رول ادا کرتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسی تقویٰ کے نتیجے میں ہدایت قرآنی سے استفادے کی راہ ہموار ہوتی ہے' قلب کے بند دریچے کھلتے ہیں' رمضان المبارک کی راتوں میں انوار قرآنی کا فیضان جب قراءت یا استماع قرآن کے ذریعے قلب انسانی پر ہوتا ہے تو نہاں خانہ قلب جگمگا اٹھتا ہے۔ کلام ربانی کے فیضان کے نتیجے میں روح انسانی جسے ذات باری تعالیٰ کے ساتھ ایک خصوصی نسبت حاصل ہے' وجد میں آ کر لہریں لینے لگتی ہے' اس میں ایک حیات تازہ پیدا ہوتی ہے اور وہ ہمہ تن اللہ کی جانب متوجہ ہو جاتی ہے۔ دن کے روزے اور رات کے قیام بالقرآن کا اصل حاصل یہی ہے۔

بحمد اللہ اس سال بھی گزشتہ سالوں کی مانند ماہ رمضان میں قرآن اکیڈمی کی جامع مسجد میں نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام جاری ہے۔ مرکزی انجمن کے صدر مؤسس اور امیر تنظیم اسلامی' محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ترجمہ قرآن کی ذمہ داری نبھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ تشنگان مطالب قرآن جوق در جوق آتے ہیں' مسجد اپنی تنگ دامانی پر شاکی نظر آتی ہے۔ حسب سابق پاکستان کے دوسرے شہروں میں بھی دورۂ ترجمہ قرآن کے پروگرام جاری ہیں۔ شہر لاہور میں بھی کئی دیگر مقامات پر ''رجوع الی القرآن'' کا یہ مبارک کام بڑے اہتمام سے ہو رہا ہے۔ تفصیلی رپورٹ ان شاء اللہ آئندہ ماہ شائع کر دی جائے گی۔

☆ ☆ ☆

قارئین نوٹ فرمالیں کہ زیر نظر شمارہ نومبر اور دسمبر کا مشترک شمارہ ہے۔

درس ۲۰

سورۃ العصر میں بیان کردہ شرائطِ نجات میں سے آخری شرط

صبر و مصابرت

سورۂ آل عمران کی آخری آیت کی روشنی میں

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ...... امّا بعد:

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم ـ بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۝﴾ ...... صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

مطالعۂ قرآن حکیم کے جس منتخب نصاب کا سلسلہ وار درس ان مجالس میں ہو رہا ہے اس کا پانچواں حصّہ مباحثِ صبر و مصابرت پر مشتمل ہے۔ اس کے لئے ایک نہایت جامع اور موزوں عنوان کے طور پر سورۂ آل عمران کی آخری آیت کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس آیۂ مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے:

''اے ایمان والو! صبر کی روش اختیار کرو اور صبر کے معاملے میں (اپنے مخالفین اور اپنے دشمنوں پر) بازی لے جاؤ اور (ہر جانب سے چوکس اور چوکنے رہ کر) حفاظت کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

اس آیۂ مبارکہ کا اختتام ''فلاح'' کے لفظ پر ہوا اور یہاں فلاح کا ذکر مؤمن کے اصل مقصود کی حیثیت سے آیا ہے۔ فلاح کے معنی اور مفہوم پر اس سے پہلے اس منتخب نصاب میں سورۂ مؤمنون کی پہلی آیت ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۝﴾ کے حوالے سے

مفصل گفتگو ہو چلی ہے۔ یہاں سب سے پہلے تقویٰ کی حقیقت کو سمجھ لینا چاہئے۔ تقویٰ قرآن حکیم کی ایک نہایت جامع اصطلاح ہے۔ تقویٰ کا مادہ ''و' ق' ی'' ہے۔ اس کا لغوی مفہوم ہے: بچنا۔ سوال یہ ہے کہ کس شے سے بچنا؟ مراد ہے کہ اس دنیا میں اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے بچنا' آخرت میں اللہ کے غضب اور اس کی سزا سے بچنا۔ گویا تقویٰ پورے دینی عمل کے لئے یا سلوکِ قرآنی کے لئے ایک مستقل روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح دنیا میں ہم ع ''ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں'' کے مصداق بہتری کے حصول کی کوشش کرتے ہیں' دین میں بھی خوب تر کی طرف پیش قدمی کرنا ہمارا مقصودِ حیات ہونا چاہئے۔ اسی لئے فرمایا: ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ کہ نیکیوں میں' خیر میں' بھلائی میں' ایمان میں' عمل صالح میں مسلسل ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہو۔ اس کے لئے جو قوتِ محرکہ درکار ہو سکتی ہے' قرآن اسے لفظِ تقویٰ سے تعبیر کرتا ہے۔

اس ضمن میں سورۃ المائدۃ کی آیت ۹۳ بہت اہم ہے جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ انسان کے علمی و عملی ارتقاء کا دارومدار روحِ تقویٰ پر منحصر ہے۔ فرمایا:

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۝﴾

کہ جب کھانے پینے کی چیزوں میں حلت و حرمت کا پورا ضابطہ بیان ہو گیا تو کچھ مسلمانوں کے دل میں ایک تشویش سی پیدا ہوئی کہ جو چیزیں ہم پہلے استعمال کر چکے ہیں' ایسا تو نہیں کہ ان ناجائز چیزوں کے اثرات ہمارے وجود میں باقی رہ جائیں اور وہ ہمارے اعمالِ صالحہ پر اثر انداز ہوں! ان کی اس تشویش کے ازالے کے لئے فرمایا کہ اہل ایمان نے اس سے پہلے جو کچھ کھایا پیا ہے اس کی ان سے کوئی بازپرس نہیں' اس سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا' جبکہ انہوں نے تقویٰ کی روش اختیار کی۔ اس کو اگلے جملے میں یوں بیان فرمایا: ﴿اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ کہ جب انہوں نے تقویٰ کی روش اختیار کی' ایمان لائے اور نیک عمل کئے۔ ﴿ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا﴾ پھر مزید تقویٰ ان میں پیدا ہوا' اور انہیں ایمان میں مزید ترقی حاصل ہوئی ...... یہاں

ایمان کے دو مراتب یا مدارج کی جانب اشارہ فرمایا۔ایک ایمان کا اوّلین یا ابتدائی مرحلہ ہے جس میں عمل صالح کا ذکر ایک جداگانہ entity کی حیثیت سے کیا گیا ہے اور دوسرا ایمان کا اس سے برتر اور اعلیٰ مرتبہ ہے جہاں عمل اور ایمان ایک وحدت کی صورت اختیار کر لیتے ہیں' لہٰذا پھر عمل کے دوبارہ ذکر کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ مزید فرمایا: ﴿ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا﴾ پھر ان میں تقویٰ اور بڑھا اور نتیجتاً وہ درجۂ احسان پر فائز ہو گئے۔اور یہ تقویٰ کی معراج ہے۔﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ ''اور اللہ تعالیٰ محسنین سے محبت کرتا ہے۔'' تو سورۂ آل عمران کی اس آخری آیت کے آخری حصے ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ میں تو گویا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو گیا' اب اس کے پہلے ٹکڑے پر توجہ مرتکز کیجیے جو منتخب نصاب میں ہمارے آج کے موضوع کے اعتبار سے اہم تر ٹکڑا ہے۔

فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا﴾ آیت کے اس حصے میں ''صبر'' ہی سے دو فعل امر وارد ہوئے ہیں' دو حکم ہیں کہ جو مسلمانوں کو دیے گئے۔ ایک ''اِصْبِرُوْا'' یعنی صبر کرو اور دوسرے ''صَابِرُوْا''۔ یہاں یہ ''بابِ مفاعلہ'' سے صیغۂ امر ہے۔جس طرح اس باب میں قتل سے ''مقاتلہ'' اور جہد سے ''مجاہدہ'' کے مصادر آتے ہیں اسی طرح صبر سے مصدر ہو گا ''مصابرہ''۔صبر ایک یک طرفہ عمل ہے۔ صبر کے معنی ہیں اپنے آپ کو روک کر رکھنا' تھام کر رکھنا اور اس کے دو پہلو ہیں۔ایک یہ کہ اپنی منزل اور اپنے ہدف کے تعین کے بعد انسان پوری ثابت قدمی سے اس کی طرف پیش قدمی جاری رکھے۔کوئی مخالفت' کوئی رکاوٹ' کوئی تشدد' اسے اپنے مقصد اور اپنی منزلِ مقصود کی جانب پیش قدمی سے روک نہ سکے۔اور دوسرا پہلو یہ کہ کوئی طمع' کوئی لالچ' یا کسی اعتبار سے مرغوباتِ نفس کی کوئی کشش بھی اس کی راہ میں حائل نہ ہونے پائے۔یہ دونوں پہلو ''صبر'' میں مضمر ہیں۔

محض صبر نہیں' مصابرت درکار ہے

جیسا کہ اس سے پہلے بارہا عرض کیا جا چکا ہے' ایک بندۂ مؤمن جس ماحول میں ایمان اور عمل کی منزلیں طے کرتا ہے وہاں کوئی خلا نہیں ہوتا۔اگر اس کا ایک مخصوص

نظریہ ہے تو اسی معاشرے میں اور بھی نظریات کارفرما ہیں‘ جہاں اس کا ایک مسلک ہے وہاں دوسرے مسالک کے لوگ بھی موجود ہیں۔ یہ دنیا مختلف نظریات کی ایک آماج گاہ ہے‘ یہاں تو کشمکش بلکہ کشاکش (struggle) ہو کر رہے گی۔ چنانچہ ''صبر'' کے بعد دوسرا لفظ یہاں آیا ''وَصَابِرُوْا''۔ مصابرہ کا لفظ مجاہدہ اور مقابلہ کے وزن پر آتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ اہلِ کفر اپنے نظریات کے دفاع میں صبر کریں گے‘ اہلِ شرک اپنے معبودانِ باطل کے لئے ایثار کا وطیرہ اپنائیں گے‘ اے اہلِ ایمان! تمہیں اللہ کے لئے‘ اس کے دین کی سربلندی کے لئے صبر کرنا ہے اور صبر میں ان سب معاندین پر بازی لے جانا ہے۔ جب تک تم انہیں اس مقابلۂ صبر میں نیچا نہ دکھاؤ گے‘ آگے نہ بڑھ سکو گے۔ ہونا یہ چاہئے کہ اس تصادم‘ کشمکش اور ٹکراؤ میں تمہارا صبر دوسروں کے صبر پر سبقت لے جائے‘ تمہارا ایثار و قربانی دوسروں سے بڑھ جائے‘ تم اپنے مقصد کے حصول کے لئے جان و مال نچھاور کرنے میں دوسروں پر بازی لے جاؤ۔ اگر تم نے یہ طرزِ عمل اختیار کیا تو کامیابی تمہارے قدم چومے گی اور ﴿لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ کا معاملہ صرف اسی ایک صورت میں ممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ آیۂ مبارکہ ہمارے منتخب نصاب کے اس پانچویں حصے کے لئے نہایت موزوں اور بہت جامع عنوان کی حامل ہے۔ اب آیئے ذرا ایک نگاہِ بازگشت ڈالیں کہ صبر کا ذکر اس سے پہلے ہمارے اس منتخب نصاب میں کہاں کہاں ہوا ہے۔

گزشتہ اسباق میں ''صبر'' کا ذکر

ذہن میں تازہ کر لیجئے کہ منتخب نصاب کا پہلا حصہ چار جامع اسباق پر مشتمل تھا اور ان چاروں اسباق میں چوٹی کی چیز اور آخری منزل صبر ہی کی تھی۔ سورۃ العصر کی طرف آیئے‘ سورۃ کا اختتام ''صبر'' ہی کے لفظ پر ہوا:

﴿وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾

آیۂ برکو دیکھئے' نیکی اور تقویٰ کا نقطۂ عروج (climax) وہاں کن الفاظ میں بیان ہوا: ﴿وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ﴾ ۔اگلے سبق یعنی سورۂ لقمان کے دوسرے رکوع پر نگاہ ڈالئے' آیت ۱۷ میں صبر کا ذکر موجود ہے: ﴿یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ﴾ ۔سورۂ حٰم السجدۃ کی آیات ۳۰ تا ۳۶ پر توجہ کو مرکوز کیجئے' وہاں بھی صبر کا ذکر بڑے اہتمام سے ہوا: ﴿وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ ۝﴾ ان چاروں جامع اسباق میں جس بلند ترین اور آخری منزل کی نشان دہی کی گئی وہ صبر ہی ہے۔ ان چاروں مقامات میں صبر کا وہ پہلو زیادہ پیش نظر ہے جس سے انسان اس وقت دوچار ہوتا ہے جب وہ تواصی بالحق' دعوت الی اللہ اور ''امر بالمعروف و نہی عن المنکر'' کا فریضہ سرانجام دے رہا ہو۔ظاہر بات ہے کہ حق کی بات کہنی ہے تو طبیعت میں سہار اور تحمل کا ہونا ضروری ہے۔اس لئے کہ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ ''اَلْحَقُّ مُرٌّ'' یعنی سچ کڑوا ہوتا ہے۔سچائی عام طور پر قابل قبول نہیں ہوتی۔لہٰذا تکالیف آئیں گی' ان کو جھیلنے کے لئے صبر کا بھرپور مادہ ہونا چاہئے۔پہلے سے تیار ہو جاؤ کہ یہ راستہ پُر خار ہے' اس میں مخالفتوں کے کانٹے بچھے ہوئے ہیں' یہ پھولوں کی سیج نہیں ہے۔اس کے بارے میں سورۂ لقمان کے دوسرے رکوع میں ہم یہ پڑھ آئے ہیں: ﴿اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ کہ یہ کام بڑی ہمت کے متقاضی ہیں۔

اس کے بعد عمل صالح کی تفاصیل پر مشتمل جو حصہ سوم ہمارے اس منتخب نصاب میں آیا وہاں سورۃ الفرقان میں لفظ صبر ایک دوسری شان کے ساتھ وارد ہوا تھا۔ فرمایا: ﴿اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا﴾ ''یہ ہیں وہ لوگ جن کو جنت کے بالاخانے عطا کئے جائیں گے اس صبر کے عوض جو انہوں نے کیا'' ...... یہاں لفظ صبر درحقیقت انسانی شخصیت اور اس کی سیرت وکردار کے ایک نہایت ہمہ گیر پہلو کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔مطلب یہ ہے کہ ایمان پر کاربند رہنا بھی ممکن نہیں جب تک کہ صبر نہ ہو'عمل صالح کے بنیادی تقاضے بھی پورے نہیں ہو سکتے جب تک انسان میں صبر کا مادہ نہ ہو۔اپنے جذبات کو تھامنا بھی صبر ہی سے ممکن ہوتا ہے اور خواہشات کی لگامیں بھی

صبر ہی کے ذریعے کھینچی جا سکتی ہیں۔ سوۃ النازعات کی آیت: ﴿وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝﴾ میں صبر ہی کا تو بیان ہے کہ خواہشات کو دبانا' شہوات کو لگام دینا اور مرغوباتِ نفس کے حصول کے لئے طبیعت میں جو طوفان بپا ہے اس کو روک کر رکھنا ہوگا' تبھی ایمان پر گامزن رہنا اور عملِ صالح کے ابتدائی تقاضے پورے کرنا ممکن ہوگا' تبھی اس راہ میں آگے قدم بڑھانے کا امکان ہوگا۔ پھر جب احقاقِ حق اور ابطالِ باطل' یا بالفاظ دیگر اعلاءِ کلمۃ اللہ اور غلبۂ دین کی جدوجہد کا مرحلہ آتا ہے تو ظاہر بات ہے یہاں نمایاں ترین وصف صبر اور مصابرت ہی کا ہے۔

اسی مفہوم کی تائید سورۂ مؤمنون میں اس طرح سے ہوتی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کافروں سے جو دنیا میں حق کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہے' یہ فرمائیں گے: ﴿اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا﴾ کہ یہ لوگ جن کا تم دنیا میں استہزاء اور تمسخر کرتے رہے' جن کی عملی جدوجہد میں تم رکاوٹ بنتے رہے' جنہیں کمزور دیکھ کر تم نے دبائے رکھا اور وہ کمالِ ہمت و بردباری سے صبر کا دامن تھامے رہے' دیکھو آج اس صبر کی بدولت مَیں انہیں کیسا عمدہ بدلہ دے رہا ہوں' کیا اعلیٰ مقامات انہیں حاصل ہو رہے ہیں!! حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں صبر کا ذکر اس طور سے کیا گیا ہے کہ سلوکِ قرآنی میں صبر بنیادی اور لازمی جزو کی حیثیت رکھتا ہے اور صراطِ مستقیم کا ہر ہر مرحلہ صبر ہی کے ذریعے طے پاتا ہے۔ اس پورے عمل کی روحِ رواں' اس کے جذبۂ محرکہ' اور اس کی شرطِ ناگزیر کے طور پر صبر ہی کا ذکر ہوتا ہے۔ اب آیئے اس پہلو سے جائزہ لیں کہ ترتیبِ نزولی کے اعتبار سے قرآن مجید میں صبر کا ذکر کس طور سے آیا ہے!

نبی اکرم ﷺ کو صبر کی تاکید و تلقین

قرآن حکیم کی ابتداءً نازل ہونے والی سورتوں میں ہر جگہ صبر کا لفظ فعل امر بصیغہ واحد وارد ہوا ہے اور اس کے مخاطب اوّلین خود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ پر جب وحی کا نزول شروع ہوا تو فریضۂ رسالت کی ادائیگی کے پہلے حکم کے ساتھ ہی صبر کی ہدایت بھی نازل ہوئی۔ فرمایا گیا:

﴿یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۝ وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ ۝

﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ○ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ○﴾

دیکھئے آخری آیت میں صبر کا حکم موجود ہے۔ جس راہ پر آپ نے قدم رکھا ہے یہ اس کا لازمی تقاضا ہے۔ اب جھیلنا ہوگا' برداشت کرنا ہوگا' تحمل کا مظاہرہ کرنا ہوگا' مصائب' تکالیف اور آزمائشوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ہوگا۔ چنانچہ ابتدائی ہر وحی میں نمایاں طور پر لفظ صبر کہیں حکم کے انداز میں اور کہیں تلقین و ہدایت کے پیرائے میں آتا ہے۔ سورۂ قلم کا اختتام ان الفاظِ مبارکہ پر ہوتا ہے: ﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ﴾ کہ اے نبی! اپنے ربّ کے حکم کا انتظار کیجئے اور اس کے لئے صبر کی روش پر کاربند رہئے' خود کو تھامے رکھئے' روکے رکھئے اور اس مچھلی والے یعنی حضرت یونسؑ کے مانند نہ ہو جایئے جنہوں نے کچھ جلدی کی تھی۔ کہیں فرمایا جاتا ہے: ﴿فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ○﴾ کہ اپنے ربّ کے لئے صبر کیجئے' اس کے حکم کا انتظار کیجئے اور ان گناہوں میں ڈوبے ہوئے منکر لوگوں کی باتوں میں نہ آجایئے۔ کہیں صبر کی تلقین ان الفاظ میں کی جاتی ہے: ﴿فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ○﴾ پس صبر کیجئے خوبصورتی کے ساتھ!...... ایک مجبوری کا صبر ہوتا ہے۔ مثلاً کسی نے آپ کو گالی دی اور آپ نے جواباً گالی دے دی اور دعویٰ یہ ہے کہ میں صبر کر رہا ہوں! یہ صبر جمیل نہیں ہے۔ جھیلئے' برداشت کیجئے اور خوبصورتی کے ساتھ صبر کیجئے۔ کہیں حکم ہوتا ہے: ﴿فَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ صبر کیجئے اور صبر کے لئے آپ کا سہارا اللہ کی ذات ہے۔ اللہ سے قلبی تعلق اور اللہ پر توکل و اعتماد' یہی آپ کے لئے صبر کی اصل بنیادیں ہیں۔ ایک جگہ فرمایا: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ صبر کیجئے جیسے کہ ہمارے صاحبِ عزیمت رسول صبر کرتے رہے ہیں۔ سورۃ العنکبوت میں حضرت نوحؑ کا ذکر ہے کہ ساڑھے نو سو برس تک دعوت دیتے رہے۔ مخالفت ہوئی' انکار و اعراض اور مسلسل تمسخر و استہزاء ہوا' لیکن وہ اپنے فرضِ منصبی کی ادائیگی میں لگے رہے' ان کے پائے ثبات میں کہیں لغزش نہ آئی۔ یہ ہے قرآن مجید کی ابتدائی سورتوں میں صبر کا حکم جو بتکرار و اعادہ نبی اکرم ﷺ کے لئے وارد ہوا۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ آنحضور ﷺ نے جب دعوت کا آغاز فرمایا تو سب سے پہلا ردعمل جو اس معاشرے کی جانب سے ظاہر ہوا وہ تمسخر واستہزاء کی صورت میں تھا۔ اس میں کہیں کہیں ظاہری ہمدردی کا عنصر بھی شامل ہوتا تھا' کہ نہ معلوم بیٹھے بٹھائے کیا ہوگیا' اچھے بھلے آدمی تھے' ہمیں تو ان سے بڑی اچھی توقعات تھیں' بڑی اچھی اُمیدیں ان سے وابستہ تھیں' نہ معلوم کیا ہوا ہے۔ اسی طرح "نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِکَ" اور "نقلِ کفر کفر نہ باشد" کوئی کہتا کہ خللِ دماغی کا کوئی عارضہ لاحق ہوگیا ہے' کوئی جنون کا عارضہ ہوگیا ہے یا کسی آسیب کا سایہ ہوگیا ہے۔ یہ باتیں استہزاء بھی کہی گئیں اور تمسخر کے انداز میں بھی' ہمدردانہ بھی کہی گئیں اور تاسف کے ساتھ بھی۔ ان سب باتوں کے جواب میں نبی اکرم ﷺ کو صبر کرنے' جھیلنے اور برداشت کرنے کا حکم دیا گیا۔ انتیسویں پارے کی دوسری سورۃ "ن" جسے سورۃ القلم بھی کہتے ہیں' کی ابتدائی آیات کے پس منظر میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے نبی اکرم ﷺ معاندین کے اس طرزِ عمل پر بہت ملول اور غمگین ہیں۔ ملاحظہ کیجئے:

﴿نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ٥ مَا اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ٥ وَاِنَّ لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ٥ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ٥ فَسَتُبْصِرُ وَیُبْصِرُوْنَ ٥ بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ ٥﴾

"گواہ ہے قلم اور جو کچھ کہ یہ لکھتے ہیں۔ اے نبی! آپ (ﷺ) اپنے ربّ کی رحمت اور نعمت سے مجنون نہیں ہیں (آپ ملول و غمگین اور رنجیدہ نہ ہوں' آپ ان پاگلوں کے کہنے سے کہیں پاگل تھوڑا ہی ہو جائیں گے) اور یقیناً آپ کے لئے وہ اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا اور آپ تو اخلاق کی بلندیوں پر فائز ہیں (کیا دنیا نے ایسا پاگل اور ایسا مجنون کبھی دیکھا ہے جو خلق عظیم کا پیکر ہو' کردار اور شرافت میں کوئی اس کا ہمسر نہ ہو؟) یہ کوئی دن کی بات ہے کہ آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ لوگ بھی دیکھ لیں گے (ساری دنیا دیکھ لے گی) کہ کس کا دماغ اُلٹ گیا تھا (کس کو دماغ کا عارضہ لاحق ہوگیا تھا۔ جلد ہی حقیقت سامنے آجائے گی)"۔

سورۂ نون کا اختتام اس آیت پر ہو رہا ہے جس کا حوالہ پہلے دیا جا چکا ہے کہ: ﴿فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ﴾ کہ اے نبی جھیلئے' برداشت

کیجئے اپنے ربّ کے حکم کا انتظار کیجئے کہ وہ کب فیصلہ سناتا ہے اور حضرت یونسؑ کی طرح کوئی عاجلانہ اقدام نہ کیجئے۔

ابتدا میں تو یہ تمسخر واستہزاء کسی درجے میں کچھ ہمدردانہ انداز کا تھا، لیکن جیسے جیسے بات آگے بڑھی تمسخر واستہزاء کا معاملہ سختی اور شدت کا روپ دھارتا چلا گیا۔ چنانچہ اس کی جھلک سورۂ مزمل کی اس آیت کے پس پردہ نظر آتی ہے: ﴿وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝﴾ کہ اے نبی! صبر کیجئے ان کڑوی باتوں پر جو یہ کہہ رہے ہیں اور ان سے قطع تعلق کر لیجئے، لیکن یہ قطع تعلق ہجرِ جمیل ہو۔ اگلی آیت میں بھی یہی مضمون بیان ہوا: ﴿وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ۝﴾ چھوڑ دیجئے مجھے اور ان جھٹلانے والوں کو جو بڑے دولت مند ہیں، سرمایہ دار ہیں، صاحب اقتدار اور صاحب وجاہت لوگ ہیں، ہم ان سے نپٹ لیں گے۔ آپ اپنی توجہ کو اپنی دعوت وتبلیغ پر مرتکز رکھئے۔ آپ ان کی جانب التفات نہ فرمایئے، ان سے نپٹنے کے لئے ہم کافی ہیں۔ ﴿اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ۝﴾ ہمارے پاس ان کے لئے عذاب کا پورا سامان مہیا ہے جو منہ کھولے ان کا منتظر ہے۔ یہ کہیں بچ نہ نکلیں گے۔ لیکن آپ ان سے چشم پوشی فرمایئے۔

ایک اور مقام پر بڑے خوبصورت انداز میں یہ بات بیان فرمائی: ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ﴾ کہ آپؐ ان منکروں سے اپنی توجہ کو ہٹا لیجئے، ان مخالفین کی جانب ملتفت ہی نہ ہوں، ان کے استہزاء کی طرف توجہ ہی نہ کیجئے، آپؐ لگے رہیے دعوت وتبلیغ اور فریضۂ رسالت کی ادائیگی میں، انذار اور تبشیر میں۔ ﴿فَذَكِّرْ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ﴾ (سورۃ الغاشیہ) آپؐ یاددہانی کراتے رہئے، آپؐ کا کام یاددہانی کرانا ہے، آپؐ ان پر نگران اور ان کے ذمہ دار نہیں ہیں، آپؐ سے یہ باز پُرس نہیں ہوگی کہ انہوں نے کیوں آپؐ کی دعوت پر لبیک نہ کہا! ......سورۃ الاعلیٰ میں یہی بات ایک اور انداز سے آئی: ﴿فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ۝ سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ۝﴾ کہ آپؐ تذکیر کرتے رہئے اگر وہ تذکیر مفید ہو، اس کے مفید نتائج ظاہر ہوں۔ جس کے دل میں کچھ بھی اللہ کا خوف ہے، کسی بھی درجے میں اسے اپنے خالق

اور مالک اوراس کے حضور میں لوٹنے کا خیال ہے تو وہ اس سے نصیحت اخذ کرلے گا اوراس تذکیر سے فائدہ اٹھائے گا۔

صحابہ کرام کے لئے صبر کے مرحلے کا آغاز

بہرحال صبر کے ضمن میں نبی اکرم ﷺ کو سب سے پہلے تمسخر واستہزاء اور مذاق کے مقابلے میں جمے رہنے' ڈٹے رہنے' جھیلنے' برداشت کرنے اور ثابت قدم رہنے کا حکم ہوا۔ تاریخی اعتبار سے یہ بات جان لینی چاہئے کہ تقریباً تین برس تک نبی اکرم ﷺ کی دعوت اندر ہی اندر باہمی گفتگوؤں اور انفرادی رابطوں (personal contacts) تک محدود رہی۔ ابھی لوگوں کو خطرے کا زیادہ احساس نہیں ہوا۔ نبوت کے چوتھے برس لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ یہ دعوت تو ایک بہت بڑے چیلنج کی شکل اختیار کرگئی ہے۔ ع ''نظامِ کہنہ کے پاسبانو' یہ معرضِ انقلاب میں ہے'' ۔ تب ان کے کان کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے کہ آپؐ کا راستہ روکنا ہوگا' جسے ہم مشتِ غبار سمجھے تھے یہ تو ایک تیز وتند آندھی بن کر ہمارے اس پورے نظام' ہمارے مفادات اور اس پورے معاشرتی ڈھانچے اور vested interests کو خس وخاشاک کی طرح اڑا کر منتشر کردے گی۔ یہیں سے وہ دَور شروع ہوا جسے سیرت کی کتابوں میں ''تَعْذِیْب الْمُسْلِمِیْنَ'' یعنی مسلمانوں کی ایذا رسانی اور بہیمانہ تشدد (Persecution) کا دَور کہا جاتا ہے۔ کفار کی طرف سے جب مسلمانوں پر شدید جسمانی تشدد کیا جانے لگا تو بعض مسلمانوں کو کچھ گھبراہٹ لاحق ہوئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورۂ عنکبوت میں بھرپور خطاب وارد ہوا۔ چنانچہ صبر ومصابرت کی بحث میں قرآن کا اوّلین مقام جو ہمارے اس منتخب نصاب میں شامل ہے وہ سورۂ عنکبوت کے پہلے رکوع پر مشتمل ہے۔ اب اسی پر آئندہ گفتگو ہوگی۔ ان شاء اللہ!

النسخ فی القرآن(۳)

تعریف' اقسام اور منسوخ آیات

کے بارے میں مروی روایات کی اسنادی حیثیت

حافظ نذیر احمد ہاشمی ☆

نسخ کی تیسری قسم وہ ہے کہ جس میں آیت کریمہ کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہو مگر اس کا حکم باقی ہو۔ بعض لوگوں نے اس قسم کے متعلق یہ سوال پیش کیا ہے کہ آخر حکم کے باقی رہتے ہوئے تلاوت کو رفع کرنے میں کیا حکمت تھی اور کیا باعث تھا؟ اس کا جواب علامہ زرکشی نے علامہ ابن الجوزی سے یوں نقل کیا ہے:

قال صاحب فنون الافنان فی عجائب علوم القرآن انما کان کذلک لیظهر به مقدار طاعة هذه الامة فی المسارعة الی بذل النفوس بطریق الظن من غیر استفصال لطلب طریق مقطوع به فیسرعون بایسر شیء' کما سارع الخلیل الی ذبح ولده بمنام والمنام ادنی طرق الوحی(۴۴)

''صاحب فنون الافنان نے عجائب علوم القرآن میں کہا ہے کہ اس طریقے سے امت محمدیہ کی مزید اطاعت گزاری اور فرماں برداری کا اظہار مقصود تھا اور یہ دکھانا تھا کہ کس طرح اس اُمت مرحومہ کے لوگ صرف ظن کے طریق سے بغیر اس کے کہ کسی مقطوع بہ طریق کی تفصیل طلب کریں' راہِ خدا میں بذل نفوس کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور ذرا سا اشارہ پاتے ہی (اس طرح مالی و بدنی

☆ لیکچرر عربیک' قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس

۴۴) البرهان فی علوم القرآن' ج۲' ص ۳۷

قربانی پر تیار ہو جاتے ہیں) جس طرح کہ ابراہیم ؑ خلیل اللہ نے محض خواب دیکھنے کی بناء پر اپنے بیٹے کو راہِ خدا میں ذبح کرنے پر مسارعت کی تھی' حالانکہ خواب وحی کا ادنیٰ طریق ہے''۔

اس قسم کے منسوخ کی مثالیں بکثرت ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں:

۱) عن ابی موسیٰ الاشعری : انا کنا نقرء سورۃ کنا نشبھھا فی الطول والشدۃ ببراءۃ فانسیتھا غیر انی احفظ منھا: لو کان لابن آدم وادیان من مال لا بتغی وادیا ثالثا ' ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب' وکنا نقرء سورۃ نشبھھا باحدی المسبحات فانسیتھا غیر انی حفظتُ منھا : یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ فَتُکْتَبُ شَھَادَۃً فِیْ اَعْنَاقِکُمْ فَتُسْأَلُوْنَ عَنْھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ(۴۵)

''ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ ہم قرآن مجید کی ایک ایسی سورت پڑھا کرتے تھے جس کو طوالت اور شدت میں ہم سورۂ براءۃ کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے۔ بعد میں وہ سورت مَیں بھول گیا اور اس میں سوائے مندرجہ ذیل کلمات کے مجھے کچھ بھی یاد نہیں رہا: ''لو کان لابن آدم وادیان من مال ......الخ''۔ (اسی طرح) ہم مسبحات کے مشابہ ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے' بعد میں وہ سورت میں بھول گیا اور اس میں سوائے مندرجہ ذیل آیات کے مجھے کچھ بھی یاد نہیں رہا: ﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ ......﴾ الخ''

علامہ سیوطی نے الاتقان فی علوم القرآن میں اس قسم کی منسوخ آیات کی جو مثالیں ذکر کی ہیں یہاں میں ان ہی کی ذکر کردہ مثالیں نقل کرنے پر اکتفا کروں گا۔ پہلے ان کی ذکر کردہ احادیث کا تذکرہ کروں گا اور پھر حاشیہ میں ان کے راویوں کے بارے میں ماہرینِ علم اسماء الرجال کی آراء پیش کروں گا تاکہ ان کی روشنی میں ان احادیث کی اسنادی حیثیت کا تعین ہو سکے۔ علامہ سیوطی کی بیان کردہ پہلی مثال:

قال ابوعبید حدثنا اسماعیل بن ابراھیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال : لیقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ وما یدریہ ما کلہ قد

---

۴۵) صحیح مسلم ' کتاب الزکاۃ' باب کراھیۃ الحرص علی الدنیا

ذهب منه قرآن كثير ولكن ليقل قد اخذت منه ما ظهر [۴۶]

علامہ سیوطی کی بیان کردہ دوسری مثال:

حدثنا ابوعبيد حدثنا عبد الله بن صالح [۴۷] عن هشام [۴۸] بن سعيد عن زيد [۴۹] بن اسلم عن عطاء [۵۰] بن يسار عن ابى واقد الليثى قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوحى اليه اتيناه فعلمنا مما اوحى اليه قال : فجئت ذات يوم فقال: ان الله يقول :انا انزلنا المال لاقام الصلوة وايتاء الزكوة ولو ان لابن ادم واديا لاحب ان يكون اليه الثانى ولو كان له الثانى لاحب ان يكون اليهما الثالث ولا يملا جوف

۴۶) اس حدیث کا پہلا راوی ابوعبید ہے جس کے بارے میں علامہ ذہبی نے لکھا ہے "صاحب التصانيف فثقة مشهور". ميزان الاعتدال ' ج۳' ص ۳۷۱

دوسرا راوی اسماعیل بن ابراہیم ہے۔ بقول علامہ ذہبی :الامام الحجة ...... وكان حافظاً فقيها كبيرا القدر ۔ ميزان الاعتدال' ج ۱' ص ۲۱۶

تیسرا راوی ایوب ہے۔قال البخارى "تركه ابن المبارك" وقال ابن معين "لا يكتب حديثه" وقال النسائى والدارقطنى "متروك" وقال الازدى "كذاب". وقال عمرو بن على "كان اميًا لا يكتب وهو متروك الحديث ولم يكن من اهل الكذب كان كثير الغلط والوهم" وقال ابوحاتم "ضعيف الحديث واهى متروك". (تهذيب التهذيب ج۲'ص ۴۰۲)

چوتھا راوی نافع ہے۔الفقيه مولى ابن عمرؓ وقال الخليلى : نافع من ائمة التابعين بالمدينة امام فى العلم متفق عليه صحيح الرواية منهم من يقدمه على سالم ومنهم من يقارنه ولا يعرف له خطأً فى جميع مارواه . تهذيب التهذيب' ج ۱۰' ص ۴۱۴

۴۷) قال صالح بن محمد :كان ابن معين يوثقه وعندى انه كان يكذب فى الحديث وقال ابن المدينى : ضربت على حديثه وما اروى عنه شيئا وقال احمد بن صالح: متهم ليس بشىء وقال النسائى : ليس بثقة . ملخصاً من تهذيب التهذيب لابن حجر۔ دار الكتب العلميه لبنان ج۵' ص ۲۳۰

۴۸) هشام بن سعيد : وثقه احمد وكان ابن معين لا يروى عنه ...... وقال النسائى :ليس به باس ووثقه ابن سعد. ميزان الاعتدال مطبوعه' دار الكتب العلميه لبنان ج۷' ص ۸۲

۴۹) زيد بن اسلم (ثقة حجة ۔ قال عبيد الله بن عمر : ما نعلم به باسا الا انه يفسر القرآن برأيه) ميزان الاعتدال ج۳' ص ۱۴۵ و ۱۴۶

۵۰) عطاء بن يسار : قال ابن معين وابوزرعه والنسائى ثقة وقال ابن سعد كان ثقة كثير

ابن ادم الا التراب ویتوب اللّٰہ علی من تاب.

علامہ سیوطی کی بیان کردہ تیسری مثال:

قال (ابو عبید) حدثنا حجاج (۵۱) عن حماد (۵۲) بن سلمہ عن علی (۵۳) بن زید عن ابی حرب (۵۴) بن ابی بن الاسود عن ابی موسی الاشعری قال نزلت سورة نحو براء ة ثم رفعت وحفظ منها ان الله سیؤید ھذا الدین باقوام لا خلاق لھم ولو ان لابن ادم وادیین من مال لتمنی وادیا ثالثا ولا یملاء جوف ابن ادم الا التراب ویتوب الله علی من تاب.

علامہ سیوطی کی بیان کردہ چوتھی مثال:

وقال (ابو عبید) حدثنا اسماعیل (۵۵) بن جعفر عن المبارک (۵۶) بن

☜ الحدیث۔ تھذیب التھذیب لابن حجر مطبوعہ دار الکتب العلمیة لبنان ج۷، ص ۱۸۹

۵۱) حجاج: قال علی بن المدینی والنسائی ثقة۔ قال ابن سعد کان ثقة صدوقا ان شاء اللّٰہ وقد وثقہ ایضاً مسلم والعجلی وابن قانع ومسلم بن قاسم وذکرہ ابن حبان فی الثقات . تھذیب التھذیب لابن حجر ج۲، ص ۲۰۵

۵۲) حماد بن سلمہ: قال الساجی :کان حافظا ثقة ماموناً وقال ابن سعد :کان ثقةً کثیر الحدیث وقال العجلی : ثقة رجل صالح حسن الحدیث ان النسائی سئل عنہ فقال ثقة، تھذیب التھذیب ج۳، ص ۱۵

۵۳) علی بن زید: قال صالح بن احمد عن ابیہ لیس بالقوی، وقال معاویة بن صالح عن یحیی ضعیف، وفی روایة الدوری لیس بحجة، وقال مرّة لیس بشی ء، تھذیب التھذیب، ج۷، ص ۳۲۲

۵۴) ابی حرب بن ابی بن الاسود: ذکرہ ابن سعد فی الطبقة الثانیة من قراء اھل البصرة وقال کان معروفاً ولہ احادیث وذکرہ ابن حبان فی الثقات، وقال ابن عبد البر ثقة، تھذیب التھذیب ج۱۲، ص ۷۰

۵۵) (اسماعیل بن جعفر) قال احمد وابوزرعہ والنسائی :ثقة وقال ابن معین: ثقة، تھذیب التھذیب، ج۱، ص ۲۸۷

۵۶) المبارک بن فضیلہ: مبارک بن فضیلہ کی توثیق وتضعیف میں محدثین کی آراء مختلف ہیں۔

(اگلے صفحہ پر)

فضيلة عن عاصم[٥٧] بن ابی النجور عن زرّ[٥٨] زيد بن حبيش قال لی ابی بن کعب کاين تعد سورة الاحزاب؟ قلت اثنين وسبعين آية او ثلاثة وسبعين آية قال ان کانت لتعدل سورة البقرة وان کنا لنقرء فيها آية الرجم قلت وما آية الرجم؟ قال "اِذَا زنٰی الشَّيُخُ وَالشَّيُخَةُ فَارْجُمُوْهُمَا اَلْبَتَّةَ نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَکِيْمٌ".

علامہ سیوطی کی بیان کردہ پانچویں مثال:

قال حدثنا عبد الله[٥٩] بن صالح عن الليث[٦٠] عن خالد[٦١] بن يزيد عن سعيد[٦٢] بن هلال عن مروان[٦٣] بن عثمان عن ابی امامة

قال عبد الله بن احمد : سالت ابن معين عن المبارک فقال : ضعيف الحديث. وقال ابن ابی خثيمة عن ابن معين: ثقة. وقال ابو زرعة : يدلس کثيرا فاذا قال حدثنا فهو ثقة وقال النسائی : ضعيف . وذکره ابن حبان فی الثقات وکان عسفان يرفعه ويوثقه . تهذيب التهذيب ج١٠، ص ٣٠

٥٧) عاصم بن ابی النجود: قال يحيی القطان : ما وجدت رجلا اسمه عاصم الاوجدته ردی الحفظ. وقال النسائی : ليس بحافظ. وقال الدارقطنی : فی حفظ عاصم شی ء وقال ابوحاتم : محله الصدق وقال ابن خراش ، فی حديثه نکرة قلتْ هو حسن الحديث. وقال احمد وابوزرعة : ثقة خرج له الشيخان لکن مقروناً بغيره لا اصلا وانفراداً ميزان الاعتدال للذهبی (مطبوعه دار الکتب العلمية، ج٣، ص ١٤

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: قال ابن سعيد : کان ثقة الا انه کان کثيرا لخطاء فی حديثه وقال عبد الله بن احمد عن ابيه: کان رجلا صالحا قارئا للقرآن واهل الکوفة يختارون قراءته وانا اختارها وکان خيرا ثقة ...... وقال ابن معين : لا باس به. وقال العجلی: صاحب سنة وقراءة وکان ثقة رأسا فی القراءة ...... وقال يعقوب بن سفيان: فی حديثه اضطراب وهو ثقه ...... قال ابوزرعة : ثقة وقال ابن علية :کل من اسم عاصم سيیء الحفظ . وقال النسائی: ليس به باس وقال العقيلی :لم يکن فيه الا سوء الحفظ. وقال الدارقطنی : فی حفظه شی ء. تهذيب التهذيب ،ج٥، ص ٣٧

٥٨) زر بن حبيش: قال ابن معين :ثقة، وقال ابن سعد :کان ثقة کثيرا لحديث، تهذيب التهذيب، ج٣، ص ٣٢١

٥٩) عبد الله بن صالح، تقدم ذکره

(دیکھئے اگلے صفحہ پر)

بن سهل ان خالته[۶۴] قالت لقد اقرء نا رسول الله صلى الله عليه وسلم آية الرجم "الشيخ والشيخة فارجموهما بما قضيا من اللذة".

آیاتِ منسوخہ کی تیسری قسم منسوخ التلاوۃ دون الحکم آیات کے بارے میں بطور امثلہ علامہ سیوطی کی پیش کردہ روایات اوران کی اسنادی حیثیت کے بارے میں جرح و تعدیل کے ماہرین کی آراء آپ نے ملاحظہ فرمائیں جن سے معلوم ہوا کہ آیاتِ منسوخہ کی اس قسم کے بارے میں ان کی پیش کردہ روایات کا وہ مقام نہیں ہے کہ ان کی بنیاد پر قرآن مجید کی کسی آیت کا ثبوت کیا جا سکے' کیونکہ ایک طرف تو وہ اخبار احاد ہیں جن سے زیادہ سے زیادہ ظن غالب کا ثبوت ہوتا ہے' اور ظاہر ہے کہ جن احادیث سے ظن غالب کا ثبوت ہو اُن کو قرآن مجید کی آیات (قطعی الثبوت' قطعی الدلالۃ) کے اثبات کے لئے بنیاد کیونکر بنایا جا سکتا ہے۔

دوسری طرف ان کی پیش کردہ تقریباً ہر روایت کے سلسلہ سند میں کوئی نہ کوئی ضعیف راوی بھی موجود ہے۔ لہٰذا میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ علامہ سیوطی کی پیش کردہ روایات کی بنیاد پر قرآن مجید کی آیات کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

(وضاحت) علامہ موصوف کی پیش کردہ روایات میں کچھ روایات کا تعلق

---

۶۰) الليث : ليث بن سعد احد الاعلام والائمة الاثبات ثقة حجة بلا نزاع ميزان الاعتدال' ج۳' ص ۴۲۱

۶۱) خالد بن يزيد : قال ابوزرعة والنسائى :ثقة وقال ابوحاتم: لا باس به وذكره ابن حبان فى الثقات وقال العجلى: ثقة وقال يعقوب بن سفيان مصرى: ثقة. تهذيب التهذيب' ج۳' ص ۱۲۹ -

۶۲) سعيد بن ابى هلال : قال ابو حاتم :لا باس به . قال بن سعد :ثقة ان شاء الله تعالى وقال الساجى :صدوق . وقال العجلى : ثقة ووثقه ابن خزيمة والدارقطنى والبيهقى والخطيب وابن عبد البر وغيرهم' تهذيب التهذيب' ج۴' ص ۹۵

۶۳) مروان بن عثمان : قال ابو حاتم :ضعيف. وذكره ابن حبان فى الثقات' تهذيب التهذيب' ج۱۰' ص ۹۵

۶۴) خالتہ مجہول ہے۔

سزائے رجم سے بھی ہے۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ زانی محصن اور زانیہ محصنہ کے لئے جہاں تک سزائے رجم کا تعلق ہے تو میں اس کا قائل ہوں' کیونکہ رجم کا ثبوت احادیث متواترہ سے ہے۔ چنانچہ نو صحابہ کرام کی روایات تو صرف صحیح بخاری میں موجود ہیں' یعنی حضرت علی' حضرت عمر' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت عبد اللہ بن عمر' حضرت ابو ہریرہ' ام المؤمنین حضرت عائشہ' حضرت جابر' حضرت زید بن خالد جہنی اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (٦٥)

صحیح مسلم میں ان صحابہ کرام کے علاوہ درج ذیل چھ صحابہ سے احادیث رجم مروی ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامت' حضرت براء بن عازب' حضرت بریدہ' حضرت جابر بن سمرہ' حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم۔ (٦٦)

صحیحین کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں مزید درج ذیل صحابہ کرام سے یہ روایات مروی ہیں۔ حضرت وائل بن حجر' ابی بن کعب' زید بن ثابت' عبداللہ بن مسعود' انس بن مالک' عبداللہ بن حارث' سہل بن سعد' قبیصہ بن حریث' ابو برزہ اسلمی' ابوبکر صدیق' ابوذر' ابوبکرہ اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہم (٦٧)

احادیث رجم چونکہ متواتر ہیں لہٰذا ان سے آیت جلد کی تخصیص کی جا سکتی ہے۔ البتہ مجھے اس بات کے تسلیم کرنے میں تامل ہے کہ رجم کا ثبوت قرآن مجید سے کیا جائے اور اس کے لئے بطور دلیل "الشیخ و الشیخة ......" کی آیت بیان کر کے اس کی تلاوت منسوخ اور حکم باقی رکھنے کا قول کیا جائے۔ اگر رجم کا ثبوت قرآن مجید سے نہیں ہے تو پھر ان صحیح روایات کا مفہوم کیا ہے کہ جن سے صراحتاً یا ضمناً "الشیخ والشیخة ......" کے آیت قرآن ہونے کا ثبوت ہے۔ لہٰذا پہلے میں وہ صحیح روایات نقل کروں گا اور پھر ان کا مفہوم متعین کرنے کی کوشش کروں گا۔

---

٦٥) صحیح بخاری' ج۴' ص ١٠٠٦ تا ١٠١١

٦٦) صحیح مسلم' کتاب الحدود' باب حد الزانی

٦٧) الفتح الربانی' ج١٦' ص ٥٨ تا ١٠٠' مجمع الزوائد ج٦' سنن بیہقی' ج٨

اس سلسلے کی پہلی حدیث:

"عن ابی هريرة وزيد بن خالد قالا كنا عند النبی صلى الله عليه وسلم فقام رجل فقال انشدک الاقضيت بيننا بكتاب الله فقام خصمه وكان افقه منه فقال اقض بيننا بكتاب الله وائذن لی قال قل قال ان ابنی كان عسيفا على هذا فزنی بامرء ته فافتديت منه بمائة شاة و خادم ثم سالت رجالا من اهل العلم فاخبرونی ان على ابنی جلد مائة وتغريب عام وعلى امرء ته الرجم فقال النبی صلى الله عليه وسلم لاقضين بينكما بكتاب الله المائة الشاة والخادم رد عليک وعلى ابنک جلد مائة وتغريب عام واغد يا انيس على امرء ة هذا فان اعترفت فارجمها فعدا عليها فاعترفت فرجمها"(۶۸)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو سو کوڑے لگانے اور دوسرے کو سنگسار کرنے کی سزا دی اور دونوں سزاؤں کو قضاء بکتاب اللہ فرمایا' حالانکہ آیت سورۃ النور میں صرف کوڑوں کی سزا کا ذکر ہے' سنگساری کی سزا مذکور نہیں۔ تو ضمناً معلوم ہوا کہ سنگساری کی سزا پر مشتمل کوئی آیت کریمہ قرآن مجید میں موجود تھی جس کی تلاوت بعد میں منسوخ ہوگئی۔

مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس اشکال کا یہ جواب دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دونوں سزاؤں کو قضاء بکتاب اللہ فرمانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوڑوں کی سزا کی طرح سزائے رجم پر مشتمل کوئی آیت کریمہ قرآن مجید میں موجود تھی جو بعد میں منسوخ التلاوۃ ہوگئی' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کو جو اس آیت (جلد) کی مکمل تفسیر وتشریح اور تفصیلی حکم جو بذریعہ وحی اللہ عزوجل نے بتلا دیا تھا وہ سارا کتاب اللہ ہی کے حکم میں ہے گو اس میں سے بعض حصہ کتاب اللہ میں مذکور اور متلو نہیں۔ (۶۹)

دوسری حدیث:

---

۶۸) صحیح البخاری' باب الاعتراف بالزنا

۶۹) معارف القرآن' جلد ششم' زیر آیت الزانیة والزانی

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت فاروقِ اعظمؓ کا خطبہ بروایت ابن عباس مذکور ہے۔صحیح مسلم کے الفاظ درج ذیل ہیں:

قال عمر بن الخطاب وهو جالس على المنبر ان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب فكان مما انزل الله عليه آية الرجم قرأناها ووعيناها وعقلناها فرجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا بعده فاخشى ان طال بالناس زمان ان يقول قائل ما نجد الرجم في كتاب الله تعالى فيضلوا بترك فريضة انزلها الله وان الرجم في كتاب الله حق على من زنا اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البينة او كان الحبل او الاعتراف[۷۰]

''حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا' جبکہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے' کہ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دین حق دے کر بھیجا اور آپؐ پر کتاب نازل فرمائی' تو جو کچھ کتاب اللہ میں آپ پر نازل ہوا اس میں آیت رجم بھی ہے جس کو ہم نے پڑھا' یاد کیا اور سمجھا' پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کیا اور ہم نے بھی آپؐ کے بعد رجم کیا اب مجھے یہ خطرہ ہے کہ زمانہ گزرنے پر کوئی یوں نہ کہنے لگے کہ ہم رجم کا حکم کتاب اللہ میں نہیں پاتے تو وہ ایک دینی فریضہ چھوڑنے سے گمراہ ہو جائیں گے جو اللہ نے نازل کیا ہے۔اور سمجھ لو کہ رجم کا حکم کتاب اللہ میں حق ہے اس شخص پر جو مَردوں اور عورتوں میں سے محصن ہو جبکہ اس کے زنا کرنے پر شرعی شہادت قائم ہو جائے یا حمل اور اعتراف پایا جائے۔''

یہ روایت صحیح بخاری میں زیادہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔جبکہ نسائی میں اس روایت کے بعض الفاظ یہ ہیں:

انا لا نجد من الرجم بدا فانه حد من حدود الله الا وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رجم ورجمنا بعده ولو لا ان يقول قائلون ان عمر زاد في كتاب الله ماليس فيه لكتبت في ناحية المصحف.

''زنا کی سزا میں ہم شرعی حیثیت سے رجم کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ وہ اللہ کی

---

۷۰) **صحیح مسلم' کتاب الحدود' باب حد الزنا**

حدود میں سے ایک حد ہے۔خوب سمجھ لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود رجم کیا اور ہم نے بھی آپؐ کے بعد رجم کیا۔اور اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ کہنے والے کہیں گے کہ عمر نے کتاب اللہ میں اپنی طرف سے کچھ بڑھا دیا تو میں قرآن کے کسی گوشے میں بھی اس کو لکھ دیتا''۔

حضرت فاروق اعظم کے اس خطبے سے بظاہر یہ ثابت ہوتا ہے کہ رجم کے حکم کی کوئی مستقل آیت ہے جو سورۃ النور کی اس آیت (آیت جلد) کے علاوہ ہے' مگر صحیحین اور نسائی کی مذکورہ بالا روایت میں انہوں نے اس کے الفاظ نہیں بتلائے کہ کیا تھے' اور نہ یہ فرمایا کہ اگر وہ اس آیت نور کے علاوہ کوئی مستقل آیت ہے تو قرآن میں کیوں نہیں اور کیوں اس کی تلاوت نہیں کی جاتی۔صرف اتنا فرمایا کہ اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ مجھ پر کتاب اللہ میں زیادتی کا الزام لگائیں گے تو میں اس آیت کو قرآن کے حاشیہ پر لکھ دیتا۔

ان روایات پر مفتی محمد شفیع صاحب کا تبصرہ نقل کرنے سے پیشتر میں حضرت عمرؓ کے مذکورہ خطبے کے بارے میں موطا امام مالک کی روایت نقل کروں گا جس میں حضرت عمرؓ نے صراحتاً اس آیت رجم کے الفاظ بھی بتلائے ہیں۔

...... ثم قال ایاکم ان تهلكوا عن آية الرجم ان يقول قائل لا نجد حدين في كتاب الله فقد رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا والذى نفسي بيده لو لا ان يقول الناس زاد عمر في كتاب الله لكتبتها "الشيخ و الشيخة اذا زنيا فارجموهما البتة"(۱۷)

''پھر انہوں نے کہا کہ آیت رجم سے (اعراض کر کے) ہلاکت میں نہ پڑنا کہ مبادا کوئی کہے کہ دو حد ہمیں کتاب اللہ میں نہیں ملتے۔سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ کہیں گے کہ عمر نے کتاب اللہ میں اضافہ کر دیا تو میں اس کو لکھ دیتا' الشيخ و الشيخة اذا زنيا

---

۱۷) موطا امام مالک' کتاب الحدود' باب ما جاء في الرجم

فارجموهما''

مفتی محمد شفیع صاحب حضرت عمر فاروقؓ کے اس خطبہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''اس روایت میں یہ بات قابل غور ہے کہ اگر وہ واقعی قرآن کی کوئی آیت ہے' اور دوسری آیات کی طرح اس کی تلاوت واجب ہے تو فاروق اعظم نے لوگوں کی بدگوئی کے خوف سے اس کو کیسے چھوڑ دیا جبکہ ان کی شدت فی امر اللہ مشہور و معروف ہے؟ پھر صحیحین اور نسائی کی روایت میں تو انہوں نے یہ فرمایا کہ ''میں اس کو قرآن کے حاشیہ پر لکھ دیتا'' یہ نہیں فرمایا کہ میں اس آیت کو قرآن میں داخل کر دیتا۔'' انتہیٰ

مؤطا کی روایت میں اگرچہ اس آیت کے بارے میں قرآن کے حاشیہ پر نہیں بلکہ اس کے قرآن مجید میں لکھنے کا انہوں نے فرمایا تھا' لیکن آخر سوچنے کی بات ہے کہ حضرت عمرؓ جیسا جری اور شدید فی امر اللہ (بجوائے حدیث نبوی: وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ''شخص محض لوگوں کی بدگوئی سے قرآن مجید میں اس آیت کے اندراج سے کیسے رک گیا۔ (مضمون نگار)

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:

''یہ سب امور اس کے قرائن ہیں کہ حضرت فاروق اعظم نے سورۃ النور کی آیت جلد کی جو تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی جس میں آپ نے سو کوڑے لگانے کے حکم کو غیر شادی شدہ مرد و عورت کے ساتھ مخصوص فرمایا اور شادی شدہ کے لئے رجم کا حکم دیا' اس مجموعی تفسیر کو اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعامل کو کتاب اللہ اور آیت کتاب اللہ سے تعبیر فرمایا' اس معنی میں کہ آپ کی یہ تفسیر و تفصیل بحکم کتاب اللہ ہے' وہ کوئی مستقل آیت نہیں' ورنہ حضرت فاروقِ اعظم کو کوئی طاقت اس سے نہ روک سکتی کہ قرآن کی جو آیت رہ گئی اس کو اس کی جگہ لکھ دیں۔ حاشیہ پر لکھنے کا جو ارادہ ظاہر فرمایا تھا وہ بھی اسی کی دلیل ہے کہ درحقیقت وہ کوئی مستقل آیت نہیں بلکہ آیت سورۃ النور کی تشریح میں کچھ تفصیلات ہیں۔ اور بعض روایات میں جو اس جگہ ایک مستقل آیت کے الفاظ مذکور ہیں وہ اسناد و ثبوت کے اعتبار سے اس درجہ میں نہیں کہ اس کی بناء پر قرآن میں اس کا اضافہ کیا جا سکے۔ حضرات فقہاء نے جو اس کو منسوخ التلاوۃ

دون الحکم ی مثال میں پیش کیا ہے وہ مثال ہی کی حیثیت میں ہے' اس سے
درحقیقت اس کا آیت قرآن ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سورۃ النور کی آیت مذکورہ میں جو زانیہ اور زانی کی سزا سو کوڑے لگانا مذکور ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی مکمل تشریح وتصریح کی بنا پر غیر شادی شدہ لوگوں کے لئے مخصوص ہے اور شادی شدہ کی سزا رجم ہے۔ یہ تفصیل اگرچہ الفاظِ آیت میں مذکور نہیں مگر جس ذاتِ اقدس پر یہ آیت نازل ہوئی خود ان کی طرف سے ناقابل التباس وضاحت کے ساتھ یہ تفصیل مذکور ہے۔ اور صرف زبانی تعلیم وارشاد ہی نہیں بلکہ متعدد بار اس تفصیل پر عمل بھی صحابہ کرام کے مجمع کے سامنے ثابت ہے اور یہ ثبوت ہم تک تواتر کے ذریعے پہنچا ہوا ہے۔ اس لئے شادی شدہ مرد وعورت پر سزائے رجم کا حکم درحقیقت کتاب اللہ ہی کا حکم اور اسی کی طرح قطعی اور یقینی ہے۔ اس کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ سزائے رجم کتاب اللہ کا حکم ہے اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ سزائے رجم سنت متواترہ سے قطعی الثبوت ہے۔ جیسا کہ حضرت علیؓ سے یہی الفاظ منقول ہیں کہ رجم کا حکم سنت سے ثابت ہے اور حاصل دونوں کا ایک ہی ہے۔ (۷۲)

---

۷۲) معارف القرآن' جلد ششم' سورۂ نور' زیر آیت جلد

خدا سے منحرف مغربیت:
دجّالی تہذیب کا بدترین مظہر (3)

ریاض الحسن نوری ☆

امریکہ میں آج کل 20 لاکھ بلکہ لاتعداد بچے ماں باپ کے انتہائی ظلم کا شکار ہوتے ہیں۔ تشدد سے ہلاک بچوں پر ظلم کا حال ریڈرز ڈائجسٹ جنوری 1981ء میں پڑھیے' مزید دیکھیے: لندن ٹائمز26-985

''امریکن اتنے زیادہ ناخوش کیوں رہتے ہیں جبکہ ان کو زندگی کی ہر آسائش اور عیاشی میسر ہے؟'' مصنفہ پیگی نونان

امریکہ کی مشہور ادیبہ جس نے پریذیڈنٹ ریگن اور سابق پریذیڈنٹ وغیرھم کے لیے بطور مصنف بھی کام کیا ہے' اپنے مضمون میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے جس کا عنوان یوں ہے:

Why are Americans so unhappy when they have it so good.

اس مضمون کے شروع میں وہ بتاتی ہیں کہ ایک وقت تھا جبکہ امریکہ ترقی پر ترقی کیے جا رہا تھا' مگر پھر اس کا زوال شروع ہو گیا...... پرانے امریکہ میں ہم رات کو دروازوں میں تالے نہیں لگاتے تھے۔ ایک عورت اور مرد رات دو بجے بھی پارکوں میں ٹہل سکتے تھے۔ اس دور میں اگر کسی کی نوکری چلی جاتی تھی تو وہ یقین رکھتا تھا کہ اسے دوسری مل جائے گی۔ اب ایسا نہیں ہے...... ہم ہی نہیں بلکہ اب ہر شخص ناخوش ہے......

☆ مشیر وفاقی شرعی عدالت و ریسرچ سکالر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ

اس کی وجہ وہ بیان کرتی ہیں: ''ہمارے آباء واجداد دو زمانوں میں یقین رکھتے تھے (دنیاوی زندگی اور آخرت کی زندگی) اس دنیاوی زندگی کو وہ تنہا' خراب اور بری اور جاہلانہ زندگی خیال کرتے تھے۔ ہم پہلی نسل ہیں جس میں انسان واقعی اس زمین پر خوشی کی زندگی کی امید رکھتا ہے' مگر اس کی تلاش نے ہمیں سخت ناخوش اور غمگین وفکرمند بنا دیا ہے۔ جنگ عظیم دوم کو تفکرات کا دور قرار دیا گیا اور اس دور میں احساس ہوا کہ ہم نے خدا کو کھونا اور بھولنا شروع کر دیا ہے۔ ہم نے خدا کو اپنے احساسات سے نکال دیا اور اس بات کو دل سے نکال دیا کہ وہ ہماری روزانہ کی زندگی کا حصّہ اور اس کو بنانے والا ہے۔ ہماری نسل کے سامنے دو چیزیں ہیں۔ ایک مذہب پر ایمان اور دوسرے جدید ناامیدی کا فلسفہ۔ اب ہم موڑ پر کھڑے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارا اگلا قدم مذہبی یقین کی طرف اٹھ جائے۔ [39]

جیمز۔سی۔کالمین لکھتا ہے: ''غم ویاس کے جدید دور میں امریکن دس بلین ڈالر منشیات اور سکون حاصل کرنے والی کتابوں پر خرچ کرتے ہیں۔ سکون آور ادویات سینکڑوں ٹن استعمال ہوتی ہیں۔ آج کا ہر دسواں آدمی دماغی امراض کے ہسپتال میں داخل ہے۔ ان دس کے علاوہ کم از کم بیس اور لوگ ہیں جو پاگل خانوں کے قابل تو نہیں مگر نفسیاتی مریض ہیں۔ جرائم کی کثرت بھی ناخوشی' غم ویاس کو ثابت کرتی ہے۔ [40]

انگریزی دان حضرات جرائم کی ہولناکیوں کا اندازہ وقتاً فوقتاً ان مضامین سے لگا سکتے ہیں جو ریڈرز ڈائجسٹ میں چھپتے رہتے ہیں (ٹائم و نیوز ویک بھی اہم ہیں) ہم یہاں عبدالکریم عابد کے ایک تازہ مضمون ''کلچر کے نام پر تہذیب کش عمل'' کا اقتباس پیش کرتے ہیں۔

''امریکہ کے بارے میں پانچ مئی کے نوائے وقت میں بھی ایک مضمون اسرار احمد کسانہ نے نیویارک سے لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''امریکی ماحول کی وجہ سے امریکہ میں مسلمانوں کی نئی نسل بھی دباؤ کا شکار ہے اور اکثریت گم کردہ راہ ہو جاتی ہے۔ (مضمون نگار نے لکھا ہے کہ) ان کے اردگرد کا ماحول تو ملاحظہ کیجئے

اور اندازہ لگائیے کہ ان پر کس قدر دباؤ ہوتا ہے۔ امریکہ میں روزانہ 1263 بچے بن بیاہی نوجوان ماؤں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں۔ روزانہ 2740 اٹھارہ سال سے کم عمر کی لڑکیاں حاملہ ہو جاتی ہیں' ہر روز 4110 لڑکیاں اسقاطِ حمل کے جان سوز عمل سے گزرتی ہیں۔ ہر آٹھ منٹ کے بعد ایک شخص کو اغوا کیا جاتا ہے' ہر نوے سیکنڈ کے بعد ایک قتل ہوتا ہے' ہر سولہ سیکنڈ کے بعد ایک ڈاکہ پڑتا ہے۔ ایک دن میں 1439 بچے خودکشی کی کوشش کرتے ہیں' 15006 بچے پہلی دفعہ نشہ استعمال کرتے ہیں' 3506 بچے روزانہ گھروں اور سکولوں سے بھاگ جاتے ہیں۔ جنسی بیماریوں کے مریضوں اور ایڈز وغیرہ میں انیس سال سے کم عمر بچوں کی تعداد ایک چوتھائی کے برابر ہے۔ پچاس فیصد سے زائد بچے شراب اور دیگر نشہ آور ادویہ کا استعمال کرتے ہیں۔

دوسری جانب ان سکولوں کی حالت دیکھئے' جہاں ہم اپنے نوجوانوں کو بھیج کر فخر کرتے ہیں۔ سینتیس فیصد سکولوں میں طلبہ اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ سکولوں کے اندر خوف کا یہ عالم ہے کہ تینتالیس فیصد بچے سکولوں کی لیٹرین استعمال نہیں کرتے۔ انچاس فیصد لڑائیاں اور جھگڑے کرتے ہیں' ستائیس فیصد لڑکیوں کو جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے۔ ایک گھنٹے کے دوران امریکہ میں سکولوں کے گراؤنڈ میں دو ہزار سے زائد بچوں کو جسمانی طور پر زدوکوب کیا جاتا ہے۔ روزانہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار بچے خوف کی وجہ سے سکول سے غیر حاضر رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہر پانچ میں سے ایک طالب علم سکول میں ہتھیار لے کر جاتا ہے۔ (یاد رہے کہ یہ اعداد و شمار فرضی نہیں' بلکہ امریکی کانگریس کے ترتیب شدہ ہیں)''(41)۔

روزنامہ نیوز کی 8 اگست 1994ء کی خبر ہے کہ لندن میں 10 سالہ لڑکے نے 3 سالہ بچی سے زنا بالجبر کیا' مگر اس کو محض وارننگ دے کر چھوڑ دیا گیا۔

یورپ میں ناجائز بچوں کی پیدائش کی شرح میں بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔ برطانیہ میں تقریباً ایک تہائی بچے اور آئس لینڈ میں نصف سے زائد بچے کنواری ماؤں نے جنم دیئے ہیں۔ برطانیہ میں ایسے بچوں کی تعداد اٹلی کے مقابلے میں 6 گنا زیادہ ہے۔ فرانس میں ایسے بچوں کی تعداد 30.1 فیصد ہے۔ شمالی یورپ کے ممالک میں پیدا ہونے والے ناجائز

بچوں کی تعداد 50 فیصد ہے۔ سویڈن میں 48.2 فیصد اور ڈنمارک میں 46.2 فیصد ہے[42]۔ ان اعداد وشمار کی تصدیق ورلڈ ایلمانیک وغیرہ سے کی جاسکتی ہے۔

دی نیوز نے اے ایف پی کے حوالے سے لکھا ہے کہ 1991ء میں تشدد کے جرائم میں 7 فیصد اضافہ ہوا۔ زنا بالجبر یا اس کی کوشش کے جرائم میں 59 فیصد اضافہ ہوا' جس کی کل تعداد دو لاکھ 7 ہزار 6 سو دس تھی۔ یہ تعداد پچھلے سال سے 130260 زیادہ تھی۔ پرتشدد جرائم کی تعداد 60 لاکھ 40 ہزار تھی۔ گھروں کے جرائم' چوری' ڈاکے ایک کروڑ پچاس لاکھ سے زیادہ تھے۔

رسالہ ٹائمز بابت 10 جون 1991ء کے مطابق ہر چار میں سے ایک عورت کو زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ زنا بالجبر کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ 10 فیصد سے کم خواتین رپورٹ کرتی ہیں اور 5 فیصد سے کم مرد جیل بھیجے جاتے ہیں۔ ہر 18 سیکنڈ بعد ایک عورت کی ٹھکائی ہوتی ہے۔ آگے لکھا ہے کہ 3 میں سے ایک عورت کے ساتھ زندگی میں ایک مرتبہ زنا بالجبر ہوتا ہے۔ یہی بات خواتین کی تحریر کردہ کتاب ''دی نیو آور باڈیز' آور سیلوز'' مطبوعہ نیویارک کے صفحہ 99 پر درج ہے۔

گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق 1970ء میں اردن میں صرف ایک خودکشی ہوئی جب کہ 1965ء میں دنیا بھر میں 1000 سے زیادہ خودکشیاں ہوئیں۔ روس میں سب سے زیادہ خودکشیاں ہوتی ہیں۔ چین میں روزانہ 382 ہوتی ہیں۔ انگلینڈ اور ویلز میں اوسطاً روزانہ 1107 ہوتی ہیں۔ گویانا میں عوام کے عبادت خانے میں 18 نومبر 1978ء کو ایک دن میں زہر سے 913 خودکشیاں کی گئیں۔

نوائے وقت 14 نومبر 1998ء کی رپورٹ کے مطابق دنیا کے امیر ترین بچے اکثر ناخوش رہتے ہیں۔ یقیناً اس دور میں غریب ہونا بہت بڑا معاشرتی جرم سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات بے انتہا دولت بھی انسان کو تمام تر سہولتوں کے باوجود ناخوش رکھتی ہے۔ معروف ماہر نفسیات ڈاکٹر ڈیوڈ نونس کا کہنا ہے کہ دنیا کے امیر ترین بچے اکثر

ناخوش رہتے ہیں۔[43]

مغرب میں روزانہ ہزار سے دو ہزار افراد خودکشی کرتے ہیں۔ 5 سے 10 ہزار خودکشی کی کوشش کرتے ہیں۔[44]

عظیم امریکن دانشوروں (پال جانسن و پیگی نونان) کا اعتقاد ہے کہ موت کی یاد' خدائی قوانین پر عمل اور آخرت کی زندگی پر ایمان ہی ہمیں بربادی سے محفوظ اور خوش رکھ سکتا ہے۔ یہی بات دیگر عظیم دانشوروں نے بھی کہی ہے۔

انگلینڈ کی پارلیمنٹ میں منافقت کے بغیر داخلہ مشکل ہے

برٹرینڈ رسل نے اپنی کتاب پرنسپلز آف سوشل ری کنسٹرکشن کے صفحہ 158 پر لکھا ہے کہ انگلینڈ کی پارلیمنٹ کا ممبر بننے کے لئے مذہبی منافقت ضروری ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ یہی مذہبی منافقت پاکستان میں جاری و ساری ہے۔ مثلاً صدر اور وزیر اعظم پہلے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ سب سے مہربان اور رحیم ہے۔ اس کے علاوہ حلف میں کتاب قرآن کے علاوہ سابقہ وحی شدہ کتابوں پر ایملن اور سنت پر ایمان' قیامت پر ایمان وغیرہ شامل ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ میں نظریہ پاکستان کو مستحکم رکھنے کی پوری کوشش کروں گا جو پاکستان کی بنیاد ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ خدا میری مدد کرے اور مجھے راہ دکھائے۔ پارلیمنٹ کے ممبروں کے حلف میں اختصار کے طور پر مذکورہ بالا آخری فقرہ اور دعا شامل ہے۔ قرآن و سنت پر ایمان کا ذکر شاید اس لئے نہیں کیونکہ پارلیمنٹ کے غیر مسلم ممبروں کو بھی یہ حلف اٹھانا ہوتا ہے۔

مزید ہم کہتے ہیں کہ جو لوگ قرآن کو اللہ کا کلام مانتے ہیں مگر اس کو نافذ نہیں کرتے تو واضح ہے کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پر بھی ایمان نہیں رکھتے' کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ سب سے بڑا مہربان اور سب سے رحیم ہے تو گویا قرآن کا قانون سب سے مہربان اور رحیم ساورن کا قانون ہے۔ اس کے بعد اس کو چھوڑ کر خود اپنا بنایا ہوا قانون نافذ کرنا تو اپنے آپ کو خدا سے عقلمند اور مہربان سمجھنا ہے۔ یہ شرک تو کیا خود کو خدائی کا

مقام دینا ہے۔ برٹرینڈ رسل نے لکھا ہے کہ خدا کو تخت سے اتار دیا جاتا ہے تا کہ زمین کے جباروں کے لئے جگہ بنائی جائے۔

God is dethroned to make room for earthly tyrants[42]

پھر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ہمارے صدر اور وزیراعظم کا ایمان سورۂ مائدہ کی آیت پر ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جو لوگ وحی منزلہ کے مطابق فیصلے نہ کریں وہی کافر، ظالم اور فاسق ہیں؟ اور کیا اس آیت پر بھی ایمان ہے جس میں ہے کہ تخلیق کرنا اور حکم دینا خدا ہی کا کام ہے؟ اسی طرح کیا اسی قسم کی دیگر آیات پر ان کا ایمان ہے؟ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے صدر اور وزیراعظم جھوٹا حلف اٹھاتے ہیں اور خود کو قانون سازی میں خدا سے بھی اوّلیت دیتے ہیں۔ ان چیزوں کو دیکھ کر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ عقل کا جنازہ نکل گیا ہے۔ Death of Common Sense ایک کتاب کا نام ہے جس میں امریکن قوانین میں عقل کی موت ثابت کی گئی ہے۔

لوگ خدا کو بھول گئے ہیں

روسی ادیب A.Solzhenitsyn جس کو 1970ء میں نوبل پرائز ادب میں ملا تھا، لکھتا ہے کہ میں نے روسی تاریخ پر 50 سالہ تحقیق کی اور 8 مجلدات تیار کیں...... روس میں تباہی اور 6 کروڑ انسانوں کی موت کا مختصراً واحد سبب یہ ہے کہ ہم خدا کو بھول گئے ہیں۔ دوستوفسکی کے مطابق بیسویں صدی انکار خدا اور خود کو تباہ کرنے کے بھنور میں گرفتار ہوگئی۔ سیکولرازم نے مغرب کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ برائی پہلے فرد میں آتی ہے، پھر سیاسی نظام میں داخل ہوتی ہے۔ سوشل نظریات جو امید دلاتے ہیں ان کا بیکار ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ تباہی سے بچنے کا یہی راستہ ہے کہ ہم ضمیر کو خدا کی طرف متوجہ کریں اور خالق سے توبہ کریں۔ بدقسمت بیسویں صدی کی تباہ کاریوں سے بچنے کا یہی طریقہ ہے۔ دنیاوی زندگی محض وقتی زندگی ہے۔ توجہ آخرت کی ابدی زندگی پر ہونی چاہئے۔[46]

رسل لکھتا ہے کہ ذہانت کے باوجود مغربی تہذیب اندھی اور طوفانی ہے۔ نتیجہ کا

سوچ کر کانپ جاتا ہوں۔ (47)

کیا تشدد کو کم کیا جا سکتا ہے؟

نیوز ویک بابت یکم نومبر 1993ء میں ایک مضمون چھپا تھا جس کا عنوان تھا کہ ''کیا تشدد کو کم کیا جا سکتا ہے؟''(Can Violance be curbed?) اس میں لکھا ہے کہ:

ہم اس دور میں رہتے ہیں جبکہ قتل کی تعداد کی اوپر کی حد کوئی نہیں۔ جبکہ نوجوانوں کی حرکتوں کو کامیڈی کا نام دیا جاتا ہے اور پاپولر میوزک کا کام تشدد، عورتوں کی تذلیل اور مزاج میں نفرت اور کڑواہٹ پھیلانا ہے۔ ایک بچہ کہتا ہے کہ میری ماں کا کہنا ہے کہ ٹی وی ذہن کو برباد کرتا ہے۔ رنیو کہتا ہے کہ میں اکثر سوچتا ہوں کہ امریکہ تشدد کے معاملہ میں بے حس ہو گیا ہے کیونکہ وہ دن رات اسی میں ڈوبا رہتا ہے۔ فلم میں 10 سالہ لڑکے نے ماچس جلانے کا کھیل دیکھ کر گھر کو آگ لگا دی اور چھوٹی بہن کو جلا کر مار دیا۔ نیوجرسی میں فلم میں سڑک پر لیٹ کر جرأت کا مظاہرہ دیکھ کر چند 18 تا 24 سالہ نوجوانوں نے نقالی کی اور موٹروں تلے کچلے گئے۔ امریکہ میں ایک بچہ اکیس سال کی عمر تک آٹھ ہزار قتل ٹی وی پر دیکھتا ہے۔

اعلیٰ مغربی تہذیب کی قیمت

ولسن اور پٹ مین انسائیکلوپیڈیا آف مرڈر (قتل) کے صفحہ 33 پر لکھتے ہیں:

It seems possible then that crimes of violance and sex crimes are one of the prices we pay for our high level of civilization.

یعنی اس بات کا امکان دکھائی دیتا ہے کہ ہم اعلیٰ مغربی تہذیب کی قیمت تشدد اور جنسی جرائم کی صورت میں ادا کرتے ہیں۔

یہی مصنفین مذکورہ کتاب کے نئے ایڈیشن (1980ء) کے شروع میں لکھتے ہیں کہ جدید دور کو قتل اور ظلم کے دور کا نام دیا جا رہا ہے Age of murder۔ ان کا کہنا ہے کہ آج کل یہ بھی ہو رہا ہے کہ اذیت پسند لوگ آنکھوں کے قطروں میں تیزاب ملا کر

بھی فروخت کر دیتے ہیں۔ یہاں ہم قلم کو روک لیتے ہیں کہ کہیں ہمارے مغرب پرست لوگ ان برائیوں کی بھی نقالی نہ شروع کر دیں۔ اب دیکھئے کہ مہمارے ملک میں بھی لوگ زنا بالجبر میں مبتلا ہو جاتے ہیں حالانکہ عورتیں عشق بازی اور دولت خرچ کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ غالب کے دور میں تو عاشق معشوق کے سوتے ہوئے میں اس کے پیر کا بوسہ لینے کی بھی جرات نہ کر سکتا تھا کہ کہیں وہ بدگمان نہ ہو جائے۔

بہ بیں تفاوتِ رہ از کجا است تا بکجا!

ریڈرز ڈائجسٹ مارچ 1965ء۔کے مطابق ٹی وی وغیرہ کے ذریعے بچوں کو سکھایا جاتا ہے کہ تشدد اور اذیت پسندی سے لطف اٹھایا جا سکتا ہے۔ٹی وی پر ہر قسم کے جرائم کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔انگریزی عنوان یوں تھا

We are teaching our children that violance is fun.

(جاری ہے)

حواشی

39) دیکھئے ریڈرز ڈائجسٹ ستمبر 1993ء
40) ابنارمل سائیکولوجی اور جدید زندگی صفحات 2,3,11,20وغیرہ
41) دیکھئے روزنامہ انصاف 15 مئی 2001ء
42) نوائے وقت 26 جون 1992ء
43) نوائے وقت 14 نومبر 1992ء
44) ریڈرز ڈائجسٹ دسمبر 1974ء ص 114
45) پاور:175
46) دیکھئے ریڈرز ڈائجسٹ نومبر 1986ء صفحات 118 تا 120
47) خودنوشت سوانح عمری:2:254:مطبوعہ بینٹم (A Bantam Book)

سالانہ رپورٹ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

برائے سال 2001-2000

مرتب: محمود عالم میاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمدللہ اس سال بھی مجھے مرکزی انجمن کی سالانہ رپورٹ مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ جس وقت یہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کی جائے گی ہم سب اس وقت ان شاء اللہ مرکزی انجمن کے 29 ویں سالانہ اجلاس کے لئے جمع ہو چکے ہوں گے۔ اس اجلاس میں تشریف آوری پر میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔

تحریکوں اور تنظیموں کے لئے سالانہ اجتماعات انتہائی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس میں اپنے متعین کردہ مقاصد اور اہداف کو از سرِ نو ذہنوں میں تازہ کیا جاتا ہے ان کے حصول کے لئے اپنی مساعی کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ایک نئے جوش اور جذبہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے آئندہ کے لئے سفر کا آغاز کیا جاتا ہے۔ اس وقت عالمی حالات جو رُخ اختیار کر چکے ہیں اور جس طرح عالمِ کفر نے متحد ہو کر اسلام کے خلاف جنگ شروع کر رکھی ہے اس پس منظر میں جہاں بہت سے دیگر کام فوری کرنے کے ہیں وہاں اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ اس تحریک رجوع الی القرآن اور دعوتِ قرآنی کے کام کو اور بھی بہت شد و مد کے ساتھ کیا جائے۔ کیونکہ ہمارے اختلافات کے خاتمہ اور اسلام کے دفاع کے لئے بنیان مرصوص بننے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہمارا قرآن سے مضبوط تعلق استوار ہو۔

الحمدللہ مرکزی انجمن کو قائم ہوئے 29 برس مکمل ہو چکے ہیں اور وہ اسی راہ پر گامزن ہے۔ مرکزی انجمن کَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ کے مصداق ایک ایسے تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی ہے جس کی شان یہ ہے کہ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ اور یہ اللہ تعالیٰ کے حسنِ قبول کے مظہر کے سوا اور کچھ نہیں۔ مرکزی انجمن کی کوکھ سے 6 مزید انجمنیں جنم لے چکی ہیں جو اسی نہج پر دعوتِ قرآنی کا کام کر رہی ہیں۔ جدید

ذرائع ابلاغ، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال سے اب یہ کام بہت تیز رفتاری سے ہو رہا ہے اور دنیا کے کونے کونے تک اب یہ دعوت پہنچ چکی ہے۔ ہماری ویب سائٹ اب اللہ کے فضل و کرم سے عالمِ اسلام کی بہت بڑی انٹرنیٹ سائٹ ہے جس کی تفاصیل آپ کو اس رپورٹ میں مل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کام کو مزید دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

موجودہ رپورٹ میں 2001-2000ء کے دوران مرکزی انجمن کے تمام شعبہ جات کی کارکردگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ارکان انجمن کی موجودہ تعداد اور مالیات سے متعلق آڈٹ شدہ گوشوارے بھی حسبِ سابق اس رپورٹ میں شامل کئے گئے ہیں۔ منسلک انجمنوں کی مختصر کارکردگی بھی درج کی گئی ہے۔ ایسے حضرات جو مختصر وقت اور ایک نظر میں سب کچھ جان لینا چاہتے ہیں ان کے لئے 2001-2000ء کی سرگرمیوں کا ایک اجمالی خاکہ بھی علیحدہ درج کر دیا گیا ہے۔

انجمن کی نئی ہیئت انتظامیہ کی تشکیل 95-94ء میں کی گئی تھی، اب اس نئے دستور کے مطابق اللہ کے فضل و کرم سے تمام معاملات سرانجام پا رہے ہیں۔ مجلس عاملہ کا اجلاس ہر ماہ اور شوریٰ کا اجلاس ہر 3 ماہ بعد منعقد ہوتا ہے۔ اس سال مجلس شوریٰ کے چار اور مجلس عاملہ کے کل 9 اجلاس منعقد ہوئے۔ یاد رہے کہ جس ماہ شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوتا ہے اس ماہ عاملہ کا اجلاس منعقد کرنا ضروری نہیں ہے۔

صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دیرینہ ساتھی، رفیق اور بزرگ رکن انجمن جناب شیخ جمیل الرحمٰن صاحب اس سال 28 اگست 2000ء کو ہمیں داغ مفارقت دے گئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شیخ صاحب مرحوم نہایت محنتی، مقصد کے ساتھ لگن رکھنے والے، نیکی و شرافت کے پیکر اور بہت سی خوبیوں کے مالک انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو شرفِ قبولیت بخشے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

سال 2001-2000ء کے دوران مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا اجمالی

خاکہ اور تفاصیل صفحاتِ آئندہ میں درج کر دی گئی ہیں۔ لیکن اختتام سے پہلے میں ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو اس تحریک رجوع الی القرآن کے فروغ اور اس کی نشر و اشاعت میں کسی درجہ میں بھی مددگار ثابت ہوئے۔

اس فہرست میں سب سے مقدم تو صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ہی ہیں، جن کا خلوص اور جذبہ ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ ان کی دن رات کی محنت شاقہ، مسلسل جدوجہد اور اللہ تعالیٰ کے حسنِ قبول کے باعث تحریک اپنے موجودہ مقام کو حاصل کر سکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ان کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین!
اسی طرح مرکزی انجمن کے ناظم اعلیٰ جناب قمر سعید قریشی صاحب بھی شکریے کے مستحق ہیں جن کی اب ہمہ وقتی خدمات مرکزی انجمن کو حاصل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر سے نوازے۔

علاوہ ازیں مجلس شوریٰ کے معزز اراکین اور مجلس عاملہ کے محترم ناظمین بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ اپنا وقت اور توانائی کا ایک حصہ انجمن کے مشن کے لئے صرف کر رہے ہیں۔ اراکین انجمن میں سے وہ لوگ جو باقاعدگی سے اپنا زرِتعاون ادا کر رہے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے اس دعوت رجوع الی القرآن کے لئے دل کھول کر انفاق کیا، ان سب کا شکریہ ہم پر واجب ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے اس انفاق کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

وہ تمام لوگ بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جو کسی درجہ میں بھی ہمارے لئے ممد و معاون ثابت ہوئے، ہمارے لئے دعائیں کرتے رہے اور ہمارے لئے اپنے دل میں اچھے جذبات رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب کو بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین!

محمود عالم میاں
مدیر عمومی
11/11/01

اشاریہ (INDEX)

○ سال 2001-2000ء کی سرگرمیاں (اجمالی خاکہ) 39

○ شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ 45

○ اکیڈمک ونگ 45

● شعبہ تصنیف وتالیف اور ترتیب وتسوید 45

● شعبہ انگریزی 46

● شعبہ کتابت وطباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ) 48

● قرآن اکیڈمی لائبریری 49

○ مکتبہ 51

○ شعبہ خط وکتابت کورسز 53

○ شعبہ سمع وبصر 56

○ قرآن کالج 61

● نئے داخلے 61

● اسلامک جنرل نالج ورکشاپ 61

● ماہانہ اور بورڈ کے امتحانات 61

● رجسٹریشن ولاہور بورڈ سے الحاق 62

● ہم نصابی سرگرمیاں 63

ہفتہ وار درس قرآن

ٹیوٹوریل گروپس اور بزم ادب

سالانہ کھیلوں کے مقابلے اور سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب

سالانہ ٹور

● لائبریری 64

● کمپیوٹر لیب 64

○ کالج ہاسٹل 65

○ جامع القرآن وشعبہ حفظ قرآن وناظرہ 69

○ ایڈمن 70

○ اکاؤنٹس اور کیش سیکشن 70

○ بیلنس شیٹ اور مالی گوشوارہ 72

○ منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ 74

● انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی 74

● انجمن خدام القرآن' ملتان 89

● انجمن خدام القرآن' فیصل آباد 92

● انجمن خدام القرآن' سرگودھا 94

● انجمن خدام القرآن سرحد' پشاور 97

سال 2001-2000ء کی سرگرمیاں

(اجمالی خاکہ)

تفصیلی رپورٹ کے لئے میلان طبع نہ رکھنے والے احباب کے لئے سال 2001-2000ء کی سالانہ رپورٹ کا ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے۔

سال 2001-2000ء کے دوران مرکزی انجمن خدام القرآن کے اراکین میں اضافوں کے بعد اب یہ تعداد بالترتیب 186,404 اور 445 ہوگئی۔

☆ مرکزی انجمن خدام القرآن کے سب سے اہم شعبہ اکیڈمک ونگ کے زیر انتظام سال 2001-2000ء کے دوران 3 نئی کتابیں اسلامی قانون ارتداد' اُمت مسلمہ کی عمر اور عظمت مصطفیٰ ﷺ شائع کی گئیں۔ الہدیٰ کیسٹ سیریز کے 4 نئے کتابچے شائع کئے گئے اور 14 کتب کے نئے ایڈیشن اغلاط کی تصحیح کے ساتھ شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ 2 اہم کتابیں اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش اور نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت (انگریزی) نئی کمپوزنگ اور نئے گیٹ اپ کے ساتھ شائع کی گئیں۔ ماہنامہ ''میثاق'' ماہنامہ ''حکمتِ قرآن'' اور ہفت روزہ ''ندائے خلافت'' کی اشاعت باقاعدگی سے جاری رہی۔

کتب و جرائد کے علاوہ ہینڈ بلز' اخباری و غیر اخباری اشتہارات' پوسٹرز اور سٹیشنری کی طباعت کے ضمن میں کمپیوٹر کمپوزنگ اور کاپی پیسٹنگ کا کام قرآن اکیڈمی میں انجام پاتا ہے جبکہ طباعت کا تمام کام بازار سے کرایا جاتا ہے۔ متعلقہ امور کی انجام دہی کے لئے شعبہ اکیڈمک ونگ کے پاس متعدد سٹاف کے علاوہ 5 کمپیوٹر' 2 لیزر پرنٹر اور ایک سکینر موجود ہے جن کے ذریعے اردو' عربی اور انگریزی کمپوزنگ سمیت طباعت کا تمام کام سرانجام دیا جاتا ہے۔

☆ شعبہ انگریزی کے تحت 2001-2000ء کے دوران سہ ماہی انگریزی مجلّہ "The Quranic Horizons" کے صرف دو شمارے شائع ہو سکے۔ مختلف

اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین کے بطور Re-joinder جوابات کی کمپوزنگ اور بذریعہ ای میل ترسیل کا کام باقاعدگی سے کیا گیا۔ ندائے خلافت کے لئے ہفتہ وار انگریزی صفحات کی تیاری اور مختلف تقاریب کی رپورٹنگ اور جرائد کے لئے اردو تراجم کی تیاری بھی اسی شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ اس شعبہ کے تحت انگریزی کتاب "The Way to Salvation" کی پرنٹنگ و اشاعت کے تمام مراحل طے ہوئے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب کی تیاری کے مراحل انجام دیئے گئے:

1) The Objective & Goal of Muhammad's Prophethood.

2) Islamic Renaissance.

3) Calling People unto Allah.

4) Comprehensive Concept of Religion.

☆ قرآن اکیڈمی لائبریری میں دوران سال **109** کتب کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے **105** کتب عطیہ میں موصول ہوئیں اور صرف **4** کتب بازار سے خریدی گئیں۔ اس طرح اب لائبریری میں کتابوں کی کل تعداد **7928** ہوگئی۔ لائبریری سے اس سال کل **621** کتب کا اجرا ہوا جبکہ قارئین کی ایک کثیر تعداد لائبریری میں بیٹھ کر مطالعہ کرتی ہے۔ اس وقت ارکان کی تعداد **42** ہے۔ لائبریری میں روزانہ **6** اردو اور **5** انگریزی اخبارات آتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوران سال ہفتہ وار' ماہانہ اور سہ ماہی شائع ہونے والے رسائل اور جرائد مجموعی طور پر قریباً **1823** کی تعداد میں موصول ہوئے۔

☆ مرکزی انجمن کی دعوت رجوع الی القران کا مرکز مکتبہ ہے۔ دوران سال مکتبہ نے کتب' جرائد اور وڈیو/ آڈیو کیسٹس کی فروخت و ترسیل کا کام عمدگی سے جاری رکھا۔ ماہنامہ میثاق' حکمتِ قران' ہفت روزہ ندائے خلافت اور سہ ماہی انگریزی مجلّہ "The Quranic Horizons" کی بلاتاخیر ترسیل کو یقینی بنایا گیا۔ دوران سال مرکزی انجمن اور تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اجتماعات کے علاوہ باغ جناح' فاسٹ انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنسز' ایوان اقبال لاہور اور

پنجاب یونیورسٹی میں منعقد ہونے والے پروگرامز میں مکتبہ انجمن کی کتب' کیسٹس اور CDs کے بھرپور سٹالز کا اہتمام کیا گیا۔ مکتبہ انجمن کی کتب کو مارکیٹ میں متعارف کرانے کے لئے لاہور کے معروف بک سیلرز کے پاس رکھوانے کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ اس سال کی ایک خصوصی پیش رفت یہ ہے کہ مکتبہ انجمن کے لئے ہم ایکسپورٹ رجسٹریشن حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح اب ہم بیرون ملک سے آنے والے کتب وکیسٹ کے آرڈرز کو بطریق احسن پورا کرنے کے قابل ہوئے۔ اس سال -/6,53,000 روپے کی کتب -/11,67000 روپے کی کیسٹس اور -/9,20,000 کے جرائد فروخت ہوئے۔ اس طرح مکتبہ کے تحت کل فروخت -/27,40,000 روپے ہے جو گزشتہ سال کی فروخت سے ساڑھے چار لاکھ روپے زیادہ ہے۔

☆ مرکزی انجمن نے ایسے خواتین وحضرات کے لئے جو قرآن اکیڈمی یا قرآن کالج میں حاضر ہونے سے قاصر ہیں شعبہ خط وکتابت کورسز قائم کر رکھا ہے۔ اس شعبہ نے اب تک پانچ کورسز پیش کئے ہیں۔ 1) قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی 2) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول) 3) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم) 4) ابتدائی عربی گرامر حصہ سوم 5) ترجمہ قرآن کریم کورس۔ لوگوں نے ان کورسز کی بہت پذیرائی کی ہے اور شرکاء کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اول الذکر کورس کے شرکاء کی تعداد 3422 تک پہنچ چکی ہے۔ عربی گرامر کورس کے شرکاء کی تعداد بالترتیب 269,2014 اور 117 تک پہنچ چکی ہے۔ ترجمہ قرآن کریم کورس میں اب تک کے شرکاء کی تعداد 801 ہے۔ دوران سال ان کورسز کو مکمل کرنے والوں کی تعداد 10,14,25,26 اور 14 رہی۔

☆ مرکزی انجمن کے شعبہ سمع وبصر نے سال 2001-2000ء کے دوران دروس قرآن' محترم صدر مؤسس کے خطابات جمعہ اور دیگر پروگرامز اور تقاریر کی ریکارڈنگ کی۔ اس طرح مکتبہ انجمن کو ان کی ضروریات کے مطابق آڈیو ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز فراہم کیں۔

اس سال مزید مختلف موضوعات پر سی ڈیز اور ویڈیو سی ڈی تیار کی گئیں۔ محترم

صدر مؤسس کے دورہ ترجمہ قرآن 1998ء کی پہلے سے تیار شدہ سی ڈی کو اب دو سی ڈیز میں تقسیم کر دیا گیا اس طرح اس کی کوالٹی بہت بہتر ہو گئی ہے۔ خطابات جمعہ کی 3 سی ڈیز تیار کی جا چکی ہیں اور چوتھی پر کام جاری ہے۔ ان میں ہر ایک 40 خطبات جمعہ پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ منتخب نصاب (انگریزی) کی سی۔ڈی بھی تیاری کی مراحل میں ہے۔ 2001ء کے آغاز میں عالمی خلافت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کی آٹھ گھنٹے پر محیط ویڈیو سی ڈی تیار کر لی گئی۔

اس سال ویب سائٹ کو نئے سرے سے ڈیزائن کیا گیا ہے تو اس میں بہت سے اضافے کئے گئے بس میں ترجمہ قرآن (انگریزی اور ڈچ زبان میں)' صحیح بخاری مکمل (انگریزی میں) صحیح مسلم مکمل (انگریزی) اربعین نووی (انگریزی) اور ندائے خلافت کا انٹرنیٹ ایڈیشن شامل ہیں۔

انٹرنیٹ پر انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کی ویڈیو کو نشر کیا گیا۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر امیر محترم کا مکمل دورہ ترجمہ قرآن' منتخب نصاب اردو اور منتخب نصاب انگریزی تمام کا تمام دستیاب ہے۔ الحمدللہ ARY Digital کے نام سے ایک نشریاتی ادارے نے لندن سے صدر مؤسس کے 1998ء میں ریکارڈ کئے گئے دورۂ ترجمہ قرآن کو بذریعہ سیٹلائٹ نشر کرنا شروع کر دیا ہے۔

☆محکمہ تعلیم پنجاب سے قرآن کالج کی رجسٹریشن اور بورڈ کے ساتھ Affiliation کئی سال قبل ہو گئی تھی۔ اس سال بورڈ نے ایف۔اے' آئی کام اور آئی سی ایس کے لئے کالج کے الحاق میں 30 اپریل 2002ء تک توسیع کر دی ہے۔ دوران سال کالج میں ایف اے' آئی کام' جنرل سائنس اور آئی سی ایس کی کلاسوں میں 55 طلبہ نے داخلہ لیا۔ ایک سالہ رجوع الی القرآن کلاس میں شرکاء کی تعداد 22 رہی۔ حسبِ معمول میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے اسلامک جنرل نالج ورکشاپ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں شرکاء کی تعداد 24 رہی۔ اچھی کارکردگی دکھانے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دوران سال طلبہ کی نصابی سرگرمیوں کے علاوہ ہم نصابی سرگرمیاں' تحریری' تقریری اور کھیلوں کے مقابلے بھی جاری رہے

اچھی پوزیشن والے طلبہ کو اسناد اور انعامات سے نوازا گیا۔ اس سال کالج طلبہ کے لئے دو تفریحی ٹورز کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں ایک ٹور ماہ اکتوبر میں منگلا اور دوسرا مارچ میں سوات گیا۔ علاوہ ازیں طلبہ کے لئے ہفتہ وار درس قرآن کا انعقاد بھی کیا گیا ہے۔ اس دفعہ بورڈ کے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کا تناسب 46% فی صد رہا۔ کالج کے پاس اس وقت بہترین کمپیوٹر لیب موجود ہے۔ کالج کی لائبریری میں اس وقت کل 2212 کتابیں ہیں۔ دوران سال 120 کتابوں کا اضافہ ہوا۔ قرآن کالج کے طلبہ کے لئے ایک بہترین ہاسٹل موجود ہے جس میں رہائش کی عمدہ سہولتیں مہیا کی گئیں ہیں۔ یہاں پر تعلیمی سرگرمیوں کے علاوہ کھیلوں پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ قرآن کالج ہاسٹل ہونے کے ناطے یہاں پر طلبہ کی اخلاقی' دینی' ذہنی تربیت اور نشوونما کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

☆ مرکزی انجمن خدام القرآن کے شعبہ ایڈمن نے گزشتہ سال کے دوران ڈاک' ریکارڈنگ' ماہوار تنخواہوں کی تیاری' سٹاف کی نگرانی' قرآن اکیڈمی میس اور ہاسٹل کی نگرانی جیسی معمول کی ذمہ داریوں کو ادا کیا۔ صدر مؤسس کے ہفتہ وار درس قرآن' محاضرات قرآنی اور دیگر منعقد ہونے والے پروگرامز کے انتظامات کی نگرانی کی۔ اس کے علاوہ مرکزی انجمن کی مختلف ضروریات کے لئے گورنمنٹ کے دفاتر کے ساتھ رابطہ کا کام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ مرکزی انجمن کے شعبہ اکاؤنٹس و کیش نے اپنے مختصر عملہ کے باوجود اپنی جملہ ذمہ داریاں نہایت عمدگی سے ادا کیں۔

☆ جامع القرآن قرآن اکیڈمی میں اس مرتبہ دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے ادا کی۔ اس پروگرام میں لوگوں نے خاصی تعداد میں شرکت کی اور اسے بہت پسند کیا۔ شعبہ حفظ اس سال بوجوہ بند کر دیا گیا۔ اس سال 14 بچوں نے حفظ کی سعادت حاصل کی۔

۞

اراکینِ انجمن کی موجودہ تعداد

مؤسسین ومحسنین	=	404
مستقل ارکان	=	186
عام ارکان	=	445
کل تعداد	=	1035

شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ

اکیڈمک ونگ

قرآن اکیڈمی کے اکیڈمک ونگ کے تحت اس وقت مندرجہ ذیل چار شعبے کام کر رہے ہیں۔

i) شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید
ii) شعبہ انگریزی
iii) شعبہ کتابت و طباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)
iv) قرآن اکیڈمی لائبریری

(1) شعبہ تصنیف و تالیف اور ترتیب و تسوید

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اردو جرائد (ماہنامہ میثاق' ماہنامہ حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت) کے جملہ ادارتی امور' مثلاً مضامین کی تالیف اور editing ' محترم صدر موسس کے دروس و خطابات کو ٹیپ سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کر کے انہیں مرتب کرنا' مرکزی انجمن اور تنظیم اسلامی کے اہم پروگراموں کی رپورٹنگ اور مضامین کی پروف ریڈنگ وغیرہ جیسے امور اس شعبہ کی ذمہ داری ہیں۔ چنانچہ یہ شعبہ ہر ماہ دو ماہانہ جرائد (میثاق اور حکمت قرآن) اور ہفت روزہ ندائے خلافت کے چار شمارے شائع کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔

مزید برآں یہ شعبہ مرکزی انجمن کی جملہ کتب (نئی یا پرانی) کی تیاری اور ان کی اشاعت کا بھی ذمہ دار ہے۔ چنانچہ نئی کتابوں کو مرتب (edit) کرنا' پرانی کتابوں میں سے جس کے بارے میں ضرورت محسوس ہو اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے ازسرنو مرتب کر کے نئی کمپوزنگ کرانا اور نئے ایڈیشنز کی اشاعت سے پہلے ان کی اغلاط کی تصحیح کرانا اسی شعبے کی ذمہ داری ہے۔

2000-2001ء کے دوران اس شعبے کی کارکردگی کا مختصر سا جائزہ درج ذیل ہے۔

رسائل وجرائد

i) ماہنامہ میثاق اور حکمت قرآن کے شمارے باقاعدگی سے شائع ہوئے۔

ii) 2001-2000ء کے دوران ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت میں باقاعدگی رہی۔ صرف عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث دو شمارے شائع نہ ہو سکے۔

اشاعت کتب

دوران سال مندرجہ ذیل کتابوں کے نئے ایڈیشن شائع کئے گئے جن میں حسب ضرورت غلطیوں کی تصحیح کا کام بھی کیا گیا۔

اسلام میں عدل اجتماعی کی اہمیت، قرآن حکیم کی قوت تسخیر، آسان عربی گرامر (حصہ سوم)، راہ نجات (انگریزی)، خواتین کے دینی فرائض، نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں، حساب کم وبیش، ایجاد وابداع عالم سے عالمی نظام خلافت تک، دنیا کی عظیم ترین نعمت: قرآن حکیم، اسلام کی نشاۃ ثانیہ، کرنے کا اصل کام (انگریزی)، عظمت قرآن، خطبات خلافت، استنبول سے رباط تک، شادی بیاہ کے ضمن میں اصلاحی تحریک۔

☆ علاوہ ازیں درج ذیل نئی کتب شائع کی گئیں۔

1۔ اسلامی قانون ارتداد

2۔ امت مسلمہ کی عمر

3۔ عظمت مصطفیٰ ﷺ

4۔ الہدیٰ کیسٹ سیریز کے کتابچے نمبر 14، 15، 16 اور 17

☆ درج ذیل کتابیں نئی کمپوزنگ اور نئے گیٹ اپ کے ساتھ شائع ہوئیں:

1۔ اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش

2۔ نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت (انگریزی)

(2) شعبہ انگریزی

1۔ روزانہ e-mail کی وصولی وترسیل شعبہ انگریزی کی اہم ذمہ داری ہے جو سارا سال

بڑی باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہے۔

2۔ اس سال سہ ماہی مجلّہ "The Quranic Horizons" کے دو شمارے (April-Sep. 2000) اور (Oct-Dec.2000) شائع کئے گئے۔

3۔ مختلف اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین کے بطور Re-joinder جوابات کی کمپوزنگ اور بذریعہ ای میل ترسیل کا کام باقاعدگی سے کیا گیا۔

4۔ ای میل کے ذریعے موصول ہونے والے مختلف مضامین اور نظموں کے اردو تراجم برائے اشاعت ندائے خلافت تیار کئے گئے۔

5۔ مقامی ہوٹل ہالیڈے اِن میں "پاکستان اور امن کے استحکام کی واحد اساس" کے موضوع پر منعقدہ تقریب کی رپورٹنگ برائے ندائے خلافت کی گئی۔

6۔ تنظیم اسلامی نارتھ امریکہ (TINA) کی ملتزم تربیتی اور مشاورتی کانفرنس کی رپورٹ کا اردو ترجمہ برائے میثاق تیار کیا گیا۔

7۔ ناظم اعلیٰ صاحب کی طرف سے رفقاء تنظیم اور مختلف اخبارات کے ایڈیٹروں سے خط و کتابت اور ان کا ریکارڈ رکھنے کی ذمہ داری بھی شعبہ انگریزی کے ذمہ ہے۔

8۔ الطاف حسین (ایم کیو ایم) کے موقف اور بھارت کی دہائی پر ایک بھارتی روزنامے "Tribune" کے تبصرے کی کمپوزنگ اور اردو ترجمہ برائے ندائے خلافت تیار کیا گیا۔

9۔ ندائے خلافت کے لئے عدنان رحمان کے تیار کردہ انگریزی مضمون "Secularism & Islam" کی کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ کی گئی۔

10۔ میڈیا ریسرچ نیوز لیٹر میں شائع ہونے والے مضمون The Changing Roles of Daily Dawn کی کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ ندائے خلافت کے لئے کی گئی۔

1۔ مجلّہ Trade Cronicle کراچی میں جہاد کے بارے میں شائع ہونے والے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خیالات کی کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ برائے ندائے خلافت کی گئی۔

12۔ ندائے خلافت کے لئے روزنامہ The News میں شائع ہونے والے ایس ایم شاکر حسین کے مضمون Moment of Reflection & Decision کی

کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ کی گئی۔

13۔ ندائے خلافت کے لئے ہفتہ وار انگریزی صفحات کی تیاری باقاعدگی سے کی گئی۔

14۔ انگریزی کتاب The Way to Salvation کی پرنٹنگ واشاعت کے مکمل مراحل شعبہ انگریزی کی زیرنگرانی سرانجام دیئے گئے۔

15۔ انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کے سلسلہ میں انگریزی اعلانات واشتہارات وغیرہ کی تیاری کا کام بھی شعبہ انگریزی نے انجام دیا۔ اسی کانفرنس کے حوالے سے ایڈمرل (ر) افتخار احمد سروہی صاحب کے خط کی کمپوزنگ اور ایڈیٹنگ ندائے خلافت میں اشاعت کے لئے کی گئی۔

16۔ مندرجہ ذیل انگریزی کتابوں

(1) The Objective & Goal of Muhammad's Prophet hood

(2) Islamic Renaissance

(3) Calling People unto Allah

(4) Comprehensive Concept of Religion

کی تیاری کے مراحل سرانجام دیئے گئے:

(3) شعبہ کتابت وطباعت (بشمول کمپیوٹر کمپوزنگ)

مرکزی انجمن کے زیراہتمام شائع ہونے والے چاروں جرائد' جملہ کتب' ہینڈ بلز' اخباری اشتہارات' پوسٹرز' سرکلرز اور آفس سٹیشنری کی تیاری اور طباعت کا انتظام یہی شعبہ سرانجام دیتا ہے۔ اس ضمن میں کمپیوٹر کمپوزنگ اور کاپی پیسٹنگ وغیرہ کا کام اکیڈمی میں ہی مکمل کیا جاتا ہے اور طباعت کا کام بازار سے کرایا جاتا ہے۔ مرکزی انجمن کے مختلف شعبہ جات کے علاوہ بعض منسلک انجمنوں' تنظیم اسلامی اور تحریک خلافت سے متعلق بیشتر طباعتی مواد کی تیاری اور طباعت کا انتظام یہی شعبہ کرتا ہے۔ ان تمام امور کی انجام دہی کے لئے شعبہ کے پاس تجربہ کار اور مستند سٹاف موجود ہے۔ شعبہ کے پاس پانچ کمپیوٹر' دولیزر پرنٹر اور ایک سکینر موجود ہے جن کے ذریعے اردو' عربی اور انگریزی کمپوزنگ سمیت طباعت کا

تمام کام سرانجام دیا جاتا ہے۔

(4) قرآن اکیڈمی لائبریری

قرآن اکیڈمی لائبریری کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی مرکزی لائبریری کی حیثیت حاصل ہے جو قرآن اکیڈمی کے بیسمنٹ میں قائم ہے۔ جولائی 2000ء سے جون 2001ء کی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

☆ کتب

یکم جولائی 2000ء کو لائبریری میں اندراج شدہ کتب کی تعداد داخلہ رجسٹر کے مطابق 7819 تھی ۔ دوران سال 109 کتب کا اندراج ہوا' 105 کتب عطیہ میں موصول ہوئیں اور صرف 4 کتب خریدی گئیں جن کی کل مالیت ۔/842 روپے ہے۔ اس طرح 30 جون 2001ء کو کتب کی کل تعداد 7928 ہوگئی۔

☆ اجراء کتب

دوران سال کل 621 کتب جاری ہوئیں جن سے 107 قارئین نے استفادہ کیا۔ جبکہ قارئین کی ایک کثیر تعداد لائبریری میں بیٹھ کر مطالعہ کرتی ہے۔ روزانہ تقریباً 100 کے قریب قارئین اخبارات سے استفادہ کرتے ہیں۔

☆ اراکین

جولائی 2000ء کے شروع میں لائبریری کے ارکان کی کل تعداد 51 تھی۔ سال کے دوران 18 ارکان کا اضافہ اور 26 کی کمی ہوئی ۔ یوں سال کے آخر میں ارکان کی کل تعداد 42 تھی ۔ ارکان کی تعداد میں کمی کی بنیادی وجہ ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ کی کورس کی تکمیل تھی۔

☆ رسائل و جرائد

دوران سال 158 رسائل و جرائد لائبریری میں آئے' جن میں ہفتہ وار' ماہانہ' سہ ماہی'

ششماہی' سالنامے اور خصوصی رسائل شامل ہوتے ہیں۔

یہ تمام رسائل و جرائد حکمت قرآن' میثاق' ندائے خلافت اور The Quranic Horizons کے تبادلے میں آتے ہیں۔ دوران سال مجموعی طور پر آنے والے شماروں کی تعداد 1823 ہے۔

☆ اخبارات

لائبریری میں تمام قومی اخبارات (اردو اور انگلش) باقاعدگی سے آتے ہیں۔ 6 عدد اردو اخبارات یعنی جنگ' نوائے وقت' خبریں' پاکستان' دن' انصاف اور 5 انگلش اخبارات یعنی *Statesman, Frontier Post, The News, The Nation,* اور *Dawn* لائبریری میں منگائے جاتے ہیں جن کا ایک سال کا ریکارڈ مکمل ہونے پر پچھلے 6 ماہ کے اخبارات کو فروخت کر دیا جاتا ہے اور اگلے 6 ماہ کا ریکارڈ محفوظ کر لیا جاتا ہے۔

مرکزی انجمن کے تمام ملازمین' ہاسٹل کے مقیمین اور رہائش پذیر فیملی ملازمین ان اخبارات سے استفادہ کرتے ہیں۔ انجمن کے ذمہ دار حضرات بھی ان اخبارات سے استفادہ کرتے ہیں اور ان کے لئے علیحدہ اخبارات نہیں لئے جاتے۔

☆ اخباری تراشوں کی فائلنگ

صدر موسس کے اخباری بیانات' مضامین' انٹرویوز' خطاب جمعہ کی پریس ریلیز' رنگین صفحات پر صدر موسس کے خصوصی مضامین' مختلف مواقع پر بیانات' جلسہ عام کے خطابات' سیمیناروں کے بیانات' اظہار خیالات' اور اشتہارات کے علاوہ دیگر اہم مضامین' خبریں' کالم' مسئلہ کشمیر' فلسطین' اسلامی تحریکوں کے رہنماؤں کے اہم بیانات' تنظیم اسلامی پاکستان اور تحریک خلافت پاکستان کے خصوصی پروگراموں کی خبروں کو تراش کر یہ تمام ریکارڈ محفوظ کرنے کا کام بھی لائبریری میں سرانجام دیا جاتا ہے۔

مکتبہ انجمن

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن نے سال 2001ء ۔ 2000ء میں اپنی معمول کی سرگرمیاں بطریق احسن جاری رکھیں۔ ماہنامہ میثاق' حکمتِ قرآن ہفت روزہ ندائے خلاف اور سہ ماہی انگریزی مجلّہ The Quranic Horizons اپنی اشاعت کے بعد بلا تاخیر ڈسپیچ کئے گئے۔ اس کے علاوہ اندرون ملک اور بیرون ملک سے کتب و کیسٹس اور جرائد کے آرڈرز کی تعمیل ترجیحی بنیادوں پر کی جاتی رہی۔

اس سال قرآن آڈیٹوریم' قرآن اکیڈمی اور مسجد دارالسلام میں کتب و کیسٹس کے معمول کے ہفتہ وار سٹالز کے علاوہ درج ذیل خصوصی سٹالز کا اہتمام کیا گیا۔

۱) نومبر 2000ء میں ''فاسٹ انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنسز'' میں منعقد ہونے والے کمپیوٹر میلہ میں مرکزی انجمن کے شعبۂ سمع و بصر نے اپنے میڈیا ڈسپلے کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ اس موقع پر مکتبہ انجمن نے اپنی CDs کا سٹال لگایا جس کے ذریعہ بہت بڑے پیمانے پر مرکزی انجمن کا پیغام لوگوں تک پہنچا۔

۲) جنوری 2001ء میں ایوان اقبال لاہور میں تحریک خلافت پاکستان کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان بین الاقوامی خلافت کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس موقع پر مکتبہ انجمن نے کتب و کیسٹس کا بھرپور اور خوبصورت سٹال لگایا۔ صبح 9 بجے تا رات 9 بجے تک جاری رہنے والی اس کانفرنس میں بہت بڑے پیمانے پر ہماری کتب و کیسٹس اور CDs متعارف ہوئیں۔

۳) فروری 01ء میں لاہور سے 60 کلومیٹر دور سادھوکی میں منعقد ہونے والے تنظیم اسلامی کے سہ روزہ علاقائی اجتماع تنظیم اسلامی کے موقع پر مکتبہ انجمن نے خوبصورت بینرز اور پوسٹرز سے مزین ایک بہت بڑے سٹال کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر کتب و کیسٹس' CDs اور جرائد کے علاوہ آڈیو ویڈیو ڈسپلے کا بھی بھرپور اہتمام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مکتبہ انجمن کے پورے سٹاف اور دفتری ریکارڈ کی ہمہ وقت موجودگی کے باعث

شرکائے اجتماع کوشہر سے دور ہونے کے باوجود کسی قسم کی کمی کا احساس نہیں ہوا۔ ملازمین کی انتھک محنت کے باعث یہ سٹال نہایت کامیاب رہا۔

۴) اپریل 01ء میں پنجاب یونیورسٹی میں منعقد ہونے والے کتاب میلہ میں مکتبہ انجمن نے جزوی شرکت کی جس سے ہماری کتب کے تعارف میں اضافہ ہوا۔

مکتبہ انجمن کی کتب کو مارکیٹ میں متعارف کرانے کے لئے اگست 2000ء میں مارکیٹ کا ایک سروے کیا گیا اور لاہور کے معروف بک سیلرز کو انجمن کی کتب رکھنے پر آمادہ کیا گیا۔ چنانچہ فیروز سنز' لائن پریس اور سنگ میل پبلیکیشنز سمیت چھ سات بک سیلرز کے پاس کتب رکھوائی جا چکی ہیں۔

بیرون ملک خصوصاً تنظیم اسلامی نارتھ امریکہ سے کتب و کیسٹس کی بڑھتی ہوئی ڈیمانڈ کے پیش نظر یہ طے کیا گیا کہ مکتبہ انجمن کو ایکسپورٹر کے طور پر رجسٹر کروایا جائے۔ لہٰذا ایک طویل تگ و دو اور جدوجہد کے بعد جولائی 2000ء میں ہم ایکسپورٹ رجسٹریشن حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ گویا اب ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ بیرون ملک سے آنے والے کتب و کیسٹس کے بڑے آرڈرز کو بطریق احسن پورا کر سکیں۔ ورنہ اس سے پہلے ہمیں اس سلسلے میں بہت سی مشکلات کا سامنا تھا۔ لہٰذا اگر ایکسپورٹ رجسٹریشن کو مکتبہ انجمن کی کارگزاریوں میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت دے دی جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

سال 01-2000ء میں مکتبہ انجمن کے سٹاف کی غیر معمولی محنت' لگن اور ایک مشنری جذبہ کے تحت خلوص نیت کے ساتھ کام کرنے کی بدولت کتب و کیسٹس اور جرائد کی فروخت میں خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں آیا۔ اس سال -/6,53,000 روپے کی کتب' -/11,67,000 روپے کی کیسٹس اور -/9,20,000 روپے کے جرائد فروخت ہوئے۔ کتب و کیسٹ کی فروخت گزشتہ سال سے لگ بھگ تین لاکھ روپے اور جرائد کی فروخت گزشتہ سال سے لگ بھگ ڈیڑھ لاکھ روپے زیادہ ہے۔

شعبہ خط و کتابت کورسز

1) شعبہ کا اجراء

ایسے طلبہ و طالبات اور خواتین و حضرات جو ملک یا لاہور سے باہر ہیں یا جن کے لئے کسی وجہ سے قرآن کالج/قرآن اکیڈمی لاہور میں حاضری ممکن نہیں' ان کے لئے خط و کتابت کورسز ترتیب دیئے گئے ہیں' تاکہ گھر بیٹھے سہولت کے ساتھ اپنے فارغ وقت میں عربی گرامر اور قرآن کی تعلیم حاصل کر سکیں اور درج ذیل کورسز سے استفادہ کر سکیں:

i) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی
ii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول)
iii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم)
iv) ابتدائی گرامر (حصہ سوم)
v) ترجمۂ قرآن کریم کورس

پہلے کورس کا آغاز جنوری 1988ء میں کیا گیا تھا۔ اس کورس کا مقصد خواتین و حضرات اور طلبہ و طالبات کو قرآن حکیم کے مربوط مطالعے کے ذریعے دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے متعارف کرانا ہے۔ بفضل باری تعالیٰ یہ کورس خوب زور و شور سے جاری ہے اور اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد 3422 تک پہنچ چکی ہے۔ بیرون ملک اس کورس کا اجراء سعودی عرب میں جدہ' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' ریاض' ظہران اور الواسع میں ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ابوظہبی' دوبئی' شارجہ' راس الخیمہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا' امریکہ اور ناروے میں بھی کورس سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔

دوسرے کورس حصہ اول کا اجراء نومبر 1990ء میں کیا گیا۔ قرآن حکیم کو سمجھ کر پڑھنے کے لئے ابتدائی عربی گرامر کا جاننا ناگزیر ہے۔ اس کورس کا مقصد یہ ہے طلبہ کو عربی گرامر کے ابتدائی اصولوں سے اس حد تک متعارف کرا دیا جائے کہ قرآن اور حدیث سے براہ راست استفادے کے لئے انہیں ایک بنیاد حاصل ہو جائے۔ یہ کورس

بھی بہت مقبول ہوا اور اس کے شرکاء کی تعداد 2014 تک پہنچ چکی ہے۔ یہ کورس بیرون پاکستان کئی ملک میں جاری ہو چکا ہے۔

اس کورس کے حصہ دوم کا آغاز بھی اکتوبر 92ء میں کر دیا گیا تھا۔ اس میں طلبہ کی تعداد 269 تک پہنچ چکی ہے۔ جبکہ حصہ سوم کا آغاز مارچ 97ء میں ہوا اس میں فی الوقت طلبہ کی تعداد 117 تک پہنچ چکی ہے۔

2) ترجمہ قرآن کریم کورس

1996ء میں شعبہ خط و کتابت کورسز میں ایک نئے کورس بعنوان "ترجمہ قرآن کریم کورس" کا اجراء کیا گیا۔ یہ کورس خاص طور پر نوجوانوں کے لئے جاری کیا گیا ہے، یعنی سکول اور کالج کے طلبہ و طالبات جو اردو میں لکھ پڑھ سکتے ہوں۔

آج کل کے مادی دور میں زندگی کا مقصد حصولِ دنیا ہی بنا لیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام بھاگ دوڑ صرف دُنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے ہوتی ہے اور یوں نئی نسل اکثر و بیشتر قرآن و سنت اور دینی تعلیمات سے بے بہرہ رہ جاتی ہے۔

نوجوانوں، بچوں اور بچیوں کو ترجمہ قرآن سکھانے کے لئے ایک طریقہ وضع کیا گیا ہے۔ ایسے بچے اور بچیاں اپنے گھر میں مناسب اور فارغ (Convenient) وقت میں دس پندرہ منٹ روزانہ صرف کر کے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ میں اسے مکمل کر کے کم از کم قرآنی تعلیمات اور احکامات سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ کورس کے اختتام پر کامیاب طلبہ و طالبات کو سند جاری کی جاتی ہے۔ کورس کی فیس بہت کم یعنی صرف 100 روپے رکھی گئی ہے۔ فروری 1996ء سے اب تک اس کورس میں 801 طلبہ اور طالبات داخلہ لے چکے ہیں اور 62 طلبہ و طالبات کورس مکمل کر کے سند حاصل کر چکے ہیں۔

3) ان کورسز کو متعارف کرانے کے لئے اقدام

ناظم شعبہ خط و کتابت کورسز بڑی جانفشانی اور محنت سے ان کورسز کو چلا رہے ہیں دورانِ سال انہوں نے ان کورسز کو متعارف کرانے کے لئے مسلسل اقدامات کئے۔

روز نامہ جنگ اور پاکستان میں دو دفعہ اشتہار دیئے گئے' حکمت قرآن اور میثاق میں وقفہ وقفہ سے اشتہارات شائع کئے۔ تنظیم کے امراء اور نقباء کے علاوہ لاہور کی بڑی بڑی لائبریریوں کے انچارجز کو خطوط لکھے گئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے احباب اور ہم خیال دوستوں کو اس سلسلے میں ذاتی خطوط بھی تحریر کئے۔ مرکزی انجمن سے منسلک انجمنوں کراچی' ملتان' فیصل آباد اور پشاور کو بھی ان کورسز سے متعارف کرایا۔ ان کی ان کاوشوں کے نتیجہ میں ان کورسز کے شرکاء کی تعداد دوران سال مندرجہ ذیل رہی:

4) دوران سال داخلہ لینے والے اور کورسز مکمل کرنے والوں کی تعداد

(جولائی 2000ء تا جون 2001ء)

1) قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی کورس:

ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	79
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	26

2) عربی گرامر کورس (حصہ اول):

ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	111
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	25

3) عربی گرامر کورس (حصہ دوم):

ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	26
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے ولوں کی تعداد	14

4) عربی گرامر کورس (حصہ سوم):

ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	16
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	10

5) ترجمہ قرآن کریم کورس:

ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	137
ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	14

شعبہ سمع و بصر

1۔ معمول کی سرگرمیاں

گزشتہ سال کے دوران مکتبہ انجمن کو ڈیمانڈ کے مطابق آڈیو ویڈیو کیسٹ اور سی ڈیز فراہم کی گئیں۔ محترم صدرِ مؤسس کے خطاباتِ جمعہ، دروس اور دیگر تقاریر کی ریکارڈنگ کی گئی اور انجمن کے تحت ہونے والے پروگراموں میں ساؤنڈ سسٹم مہیا کیا گیا۔

2) نئی سی ڈیز

☆ بیان القرآن: محترم صدر مؤسس کے دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل سی ڈی جو کہ 1998ء میں پہلے ہی تیار کی گئی تھی، اس میں 108 گھنٹے کی آواز ایک ہی سی ڈی میں یکجا کر لی گئی تھی۔ اس قدر زیادہ Compression کی وجہ سے آواز کی کوالٹی متاثر ہو رہی تھی۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے پورا دورۂ ترجمہ قرآن ڈیجیٹل کیسٹس سے دوبارہ کمپیوٹر پر اتارا گیا اور پھر اس کو تفصیلاً edit کیا گیا' آواز کی کوالٹی مزید بڑھائی گئی اور پھر اس کو Mp3 Format میں تبدیل کر کے دو سی ڈیز میں محفوظ کر دیا گیا۔ اس تمام کام میں تقریباً آٹھ ماہ صرف ہوئے۔ بحمد اللہ اب بیان القرآن سی ڈیز بہت بہتر ساؤنڈ کوالٹی کے ساتھ فروخت کے لئے دستیاب ہیں۔

☆ خلافت کانفرنس ویڈیو سی ڈی: 2001ء کے آغاز میں تحریک خلافت پاکستان کے تحت عالمی خلافت کانفرنس منعقد ہوئی۔ شعبہ سمع و بصر نے اس کانفرنس کی ریکارڈنگ کی اور ساتھ ہی ساتھ اسے کمپیوٹر پر بھی اتار لیا۔ کانفرنس کے بعد اس پوری کانفرنس کی ویڈیو سی ڈی بنائی گئی۔ اس سی ڈی میں پوری کانفرنس کی کارروائی کی وڈیو محفوظ کی گئی جو کہ تقریباً آٹھ گھنٹے پر محیط ہے۔

☆ خطابات جمعہ سی ڈیز: محترم صدر مؤسس کے خطابات جمعہ 1998ء سے انٹرنیٹ پر نشر کئے جا رہے ہیں جن کی تعداد 120 سے متجاوز ہے۔ MP3 Format میں

ایک سی ڈی کے اندر 40 خطابات جمعہ کو یکجا کیا گیا۔ان خطابات کو سی ڈیز میں محفوظ کر لیا گیا ہے۔مختلف مگر اہم موضوعات پر مشتمل خطابات جمعہ کی فی الحال تین سی ڈیز تیار کر لی گئیں ہیں جو فروخت کیے لئے دستیاب ہیں۔چوتھی سی ڈی پر کام جاری ہے۔

☆ <u>منتخب نصاب (انگریزی) سی ڈی:</u> آپ جانتے ہیں کہ اردو زبان میں منتخب نصاب کو تو بفضلہٖ تعالیٰ بہت شرف عام حاصل ہوا ہے۔اس کے آڈیو کیسٹس تو لاکھوں کی تعداد میں پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں اور پچھلے دو تین سالوں سے اس کی سی ڈیز بھی ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں۔پاکستان میں انگریزی دان طبقہ اور دیگر ممالک میں اس دعوتِ قرآنی کی تبلیغ کے پیشِ نظر محترم صدر مؤسس نے 1994ء میں نیوجرسی، امریکہ کی ایک مسجد میں مطالعہ قرآن مجید کا منتخب نصاب انگریزی زبان میں ریکارڈ کرایا تھا۔ان تمام دروس کو بھی کمپیوٹر پر اتار کر محفوظ کر لیا گیا ہے اور ایڈیٹنگ کا تمام کام بھی ہو گیا ہے۔ان شاء اللہ بہت جلد اس کی سی ڈی بھی تیار ہو جائے گی۔

3) انٹرنیٹ کا استعمال:

☆ <u>معمول کی سرگرمیاں:</u> گزشتہ سال کے دوران بھی بحمد اللہ محترم صدر مؤسس کے خطابات اور منتخب دروس انٹرنیٹ پر تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ پر نشر ہوتے رہے۔اسی طرح نئے مضامین اور پریس ریلیز بھی ویب سائٹ پر آویزاں کئے گئے۔ای میلز کی روزانہ وصولی اور ان کے جوابات ارسال کئے گئے۔

☆ <u>ویب سائٹ کی ڈیزائننگ:</u> گزشتہ سال کے دوران اس ویب سائٹ کو دوبارہ سے ڈیزائن کیا گیا اور اس میں بہت سے نئے اضافے کئے گئے۔ان میں سے خاص درج ذیل ہیں:

1۔ترجمہ قرآن (انگریزی اور ڈچ زبان میں)۔
2۔صحیح بخاری مکمل (انگریزی میں)
3۔صحیح مسلم مکمل (انگریزی)
4۔اربعین نووی (انگریزی)

5۔ مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی کتابوں' کیسٹوں اور سی ڈیز کی نئی فہرست

6۔ ندائے خلافت کا انٹرنیٹ ایڈیشن

☆ انٹرنیٹ پر وڈیو براڈ کاسٹ: انٹرنیشنل خلافت کانفرنس کے موقع پر شعبہ سمع و بصر نے ویب سائٹ پر پوری کانفرنس کی وڈیو بھی نشر کی جس کو پوری دنیا میں دیکھا گیا اور اس کی آڈیو اور وڈیو کوالٹی کو بے حد سراہا گیا۔

بحمد اللہ انٹرنیٹ کی سہولت سے محترم صدر مؤسس کے خطبات وتقاریر ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہر ہفتہ نہ صرف انٹرنیٹ پر سنتے ہیں بلکہ اس کی آڈیو کیسیٹس بنا کر وسیع پیمانے پر تقسیم کرتے ہیں۔ ان خطابات کے علاوہ انٹرنیٹ پر امیر محترم کا مکمل دورۂ ترجمہ قرآن' منتخب نصاب اردو اور منتخب نصاب انگریزی تمام کا تمام سماعت کے لئے دستیاب ہے۔ علاوہ ازیں صدر موسس کی کئی انگریزی تصانیف بھی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ دیگر حضرات کے اہم مقالہ جات بھی افادہ عام کے لئے سائٹ پر رکھے گئے ہیں۔

4) تکنیکی معاونت

مرکزی انجمن کے دیگر کمپیوٹر سے متعلق شعبہ جات جن میں قرآن کالج لاہور' شعبہ تصنیف و تالیف' شعبہ انگریزی اور مکتبہ شامل ہیں، ان تمام کو شعبہ سمع و بصر کمپیوٹر سے متعلق تمام معاملات میں' جن میں خرابی کی درستگی یا نئے آلات کی خریداری شامل ہیں، ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر دونوں لحاظ سے تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔

5) دیگر متفرق سرگرمیاں

☆ کوالٹی کنٹرول: گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی شعبہ میں کوالٹی کنٹرول کا خاص خیال رکھا گیا۔ ریکارڈ شدہ کیسٹ کو مختلف جگہوں سے سنا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کو ریپر میں سیل کر دیا جاتا ہے تاکہ کیسٹ مٹی' نمی وغیرہ سے متاثر نہ ہو۔

☆ خطاب جمعہ کی کیسٹ کی فوری فراہمی: مسجد دار السلام میں ہر جمعہ محترم صدر موسس

کے ریکارڈ کیئے گئے خطاب کوفوری طور پر کاپی کر کے نماز جمعہ کے بعد فروخت کے لئے دستیاب کیا جاتا ہے۔ کثیر تعداد میں لوگ جمعہ کے بعد یہ کیسٹ خرید کر لے جاتے ہیں۔ شعبہ کی طرف سے مسجد کے باہر ہی آڈیو کاپیئر مہیا کئے جاتے ہیں جو خطاب کے فوراً بعد کاپیاں بنانا شروع کر دیتے ہیں۔

☆ <u>دورۂ ترجمہ قرآن بذریعہ کیبل</u> : رمضان المبارک کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن لاہور میں مختلف کیبل کمپنیوں کے ذریعہ سے نشر کیا گیا۔ شعبہ سمع و بصر کے زیر تعاون لاہور میں مختلف مقامات مثلاً اعوان ٹاؤن' گارڈن ٹاؤن' ماڈل ٹاؤن اور مسلم ٹاؤن وغیرہ میں دورہ ترجمہ قرآن کی ریکارڈنگز نشر کی گئیں۔ ان ریکارڈنگز کو بے حد پسند کیا گیا۔ اس سلسلہ میں شعبہ سے کیبل کمپنیوں کو ویڈیو کیسٹس عاریۃً فراہم کی گئیں۔

☆ <u>شعبہ سمع و بصر کی تقسیم</u> : بفضلہ تعالی شعبہ سمع و بصر کا کام روز بروز بڑھ رہا ہے۔ نئی آڈیو وڈیو کیسیٹس اور سی ڈیز کی تیاری اور ویب سائٹ پر اپ ڈیٹ کا کام تسلسل سے جاری ہے۔ کاموں کی نوعیت کے لحاظ سے شعبہ سمع و بصر کے اندر دو سیکشن بنا دیئے گئے ہیں۔ ریکارڈنگ سیکشن اور آئی ٹی سیکشن۔

☆ <u>قرآن اکیڈمی میں نیٹ ورکنگ</u> : شعبہ سمع و بصر کے تحت گذشتہ سال کے دوران قرآن اکیڈمی کے تمام شعبہ جات جن میں کمپیوٹر موجود ہیں، میں نیٹ ورکنگ کی گئی۔ اس کے ذریعہ سے اب مختلف شعبہ جات کے درمیان فائلوں کی منتقلی اور پرنٹنگ کے کام بہت آسان ہو گئے ہیں۔ نیٹ ورکنگ کے تمام امور اور اس کی نگرانی شعبہ سمع و بصر ہی سرانجام دے رہا ہے۔

<u>6) سیٹلائٹ پر دورہ ترجمہ قرآن</u>

1996ء میں شعبہ سمع و بصر میں ڈیجیٹل ریکارڈنگ سسٹم کا اجراء ہوا۔ ڈیجیٹل ریکارڈنگ ایک جدید ترین ریکارڈنگ سسٹم ہے جو کہ نہ صرف بہترین ریکارڈنگ کوالٹی دیتا ہے بلکہ اس کو بہت لمبے عرصہ تک محفوظ بھی رکھتا ہے۔ اس سسٹم کو اختیار کرنے کی بنیادی وجہ Broadcast کوالٹی ریکارڈنگ تھی تاکہ مستقبل میں ہم اپنی ریکارڈنگز کو

بذ ریعہ سٹیلا ئٹ نشر کر سکیں۔اوراگر ہمارے پاس خودنشر کرنے کی استطاعت نہ بھی ہو تو بھی ہم اس قابل ضرور ہوں کہ کوئی اور ان ریکارڈنگز کو سیٹلا ئٹ پر نشر کر سکے۔ بحمداللہ ARY Digital کے نام سے ایک نشریاتی ادارے نے لندن سے صدر مؤسس کے 1998ءمیں ریکارڈ کئے گئے دورہ ترجمہ قرآن کو' جو کہ ڈیجیٹل ریکارڈنگ سسٹم میں ریکارڈ کیا گیا تھا،کو بذ ریعہ سیٹلا ئٹ نشر کرنا شروع کر دیا ہے اور روزانہ دورہ ترجمہ قرآن کونشر کرتے ہیں۔ یہ ریکارڈنگ پورے یورپ میں اور ایشیا کے اکثر مما لک میں دیکھی جا سکتی ہے ۔شعبہ سمع و بصر نے اس ادارے کے لئے ریکارڈنگ کی سہولت فراہم کی اور ڈیجیٹل ویڈیو سسٹم سے Betacam پر دورۂ ترجمہ کومنتقل کر کے دیا جو کہ اب نشر ہورہے ہیں۔

7)دورۂ ترجمہ قرآن VCD کی تیاری:

بحمداللہ صدر مؤسس کے دورہ ترجمہ قرآن کو بہت قبول عام حاصل ہوا۔آڈیو ویڈیو کیسٹس' سی ڈیز اور انٹرنیٹ کے ذریعہ یہ اب دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے۔تاہم کچھ عرصہ سے اس بات کی کمی محسوس کی جا رہی ہے کہ دورۂ ترجمہ قرآن کو ویڈیو سی ڈی پر بھی منتقل کیا جائے اور اس میں قرآن مجید کا متن اور آیت نمبر بھی لکھا ہوا ہو۔اس پراجیکٹ پر بفضلہٖ تعالیٰ کام شروع ہو چکا ہے اور پہلے پانچ پارے مکمل ہو چکے ہیں۔ایک ایک آیت کو لے کر اس کو مطلوبہ مقام پر insert کرنا کافی Time Consuming کام ہے۔امید ہے ان شاءاللہ رمضان المبارک سے قبل ہم نصف کام مکمل کر لیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔آمین

قرآن کالج

1) نئے داخلے

i) کالج میں ایف اے' آئی کام' ایف اے جنرل سائنس اور آئی سی ایس کے داخلے اگست 2000ء میں ہوئے۔ ان کلاسوں میں طلبہ کی کل تعداد 55 تھی۔ جن میں آئی سی ایس 27' آئی کام 10' ایف اے 9 اور ایف اے جنرل سائنس کے 9 طلبہ داخل ہوئے۔

ii) بی اے سال اول میں اس سال بوجوہ داخلے نہیں کیے گئے تھے۔

iii) رجوع الی القرآن کورس کے داخلے ستمبر میں اپنی تکمیل کو پہنچے۔ اس کورس میں شرکاء کی کل تعداد 22 تھی جن میں 18 مرد اور 4 خواتین شامل تھیں۔

2) اسلامک جنرل نالج ورکشاپ

حسبِ سابق اس مرتبہ بھی میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے دینی معلوماتی ''اسلامک جنرل نالج ورکشاپ'' کا اہتمام کیا گیا۔ اس ورکشاپ کا دورانیہ 8 مئی تا 9 جون 2001ء تھا۔ اس میں شریک ہونے والے طلبہ کی کل تعداد 24 تھی۔ اس ورکشاپ میں اچھی کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو ایک خصوصی تقریب میں انعامی کتب دی گئیں۔ اس تقریب کی صدارت ناظم قرآن کالج جناب حافظ عاکف سعید صاحب نے فرمائی۔

3) ماہانہ و دیگر امتحانات

کالج میں ہر کلاس کے ماہانہ امتحانات باقاعدگی سے منعقد ہوئے' جبکہ ششماہی امتحان جنوری 2001ء میں منعقد ہوا۔

4) بورڈ کے امتحانات

i) بورڈ کے امتحانات منعقدہ مئی 2000ء میں کالج کی طرف سے 98 طلبہ نے شرکت کی۔ جن میں سے آئی سی ایس سال اول میں 40 ‘ آئی سی ایس سال دوم 17 ‘ ایف اے سال اول 12 ‘ ایف اے سال دوم 04 ‘ آئی کام سال اول 18 ‘ آئی کام سال دوم میں 5 اور ایف اے جنرل سائنس سال اول کے 2 طلبہ شامل تھے۔ ایف اے فائنل ایئر یعنی سال دوم کے طلبہ کا رزلٹ الحمد للہ 75% فیصد رہا جو بلاشبہ نہایت حوصلہ افزا ہے۔ ان میں سے اول‘ دوم اور سوم آنے والے طلبہ نے بالترتیب 746‘685 اور 675 نمبر حاصل کئے۔

ii) بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2001ء میں کالج کی طرف سے 106 طلبہ نے شرکت کی‘ جن میں سے آئی سی ایس سال اول کے 24 ‘ آئی سی ایس سال دوم 33 ایف اے جنرل سائنس سال اول 8 ‘ ایف اے جنرل سائنس سال دوم 01 ‘ ایف اے سال اول 03 ‘ ایف اے سال دوم 10 ‘ آئی کام سال اول 05 ‘ آئی کام سال دوم 16 ‘ آئی کام سال دوم پرائیویٹ 2 ‘ ایف اے سال اول پرائیویٹ 2 اور ایف اے سال دوم پرائیویٹ کے 2 طلبہ شامل تھے۔

5) رجسٹریشن و لاہور بورڈ سے الحاق

محکمہ تعلیم پنجاب سے کالج کی رجسٹریشن اور بورڈ کے ساتھ affiliation کئی سال قبل ہو گئی تھی۔ اس سال بورڈ نے ایف اے‘ آئی کام‘ آئی سی ایس کے لئے کالج کے الحاق میں 30 اپریل 2002ء تک توسیع کر دی ہے جبکہ DPI کالجز پنجاب نے بھی اپریل 2002ء تک کالج کی رجسٹریشن میں توسیع کر دی ہے۔

ہم نصابی سرگرمیاں

1) ہفتہ وار درس قرآن کا انعقاد

سال کے دوران مختلف موضوعات پر ہفتہ وار درسِ قرآن کریم با قاعدہ منعقد ہوتا رہا ہے جس میں جملہ اساتذہ کرام اور طلبہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے۔ تذکیر بالقرآن کے لئے قرآن کالج کے اساتذہ کے علاوہ بیرونی مدرسین کی خدمات بھی گاہے بگاہے حاصل کی جاتی ہے۔

2) ٹیوٹوریل گروپس

ہر سال کالج ٹیوٹوریل گروپس ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ ان میں شامل طلبہ تین دن تک کی رخصت اور اپنی مشکلات کے حل کیلئے متعلقہ ٹیوٹر سے رجوع کرتے ہیں۔ ان گروپس کی ہر ہفتہ منگل کے دن چوتھے پیریڈ میں باقاعدگی سے میٹنگ ہوتی ہے۔

3) بزمِ ادب

دورانِ سال مندرجہ ذیل موضوعات پر انعامی مقابلے منعقد ہوئے اور اول، دوم اور سوم آنے والے طلبہ کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

1) حسن قراءت 2) نعت خوانی 3) رسول اللہ ﷺ بحیثیت معلم اخلاق
4) منتخب نصاب (تحریری مقابلہ) 5) قرآن فہمی (تحریری مقابلہ) 6) جنرل نالج و مطالعۂ پاکستان (تحریری مقابلہ)

4) سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب

یکم مئی بروز سوموار قرآن آڈیٹوریم میں تقسیم انعامات کے سلسلے میں ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں تقریری و تحریری مقابلے، سپورٹس اور تعلیمی میدان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو اسناد، کپ اور دیگر مختلف انعامات نوازا گیا۔ تقریب کی صدارت پروفیسر خورشید عالم صاحب نے کی، جبکہ مہمانِ خصو ں نا م

کالج محترم حافظ عاکف سعید صاحب تھے۔

5) سالانہ کھیلوں کے مقابلے

اس سال مؤرخہ 18 نومبر تا 24 نومبر 2000ء کو ہفتہ سپورٹس بھرپور طریقے سے منایا گیا۔ پہلے 9:30 بجے ملحقہ پارک میں کھیلوں کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر خورشید عالم صاحب نے افتتاحی خطاب کیا۔ شیڈول کے مطابق مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوئے:

1) اتھلیٹکس' 2) ہائی جمپ' 3) لانگ جمپ' 4) والی بال' 5) کرکٹ' 6) ٹیبل ٹینس' 7) فٹ بال' 8) بیڈمنٹن' 9) کیرم بورڈ' 10) فریزبی وغیرہ۔

6) سالانہ ٹور

کالج ہذا نے دو مطالعاتی / تفریحی ٹورز کا اہتمام کیا جس میں ایک ٹور ماہ اکتوبر 2000ء میں منگلا ڈیم اور دوسرا مارچ 2001ء میں سوات گیا۔ یہ دونوں ٹورز ڈسپلن کے انتظامات کے حوالے سے بہت عمدہ رہے اور طلبہ نے اُن سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

7) لائبریری

کالج لائبریری میں اس وقت کتابوں کی کل تعداد 2217 ہے۔ اس سال کے دوران 120 کتابوں کا اضافہ ہوا۔

8) کمپیوٹر لیب

کالج میں ایک جدید طرز کی کمپیوٹر لیب قائم ہے جس میں تمام ضروری سہولیات موجود ہیں۔ سال زیرنظر کے دوران لیب میں دو نئے کمپیوٹرز کا اضافہ کیا گیا۔

قرآن کالج ہاسٹل

تعارف

قرآن کالج میں ہاسٹل کو ایک بنیادی اہمیت حاصل ہے ۔اس کالج کے طلبہ کی اکثریت ہاسٹل سے تعلق رکھتی ہے جو ملک کے کونے کونے سے علم کے حصول کے ساتھ ساتھ تربیت لینے کے لئے یہاں داخلہ لیتے ہیں۔قرآن کالج ہاسٹل نہ صرف ایک اقامتی ادارہ ہے بلکہ یہاں طلبہ کی تربیت کا بھی خصوصی بندوبست ہوتا ہے اور یہی ہمارے ہاسٹل کی امتیازی شان ہے۔ جہاں تک سہولیات کا مسئلہ ہے تو اس لحاظ سے بھی ہمارا ہاسٹل کسی بھی جدید ہاسٹل سے کم نہیں ہے۔

ہمارے ہاسٹل کا مرتب کردہ تربیتی نظام طلبہ کی زندگیوں پر گہرے' دیر یا اور دوررس اثرات مرتب کرتا ہے۔ ہاسٹل میں تقریباً ۷۰ طلبہ کی رہائش کی گنجائش ہے البتہ ہنگامی حالات میں اس گنجائش میں توسیع بھی کی جاسکتی ہے۔یکم جولائی 2000ء سے جون 2001ء کے عرصہ میں تقریباً 60 سے اوپر طلبہ رہائش پذیر رہے۔

معمولات ہاسٹل

ہاسٹل میں مقیم طلبہ نیز ہاسٹل کے ملازمین کونماز پنجگانہ باجماعت کی پابندی کا لازماً اہتمام کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ نماز باجماعت میں ہاسٹل کے مقیمین کی حاضری یقینی بنانے کی غرض سے چند طلبہ پر مشتمل اقامت صلوٰۃ کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو فجر کی اذان کے بعد اور نماز سے 15 منٹ قبل طلبہ کو جگاتی ہے جبکہ عین نماز سے کچھ پہلے اسسٹنٹ وارڈن صاحب بھی خود راؤنڈ لگاتے ہیں تاکہ نماز میں ان کی حاضری کو یقینی بنایا جاسکے۔فجر کی نماز کے بعد ہر طالب علم کو 15 منٹ کی تلاوت لازماً مسجد ہی میں کرنی ہوتی ہے۔

فجر کی نماز اور تلاوت کے بعد مارننگ P-T کا پروگرام شروع ہوتا ہے۔البتہ ماہِ اپریل میں D-P-I صاحب اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ملازمت سے استعفاء دے کر چلے گئے تھے جس کی وجہ سے P-T کا پروگرام تعطل کا شکار رہا مگر جلد ہی اسسٹنٹ وارڈن صاحب نے اس ذمہ داری کو سنبھالا اور اخیر تک احسن طریقے سے اس کو نبھایا۔ کالج میں حاضری کے اوقات سے 45 منٹ قبل طلبہ کو ناشتہ دیا جاتا ہے اور بعد ازاں ان کو کالج بھیج دیا جاتا ہے۔

ظہر کی نماز اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد عصر تک طلبہ فارغ ہوتے ہیں۔ اس دوران طلبہ مختلف مشاغل میں مصروف ہوتے ہیں۔نماز عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد مغرب تک طلبہ مختلف کھیلوں میں مصروف ہوتے ہیں۔مغرب کے بعد عشاء تک کالج دوبارہ کھول دیا جاتا ہے اور ہوم ورک کی کلاس شروع ہو جاتی ہے۔نگرانی کے لئے اسسٹنٹ وارڈن صاحب موجود ہوتے ہیں جو نگرانی کے ساتھ ساتھ پڑھائی میں ان کی مدد کرتے ہیں۔عشاء کے بعد اور کھانے سے پہلے ایک مختصر تذکیری پروگرام ہوتا ہے جس میں روزانہ باری باری ہر طالب علم میس ہال میں مختلف عنوانات پر پانچ سے دس منٹ کی گفتگو کرتا ہے۔کھانے کے بعد ایک گھنٹہ طلبہ کو واک کی اجازت ہوتی ہے اور پھر گیٹ بند کر دیئے جاتے ہیں۔بعد ازاں طلبہ اپنے اپنے کمروں میں مطالعہ کرتے ہیں اور ٹھیک گیارہ بجے رات ہاسٹل کی لائٹس بند کر دی جاتی ہیں اور کسی بھی طالب علم کو کسی دوسرے کمرے میں جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔البتہ اگر کسی طالب علم نے رات دیر تک پڑھنا ہو تو وہ کامن روم میں بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

اس دوران میس کا تذکرہ بھی بہت ضروری ہے جس کو ہاسٹل کے مختلف عناصر میں سے ایک اہم عنصر کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ ہم نے طلبہ کو متوازن اور ان کے پسندیدہ کھانے مہیا کرنے کی غرض سے مختلف کلاسوں کے نمائندہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا کام اپنا پسندیدہ مینو مرتب کر کے انتظامیہ کے حوالے کرنا ہوتا ہے۔انتظامیہ اس مینو کے مطابق بازار سے سودا خریدتی اور کھانے کا بندوبست کرتی ہے۔لطف کی بات یہ ہے کہ ان کے پسندیدہ اور منتخب کردہ مینو کے مطابق تینوں ٹائم کھانے کے چار جز

اس ہوشربا گرانی کے دور میں بھی ساڑھے چھ سے سات سو روپے تک فی کس ہوتے ہیں جو کہ ظاہر ہے کہ انتظامیہ کی کڑی نگرانی کا ہی نتیجہ ہے۔

ہاسٹل میں طلبہ کے علاج معالجہ کی غرض سے محدود پیمانے پر دواؤں کی سہولت موجود ہے جس کو مرکزی انجمن خدام القرآن کے میڈیکل پروگرام کے تحت مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

کالج و ہاسٹل کی صفائی پر بھی خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ چنانچہ ہاسٹل میں آرائشی گملے اور قرآنی آیات و مختلف دعاؤں پر مشتمل مختلف سائز کے فریم اور مختلف سائز کی سینریز مختلف جگہوں پر آویزاں کر دی گئی ہیں۔ اس طرح کامن روم بھی ہمارے ہاسٹل کا ایک اہم حصہ ہے جہاں طلبہ کے مطالعاتی ذوق کی تسکین کے لئے مختلف رسائل و جرائد کا اہتمام ہوتا ہے۔ ہاسٹل میں مانیٹر سسٹم کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ طلبہ اپنے معاملات خود حل کرنے کی عادت ڈالیں ۔اس کے لئے مندرجہ ذیل پراکٹوریل سسٹم بنایا گیا ہے۔

صلوٰۃ کمیٹی، میس کمیٹی، ڈسپلن کمیٹی، کامن روم واخبار کمیٹی

عمارت

ہاسٹل میں 14 عدد بڑے کمرے ہیں جن میں سے ہر کمرے میں چار طلبہ کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ 12 عدد چھوٹے کمرے ہیں جن میں دو طلبہ کو رہائش دی جاتی ہے۔ بڑے کمروں میں سے ایک کمرہ کو کامن روم اور ایک کمرہ کو سپورٹ روم بنایا گیا ہے۔ کچھ ہی عرصہ پیشتر ایک کمرے کو مہمان خانہ بنایا گیا ہے تاکہ طلبہ کے آنے والے عزیزوں کے ٹھہرانے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔اس مقصد کے لئے چار بیڈ اور بستر کا بندوبست بھی کر دیا گیا ہے۔ چھوٹے کمروں میں ایک کمرہ ہاسٹل وارڈن کے زیر استعمال ہے، باقی کمروں میں طلبہ رہائش پذیر ہیں۔

اخراجات ہاسٹل

ہاسٹل میں رہنے کے خواہش مند طلبہ کو درج ذیل اخراجات ادا کرنے ہوتے ہیں:

ڈارمیٹری (فورسیٹر)

اس کمرے میں چار طلبہ کے ٹھہرنے کی گنجائش ہوتی ہے اور اس کا فی کس کرایہ وغیرہ درج ذیل ہے۔

کرایہ	250/- روپے
یوٹیلٹی چارجز	100/- روپے

بائی سیٹر

اس میں دو طلبہ کے ٹھہرنے کی گنجائش ہوتی ہے اور اس کا فی کس کرایہ 400/- روپے جبکہ یوٹیلٹی چارجز =/100 روپے ہیں۔

مزید برآں ہاسٹل میں داخلہ لیتے وقت ہر طالب علم سے مبلغ 800/- روپے بطور میس ایڈوانس وصول کیے جاتے ہیں جو کہ قابل واپسی ہوتے ہیں۔ کھانے کے اخراجات حاضری سسٹم کی بنیاد پر وصول کیے جاتے ہیں۔

ہاسٹل سٹاف

اس وقت ہاسٹل میں درج ذیل سٹاف ہمہ وقت فرائض انجام دے رہا ہے۔

(1) وارڈن
(2) اسسٹنٹ وارڈن
(3) میس کلرک
(4) باورچی — دو عدد
(5) معاون باورچی — ایک عدد
(6) خاکروب — ایک عدد
(7) چوکیدار/ قاصد — تین عدد
(8) الیکٹریشن — ایک عدد

الحمدللہ ہاسٹل کا نظام احسن طریقہ سے چل رہا ہے۔

جامع القرآن اور شعبہ حفظ قرآن و ناظرہ

قرآن اکیڈمی کی جامع مسجد القرآن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ 17 برس سے ماہ رمضان المبارک کے دوران نماز تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمہ القرآن کا پروگرام باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ اس سال یہ ذمہ داری جناب ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی۔ لوگوں کی خاصی تعداد نے اس سے استفادہ کیا اور بہت پسند کیا۔

جامع القرآن میں نماز فجر کے بعد ہفتہ میں تین دن درس قرآن اور تین دن درس حدیث کا پروگرام جاری رہا۔ جامع القرآن ہی میں شعبہ حفظ کی کارکردگی اچھی رہی اور قریباً 14 بچوں نے حفظ کی تکمیل کی لیکن بوجوہ اس سال 30 جون 2001ء سے اس شعبہ کو بند کر دیا گیا۔ جامع القرآن میں عصر تا مغرب ناظرہ کلاس جاری ہے۔

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس

مرکزی انجمن کے تحت ایک سالہ کورس دراصل کالج اور یونیورسٹیوں سے اپنی تعلیم مکمل کرنے والے افراد اور professionals یعنی ڈاکٹرز، انجینئرز، اکاؤنٹنٹس اور دوسرے پڑھے لکھے بالغ افراد کے لئے ترتیب دیا گیا ہے۔ اس کے نصاب کا اصل زور دو چیزوں پر ہے۔ اوّلاً عربی گرامر و زبان کی اچھی خاصی استعداد فراہم کرنا۔ دوسرے، قرآن مجید کی فکری و عملی راہنمائی پر مشتمل ایک منتخب نصاب جو مسلمانوں کی اجتماعی دینی ذمہ داریوں سے بحث کرتا ہے۔ کورس کا بقیہ نصاب ترجمۃ القرآن، منتخب احادیث مبارکہ، تحریکی لٹریچر اور تجوید پر مشتمل ہے۔

رجوع الی القرآن کورس کے داخلے حسب سابق اواخر اگست میں مکمل ہو گئے۔ اس کورس میں مرد شرکاء کی تعداد 20 اور خواتین کی تعداد 4 ہے۔ اس کورس کی تدریس پہلے قرآن کالج میں ہوتی تھی لیکن گزشتہ دو تین سالوں سے اس کی تدریس کا اہتمام قرآن اکیڈمی میں کیا گیا ہے۔

ایڈمن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے شعبہ ایڈمن نے اپنی معمول کی ذمہ داریاں بطریق احسن ادا کیں۔ معمول کی ذمہ داریوں میں سٹاف کی نگرانی' ماہوار تنخواہوں کی بروقت تیاری' سٹاف کی حاضریوں اور چھٹیوں کا ریکارڈ رکھنا' ڈاک کا اندراج اور تقسیم' ضروری آفس آرڈرز/آفس میموز کا اجراء' میس رہاسٹل اور مسجد کے انتظامات کی نگرانی شامل ہیں۔ دوران سال ایڈمن نے مرکزی انجمن کی ضروریات کے لئے سرکاری و غیر سرکاری دفاتر سے متعلقہ امور کو بھی بہتر طور پر نبھایا۔ قرآن آڈیٹوریم میں محترم صدر موسس کے ہفتہ وار درس قرآن' محاضرات قرآنی' سالانہ اجلاس عام اور دیگر پروگرامز کے انتظامات کی عمدگی سے نگرانی کی گئی۔ علاوہ ازیں ہفتہ وار دروس قرآن' خطابات جمعہ' ایوان اقبال اور الحمراء ہال میں منعقد ہونے والے تحریک خلافت کے پروگرام کے مواقع پر مرکزی انجمن کی کتب و کیسٹس اور CDs کے خوبصورت اور بھرپور سٹالز لگوانے کے انتظامات بھی کیے گئے۔

اکاؤنٹس اور کیش سیکشن

شعبہ اکاؤنٹس اور کیش نے اپنی معمول کی ذمہ داریاں عمدگی سے پوری کیں۔ شعبہ اکاؤنٹس نے سالانہ اکاؤنٹس کو بروقت تیار کر کے آڈٹ کے لئے خارجی محاسب' رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی کو پیش کر دیے جنہوں نے بلا تاخیر مرکزی انجمن کے اکاؤنٹس کو آڈٹ کر کے آڈٹ رپورٹ مہیا کر دی۔

مرکزی انجمن کو اپنے آغاز ہی سے خارجی محاسب کے طور پر رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی کی خدمات اعزازی طور پر حاصل ہیں۔ مرکزی انجمن کی انتظامیہ ان کی بے حد شکر گزار ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ میر عبد الرحمٰن صاحب کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

مرکزی انجمن اپنے داخلی محاسب' جناب رحمت اللہ بٹر صاحب کی بھی ممنون ہے' جنہوں نے سال بھر میں داخلی محاسب کے طور پر اپنی اعزازی خدمات کو جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

گزشتہ سال مرکزی انجمن کے خزانچی جناب اشرف بیگ صاحب نے حج کی سعادت حاصل کی۔ ان کی غیر حاضری کے دوران ان کے فرائض شعبہ ایڈمن کے سپرد کر دیئے گئے۔ شعبہ ایڈمن نے لگ بھگ ڈیڑھ ماہ تک کیشیئر کے فرائض عمدگی سے ادا کئے۔

- ایک مسلمان کی انفرادی واجتماعی ذمہ داریاں کون کونسی ہیں؟
- دعوت و تبلیغ اور غلبہ دین کی جدوجہد اضافی نیکی کے کام ہیں یا بنیادی فرائض میں شامل ہیں؟

ان موضوعات پر ایک مختصر لیکن نہایت جامعہ کتابچہ

دینی فرائض کا جامع تصور

از : ڈاکٹر اسرار احمد' امیر تنظیم اسلامی

عمدہ کمپیوٹر کتابت' صفحات 40

شائع کردہ : مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن

قرآن اکیڈمی 36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور

بیلنس شیٹ برائے سال 2001 - 2000ء

Balance Sheet as on 30-06-2001

Liabilities		Assets	
3194000	فکسڈ فنڈ موسسین، محسنین اور مستقل اراکین کی یکمشت ادائیگی	28748501.13	مستقل اثاثہ جات و سرمایہ کاری
		1546689.45	مکتبہ مرکزی انجمن
25000000	فکسڈ اثاثہ جات فنڈ	292698	اسٹاک و سٹورز
42145	تعلیمی قرضہ فنڈ	294635	پیشگی رقوم و دیگر واجب الوصول رقم
12762	دیگر فنڈ	30930	تعلیمی قرضہ برائے طلبہ
85750	سیکورٹی ڈیپازٹ		
134678	قابل ادائیگی اخراجات	15407.50	بینک میں موجود رقم
2170527.06	میزان کل آمدن منہا اخراجات 30/جون 2001ء	772	امپریسٹ فنڈ
30639862.06		30639862.06	

Income and Expenditure

A/C for the year ended 30-06-2001

رقم	اخراجات	رقم	آمدن
463748.62	قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس (اخراجات منہا آمدن)	864170.15	ماہانہ اعانت
223458	ہاسٹل قرآن کالج (اخراجات منہا آمدن)	4240734.27	خصوصی دیگر اعانت
723278.34	مکتبہ انجمن (اخراجات منہا آمدن)	221475	خط وکتابت ودیگر کورسز فیس
95663	قرآن کالج فار گرلز (اخراجات منہا آمدن)		
89757.75	محاضرات قرآنی		
28100	نقد امداد	352693.70	دیگر آمدنی
168435	دعوت وتبلیغ پبلسٹی		
408895	مساجد		
197587	قرآن اکیڈمی ہاسٹل ومیس		
950769	اسٹاف تنخواہ		
354496	ٹیلی فون فیکس، بجلی، پانی وگیس بل		
317999	آڈیٹوریم		
58872	اولڈ ایج بینیفٹ انسٹیٹیوشن		
142559	مرمت اور مینٹیننس		
131488	خط وکتابت ودیگر کورسز		
590909.17	دیگر اخراجات		
733058.24	آمدنی منہا اخراجات		
5679073.12		5679073.12	

منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

دورۂ ترجمۂ قرآن

الحمد للہ! انجمن خدام القرآن سندھ کراچی کے تحت رمضان المبارک کی راتوں میں صلوٰۃ التراویح کے ساتھ پہلی مرتبہ دورۂ ترجمۂ قرآن کرنے کی سعادت 1991ء میں نگرانِ انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد کو حاصل ہوئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی خصوصی تائید و نصرت سے یہ سلسلہ نہ صرف باقاعدگی سے جاری رہا بلکہ ہر سال اس کے انعقاد کے مقامات بڑھتے رہے۔ اس سال اس سلسلہ میں خاصی پیش رفت ہوئی اور شہر کراچی میں 12 مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے جن میں سے قابل ذکر حسب ذیل ہیں:

1) قرآن اکیڈمی، ڈیفنس، مدرس: جناب شجاع الدین شیخ صاحب
2) نوبل پوائنٹ، نارتھ ناظم آباد مدرس: جناب انجینئر نوید احمد صاحب
3) 3-star لان نزد اسلامیہ کالج مدرس: جناب اعجاز لطیف صاحب
4) Meet & Treat ہال، گلشن اقبال مدرس: جناب فریس احمد صاحب
5) قرآن مرکز/مسجد طیبہ کورنگی مدرسین: جناب عامر خان/عمران لطیف

الحمد للہ ان محافل سے تقریباً 700 حضرات اور 200 خواتین نے استفادہ کیا۔ ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں یہ تعداد تقریباً 1000 حضرات اور 300 خواتین تک پہنچ گئی۔ پاکستان ٹیلی ویژن پر پیش کیے جانے والے پروگرام ''مرحبا رمضان'' میں دورۂ ترجمۂ قرآن کی محافل میں سے تین مقامات کی تفصیل اور ان محافل کے متعلق لوگوں کے تاثرات پیش کئے گئے۔ اس سے ناظرین کی کثیر تعداد کو دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام کا تعارف حاصل ہوا اور ان کے علم میں یہ بات آئی کہ کچھ لوگ ایسے

بھی ہیں جو ماہ رمضان کی راتوں کا اکثر حصہ قرآن کریم کے مفاہیم کو اعلیٰ تعلیم یافتہ مدرسین سے سمجھنے میں بسر کرتے ہیں۔ دورۂ ترجمۂ قرآن کے ان پروگراموں کا تذکرہ نہایت تحسین کے ساتھ ریڈیو پاکستان کے FM چینل پر بھی نشر کیا گیا۔

ہفت روزقرآنی تربیت گاہ

5 تا 12 نومبر 2000ء قرآن اکیڈمی میں ایک ہفت روز قرآنی تربیت گاہ منعقد کی گئی۔ اس تربیت گاہ میں انجینئر نوید احمد صاحب نے تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس تربیت گاہ کا اصل مقصد ماہِ رمضان میں دورۂ ترجمۂ قرآن کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے مدرسین کی تربیت اور رہنمائی تھا۔ تربیت گاہ میں پورے قرآن کریم کا ترجمہ کرایا گیا' متن قرآن کے حوالے سے ان مقامات کی نشان دہی کی گئی جن کی ادائیگی مشکل ہوتی ہے مفہوم کے اعتبار سے' ان مقامات کی نشاندہی کی گئی جن سے دین اسلام کا انقلابی تصور واضح ہوتا ہے' ترجمے کے اعتبار سے نازک مقامات کی وضاحت کی گئی' ایسے مقامات کی نشاندہی کی گئی جن کو بنیاد بنا کر معترضین اشکالات پیش کرتے ہیں اور ان اشکالات کا ازالہ اور حسب موقع تشریح پیش کی گئی۔ مجموعی طور پر 35 تا 40 حضرات اس تربیت گاہ میں شریک رہے۔ تربیت گاہ کے اوقات صبح میں 8:30 تا 1:00 بجے اور شام میں نماز عصر تا رات 10:00 بجے تھے۔ اس پورے پروگرام کی آڈیو/ ویڈیو کیسٹس اور آڈیو/ ویڈیو CDs پر ریکارڈنگ کی گئی۔

حلقہ ہائے دروسِ قرآن:

☆ مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں درسِ قرآن حکیم کی ہفتہ وار محفل بروز بدھ بعد نماز عشاء 1995ء سے منعقد ہو رہی ہے۔ اس محفل میں شرکاء کی اوسط حاضری 30 تا 40 رہتی ہے۔ مدرس کے فرائض اکیڈمک ڈائریکٹر انجینئر نوید احمد صاحب ادا کرتے ہیں۔

☆ قرآن مرکز کورنگی سے متصل مسجد طیبہ میں درسِ قرآن حکیم کی ہفتہ وار محفل کا آغاز 1996ء میں کیا گیا۔ یہ محفل بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد ہوتی ہے۔ 30 تا 50 شرکاء اس محفل سے استفادہ کرتے ہیں۔ یہاں بھی مدرس کے فرائض انجینئر نوید

احمد صاحب ادا کرتے ہیں۔

☆ جنوری 2001ء سے سلسلہ وار درسِ قرآن حکیم کی ایک ہفتہ وار محفل کا آغاز بروز اتوار بعد نماز فجر سے ایک گھنٹہ بعد مکان نمبر M-1/1/1 بلاک نمبر 6 پی۔ای۔سی۔ایچ۔ایس میں کیا گیا۔ اس محفل میں شرکاء کی اوسط حاضری 30 تک ہوتی ہے۔ مدرسین کے فرائض انجینئر نوید احمد صاحب' اعجاز لطیف صاحب' ابو خالد ابراہیم صاحب اور شجاع الدین شیخ صاحب ادا کرتے ہیں۔

☆ جنوری 2001ء سے 24۔ مسلم آبادنز د اسلامیہ کالج میں سلسلہ وار درسِ قرآن حکیم کی پندرہ روزہ محفل کا آغاز کیا گیا۔ اس محفل کا انعقاد انگریزی ماہ کے دوسرے اور چوتھے اتوار کو صبح گیارہ بجے ہوتا ہے۔ اوسطاً ۷۵ خواتین وحضرات اس محفل میں شریک ہوتے ہیں۔ درس دینے کی سعادت جناب اعجاز لطیف صاحب حاصل کرتے ہیں۔

☆ جنوری 2001ء سے نوبل پوائنٹ' نارتھ ناظم آباد نزد سخی حسن چورنگی میں سورۃ الحدید سے سورۃ التحریم تک مدنی سورتوں کے سلسلہ وار درسِ قرآن حکیم کا آغاز کیا گیا۔ اس محفل کا انعقاد انگریزی ماہ کے چوتھے اتوار کو صبح گیارہ بجے ہوتا ہے۔ اوسطاً 200 خواتین وحضرات اس محفل میں شریک ہوتے ہیں۔ مدرس کی ذمہ داری انجینئر نوید احمد صاحب ادا کرتے ہیں۔

☆ جنوری 2001ء سے یوسف عادل اینڈ کمپنی' چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس' کاوش کورٹس نزد شہید ملت فلائی اوور میں شجاع الدین شیخ صاحب نے درسِ قرآن حکیم کا آغاز کیا۔ اس محفل کا انعقاد انگریزی ماہ کے پہلے ہفتہ کو صبح 8:30 بجے ہوتا ہے۔ اوسطاً 60 حضرات اس محفل میں شریک ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا محافلِ دروسِ قرآن کے علاوہ شہر کے کئی دیگر مقامات پر باقاعدگی سے دروسِ قرآن کی محافل منعقد ہوتی ہیں۔ ان مقامات میں کورنگی' لانڈھی' برنس روڈ' نیول کالونی' کلفٹن' ماڈل کالونی' ملیر کینٹ' مادام اپارٹمنٹس' شاہ فیصل کالونی' نارتھ ناظم آباد اورنگی ٹاؤن شامل ہیں۔

ایک سالہ قرآن فہمی کورس

بحمد اللہ انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مرکزی انجمن

خدام القرآن لاہور کے بعد اس کے زیر اہتمام ایک سالہ قرآن فہمی کورسز کا تسلسل کے ساتھ انعقاد ہو رہا ہے۔ اب تک چھ کورسز مکمل ہو چکے ہیں' جن سے 130 سے زائد حضرات وخواتین استفادہ کر چکے ہیں۔ مزید خوش کن بات یہ ہے کہ ان میں سے کئی حضرات وخواتین تعلیماتِ قرآنی کی اشاعت میں بڑی تندہی سے مشغول ہیں۔ یہی وہ سعادت سے بہرہ مند حضرات وخواتین ہیں جو شہر کراچی کے مختلف مقامات پر دورہ ہائے ترجمہ قرآن کرنے' دروس قرآن دینے اور عربی گرامر کی تدریس کی خدمت بجا لانے میں مصروف ہیں۔

انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کے تحت چھٹا ایک سالہ قرآن فہمی کورس دسمبر 2000ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس سال کورس میں 9 حضرات نے کامیابی حاصل کی۔ نگران انجمن جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے یکم اپریل 2001ء کو کامیاب شرکاء میں اسناد تقسیم فرمائیں۔

ساتویں ایک سالہ قرآن فہمی کورس کا آغاز مورخہ 22 جنوری 2001ء سے ہوا جس میں ابتداء 54 حضرات وخواتین نے داخلہ لیا۔ ان میں سے 28 حضرات اور 3 خواتین باقاعدگی سے اس کورس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

عربی گرامر کلاسز

اس سال شہر کراچی میں 8 مقامات پر عربی گرامر کلاسز کا انعقاد ہو رہا ہے۔ ان کلاسز سے مجموعی طور پر 70 کے قریب حضرات استفادہ کر رہے ہیں۔ یہ کلاسز ہفتہ میں 3 دن منعقد ہو رہی ہیں۔ اس سال شہر کے تین مقامات پر ہفتہ وار عربی گرامر کلاسز کا انعقاد بھی کیا جا رہا ہے جن سے استفادہ کرنے والے حضرات کی تعداد 25 ہے۔

ہفتہ وار ترجمۂ قرآن کلاس

1998ء سے قرآن اکیڈمی میں عربی گرامر کورس کی تکمیل کرنے والے حضرات کے لئے ہفتہ وار ترجمۂ قرآن کلاس کا آغاز کیا گیا۔ اس کلاس میں عربی گرامر کے قواعد کے اطلاق کے ساتھ ترجمۂ قرآن کرایا جاتا ہے۔ یہ کلاس بروز بدھ بعد نماز مغرب

منعقد ہوتی ہے۔ انجینئر نوید احمد صاحب تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ سورۃ النساء تک پہنچ چکا ہے۔ اس وقت اس کلاس سے 10 افراد استفادہ کر رہے ہیں۔

شعبۂ خواتین

دینی تعلیم کا حصول مردوں کی طرح خواتین کے لئے بھی لازم ہے کیونکہ ایک عورت کی گمراہی ایک نسل کی گمراہی ہے اور ایک عورت کے سیرت و کردار کی اصلاح نسلوں کے لئے خیر و برکت کا ذریعہ بنتی ہے۔ انجمن کے تحت 1996 میں مدرسۃ البنات کا آغاز کیا گیا۔ اس وقت مدرسہ میں طلبہ و طالبات کی تعداد 89 ہے۔ شعبۂ خواتین کے زیر اہتمام ناظرہ قرآن کریم' قواعد تجوید' عربی گرامر' تفسیر قرآن اور قرآن کریم کے لفظی ترجمے کی کلاسز منعقد ہو رہی ہیں۔

مدرسۃ البنین

اس مدرسہ نے فروری 1998ء میں کام کا آغاز کیا۔ جناب طاہر عبداللہ صدیقی صاحب بڑی جانفشانی اور ذمہ داری سے اس مدرسہ کو چلا رہے ہیں۔ مدرسہ میں داخلوں کے لئے ایک باقاعدہ پالیسی ہے اور ایک پراسپکٹس کی شکل میں قواعد وضوابط اور داخلہ فارم طبع کئے گئے ہیں۔ مدرسۃ البنین میں بچوں کے لئے نہ صرف ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم کا انتظام ہے بلکہ طلبہ کو ایسی بنیادی تعلیمات بھی سکھائی جاتی ہیں جن کا تعلق طہارت' نماز' معمولاتِ زندگی اور اخلاقیات سے ہے۔ بحمد اللہ مدرسہ میں اس سال کل 71 داخلے ہوئے۔ 43 طلبہ باقاعدگی سے مدرسے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سمر کورس

حسبِ سابق اس سال بھی موسم گرما کی تعطیلات میں طلبہ کے لئے دینی' معلوماتی و تربیتی سمر کورس منعقد کیا گیا۔ اس مرتبہ یہ کورس قرآن اکیڈمی کے علاوہ انجمن کے ذیلی ادارے قرآن مرکز کورنگی میں بھی منعقد ہوا۔ اس کورس میں مجموعی طور پر 44 طلبہ نے شرکت کی' جن میں سے 14 طلبہ نے کامیابی کے ساتھ کورس کی تکمیل کی۔ کورس کے

شرکاء کو قرآن فہمی کے لئے بنیادی عربی گرامر' احادیث' سیرۃ النبی ﷺ' آدابِ زندگی' تجوید کے بنیادی قواعد' نماز مع ترجمہ' نماز کے مسائل' تاریخ اُمت مسلمہ اور اخلاقیات کے مضامین کی تعلیم دی گئی۔ کامیاب شرکاء میں تقسیم اسناد کے لئے 30 جولائی 2001ء کو قرآن اکیڈمی کراچی میں ایک خصوصی تقریب منعقد کی گئی۔ صدرِ انجمن جناب زین العابدین جواد صاحب نے تقریب کی صدارت کی اور طلبہ میں اسناد تقسیم فرمائیں۔

ماہانہ تربیتی پروگرام

دورانِ سال انگریزی مہینے کے تیسرے ہفتہ اور اتوار کو ماہانہ شب بیداری کا تربیتی پروگرام جاری رہا۔ یہ پروگرام ہفتہ کے روز 9:30 بجے شب سے شروع ہو کر اگلے روز صبح گیارہ بجے تک جاری رہتا ہے۔ اس پروگرام میں دینی اور تحریکی لٹریچر' تذکیر بالقرآن' مطالعہ حدیث' حالات حاضرہ' قرآن حکیم کا منتخب نصاب اور تذکیری گفتگو کے عنوانات کے تحت فکری اور تربیتی نشستیں منعقد ہوتی ہیں۔

محترم اعجاز لطیف صاحب پروجیکٹر کے ذریعے' مذاکرے میں بڑے عمدہ انداز سے لٹریچر کا مطالعہ کراتے ہیں۔ بعد ازاں شرکاء میں نوٹس بھی تقسیم کئے جاتے ہیں۔ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کے اسباق کی تدریس کے فرائض انجینئر نوید احمد صاحب ادا کرتے ہیں۔ ہر سبق کے اہم نکات نوٹس کی صورت میں فراہم کر دیئے جاتے ہیں تا کہ جو شرکاء درس دینے کی تیاری کرنا چاہیں' انہیں بنیادی مواد فراہم ہو سکے۔ باقاعدگی سے منعقد ہونے والے دیگر پروگراموں میں قرآن وسنت کی روشنی میں حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ ہے جو بڑے مؤثر انداز میں جناب اختر ندیم صاحب پیش کرتے ہیں اور مطالعہ حدیث نبویہ ﷺ ہے جو بڑے احسن طریقے سے جناب شجاع الدین شیخ کراتے ہیں۔

سالانہ تربیت گاہ

گزشتہ کئی سال سے قرآن اکیڈمی کراچی میں سالانہ ہفت روز تربیت گاہ کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے۔ تربیت گاہ میں عقائد' عبادات' رسومات اور مختلف انفرادی و اجتماعی امورِ زندگی کے اور فرائض دینی کے لئے دینی تعلیمات کو واضح کرنے کے لئے

مختلف لیکچرز رکھے جاتے ہیں۔ اس تربیت گاہ میں شرکت اس لحاظ سے بھی بڑی مفید ثابت ہوتی ہے کہ اس میں ایک مسلمان کو اپنی دینی ذمہ داریوں کا واضح شعور حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سال یہ تربیت گاہ یکم تا 7 جولائی 2001ء منعقد ہوئی جس میں 45 حضرات نے شرکت کی۔ شرکاء کا تعلق نہ صرف کراچی بلکہ دیگر شہروں سے بھی تھا۔ حسبِ سابق ناظمِ تربیت گاہ جناب رحمت اللہ بٹر صاحب لاہور سے تشریف لائے اور کراچی سے جناب انجینئر نوید احمد صاحب اور راقم نے مدرسین کے فرائض انجام دیئے۔

اعتکاف کے دوران خصوصی پروگرام

رمضان المبارک میں صلوٰۃ التراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن کے انعقاد کی وجہ سے مسجد جامع القرآن میں شہر بھر سے کثیر تعداد میں حضرات اعتکاف کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ اس سال یہ تعداد 162 تک جا پہنچی۔ دن کے اوقات میں معتکف حضرات کے لئے بعد نمازِ ظہر خصوصی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف دینی موضوعات پر لیکچرز کا اہتمام کیا گیا جس کی ذمہ داری انجینئر نوید احمد صاحب اور جناب شجاع الدین شیخ صاحب نے ادا کی۔ اس کے علاوہ انجینئر نوید احمد صاحب معتکفین کے سوالات کے جوابات بھی باقاعدگی سے دیتے رہے۔ کارکنانِ انجمن نے معتکفین کے قیام وطعام اور دیگر سہولیات کی فراہمی کا فریضہ بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔

سہ روزہ فکری وتربیتی ورکشاپ

الحمدللہ! انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کے زیرِ اہتمام 16 تا 18 مارچ 2001ء ایک سہ روز تربیتی ورکشاپ کا انعقاد ہوا۔ اس ورکشاپ میں خطابات و درس و تدریس کے لئے جناب باسط بلال صاحب' ڈاکٹر احمد افضال صاحب اور جناب ماہان مرزا صاحب امریکہ سے تشریف لائے۔ ورکشاپ کی روزانہ دو نشستیں منعقد ہوتی رہیں۔ صبح کی نشست کا انعقاد قرآن اکیڈمی کراچی میں ہوتا رہا جبکہ شام کی نشست شاہراہ فیصل پر واقع FTC آڈیٹوریم میں منعقد ہوتی رہی۔ صبح کی نشست سے اوسطاً 60 شرکاء نے استفادہ کیا جبکہ شام کی نشست میں اوسطاً 300 حضرات و

خواتین شریک ہوتے رہے۔

صبح کی نشست میں مختلف تحریروں کے مطالعہ کے ذریعے شرکاء کے ذہنوں میں غلبۂ دین کے لئے تحریکی کام کے ساتھ ساتھ علمی کام کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔ سوالات و جوابات کے ذریعے شرکاء کے اشکالات کو دور کرنے اور ان کے ذہنوں میں پیش نظر کام کی اہمیت راسخ کرنے کی کوشش کی گئی۔

شام کی نشست میں جناب باسط بلال صاحب نے *Iqbal: The Poet of Tomorrow' Whose Time Has Come* کے موضوع کے مختلف پہلوؤں پر تین لیکچرز دیئے۔ جناب باسط بلال صاحب نے اقبال کی نظم ''لینن خدا کے حضور میں'' کو عنوان بناتے ہوئے بڑے مدلل انداز سے واضح کیا کہ مغربی تہذیب کے بارے میں جو باتیں اقبال نے 1907ء میں کہیں تھیں وہ آج حرف بحرف صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ جدید مغربی تہذیب کے زیر اثر زندگی کے مختلف شعبہ جات میں جس طرح نوع انسانی کا استحصال ہو رہا ہے۔ اسے اقبال نے بہت پہلے نہ صرف محسوس کر لیا تھا بلکہ اس حوالے سے واشگاف الفاظ میں خبردار بھی کر دیا تھا۔ البتہ اب وہ وقت قریب ہے کہ اقبال کی پیشین گوئی پوری ہو:

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا

شام کی نشست میں جناب باسط بلال صاحب کی وسعت علمی، دین کے انقلابی فکر کی پختگی، اپنے موقف کے بااعتماد اور مدلل اظہار اور تہذیب مغرب کے مضر پہلوؤں کے جرأت مندانہ ابطال نے تمام شرکاء کو متاثر کیا۔ انہوں نے گفتگو کے دوران انتہائی متعلق قرآنی حوالہ جات پیش کئے۔ جس سے محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے باسط بلال صاحب کو قابل رشک فہم قرآن کی نعمت عطا فرمائی ہے۔

تصنیف وتالیف

تصنیف وتالیف کے حوالے سے قابل ذکر امور حسبِ ذیل ہیں:

1) ''قواعد تجوید'' نامی کتابچے کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا گیا۔
2) متذکرہ بالا کتابچے کے ذریعے قواعد تجوید سیکھنے کے لئے ویڈیو ریکارڈنگ اپنے تکمیلی مراحل میں ہے۔
3) ''زکوٰۃ کا ایک اہم مصرف۔ فی سبیل اللہ'' کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا گیا تا کہ دینِ اسلام کی تبلیغ اور غلبے کے لئے انفاق کی اہمیت کو اجاگر کیا جا سکے۔
4) ''چہرے کا پردہ'' کے عنوان سے ایک اہم معاشرتی موضوع پر کتاب شائع کی گئی۔ اس کتاب کو وہ پذیرائی حاصل ہوئی کہ اس کا پہلا ایڈیشن پانچ ماہ میں ختم ہو گیا۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن مزید اضافوں اور نسبتاً بہتر جلد کے ساتھ شائع کیا جا چکا ہے۔
5) منتخب نصاب حصہ اول اور حصہ دوم کے نوٹس کی کمپوزنگ کا کام مکمل ہوا۔ حصہ سوم کے نوٹس کی کمپوزنگ کا کام جاری ہے۔
6) گزشتہ سال قائداعظم کی تقاریر کے اُن اقتباسات کا مجموعہ

"Quaid-e-Azam Speaks His Vision of Pakistan"

کے عنوان سے کتابی صورت میں مرتب و شائع کیا گیا تھا جن سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان کے قیام کا مقصد نفاذِ اسلام تھا۔ اس کتاب کو مزید تفصیلات اور عمدہ طباعت کے ساتھ شائع کرنے کے لئے ناظم نشر و اشاعت جناب محمد عثمان حسن خان صاحب انتہائی محنت کر رہے ہیں اور یہ کام بھی تکمیل کے مراحل میں ہے۔

شعبۂ سمع و بصر

انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے بعد یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے تحت شعبۂ سمع و بصر کا قیام عمل میں آیا۔ یہ شعبہ 1993ء سے کام کر رہا ہے اور الحمدللہ ہر سال اس کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ کے دوران اس شعبہ کی کارکردگی کے حوالے سے قابلِ ذکر امور درج ذیل ہیں:

ا) آڈیو کیسٹس کی ریکارڈنگ کو بہتر بنانے کے لئے Copiers کے Heads تبدیل کروائے گئے۔ آڈیو کی Masters کی کوالٹی بہتر بنانے کے لئے Yamaha کمپنی

کا Equalizer خریدا گیا۔ ایک صاحب خیر کے تعاون سے Peavey کمپنی کا ایک مکمل ساؤنڈ سسٹم خریدا گیا۔ ساتھ ہی ایک عدد VCR 14' عدد VCP اور ایک عدد VCD خریدا گیا۔ ایک عدد Hard Disk مشین خریدی گئی جس سے فوری طور پر آڈیو CD تیار کی جا سکتی ہے۔ ان ہی صاحب خیر کے تعاون سے شعبۂ سمع و بصر کی تزئین نو کی گئی۔

(II) عربی گرامر کی VCDs تیار ہوگئی ہیں جو عنقریب افادۂ عام کے لئے دستیاب ہوں گی۔

(III) امیر محترم کے 98ء کے دورۂ ترجمۂ قرآن کی VCDs بھی تیار کی جا رہی ہیں۔

(IV) عالم عرب کے مشہور قراء کی تلاوت پر مشتمل تین آڈیو VCDs تیار کر لی گئیں ہیں اور عنقریب یہ بھی دستیاب ہوں گے۔

(v) شعبہ سمع و بصر میں 30 جون 2000ء کو ماسٹر کیسٹس کی تعداد حسب ذیل تھی:
آڈیو کیسٹس: 5,411۔ ویڈیو کیسٹس: 854

(V) دوران سال اس شعبہ میں 22,776 آڈیو کیسٹس اور 1,708 ویڈیو کیسٹس تیار کئے گئے۔

مکتبہ

قرآن اکیڈمی میں قائم مکتبہ صبح 9:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کھلا رہتا ہے تاکہ دفتر سے فارغ ہونے کے بعد حضرات شام کے اوقات میں بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔ کتابوں کے انتخاب میں آسانی پیدا کرنے کے لئے خصوصی طور پر racks بنوائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک صاحب ثروت کی طرف سے مکتبہ کے لئے ایک عدد کمپیوٹر donate کیا گیا ہے۔ اس سال مکتبہ سے -/4,14,889 روپے کے آڈیو کیسٹس' -/1,86,065 روپے کے ویڈیو کیسٹس' -/94,065 روپے کی آڈیو کمپیوٹر CDs اور -/4,59,524 روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔

کیسٹ لائبریری:

کیسٹ لائبریری میں ممبران کی تعداد 313 ہے۔ اس سال 1279 آڈیو کیسٹس اور 930 ویڈیو کیسٹس جاری ہوئیں۔

کیسٹ کلب:

کیسٹ کلب ہر ہفتے (Weekly) نگرانِ انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خطابِ جمعہ کا آڈیو کیسٹ گھر گھر پہنچانے کی اسکیم کا نام ہے' جس کا آغاز اگست 98ء سے کیا گیا۔ اس اسکیم کے ممبران شہر کراچی کے کسی بھی علاقے میں ہوں' محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا خطابِ جمعہ ہر ہفتے (Weekly) گھر بیٹھے سن سکتے ہیں۔ 30 جون 2001ء تک اس کلب کے ممبران کی تعداد 112 تھی جس میں اضافہ ہو رہا۔ کیسٹ کلب کی ممبر شپ سالانہ بنیاد پر ہے۔ سالانہ رعایتی ممبر شپ فیس -/500 روپے ہے جو خاص حالات میں دو مساوی اقساط میں ادا کی جا سکتی ہے۔ یہ ممبر شپ ایک ممبر شپ فارم پر کر کے مکتبہ انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی میں جمع کرا کے حاصل کی جا سکتی ہے۔

انجمن کی Web Site کی تیاری

الحمدللہ اس سال انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کی Web Site تیار کر لی گئی جس کا address یہ ہے:

www.quranacademy.com

web site میں انتہائی مفید اور معلومات افزاء مواد شامل کیا گیا ہے۔ اس مواد میں انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کا تعارف' انجمن کے تحت ہونے والے پروگرامز کی تفصیل' ایک سالہ قرآن فہمی و عربی گرامر کورسز کے انعقاد کی تفاصیل' رمضان المبارک کے دوران شہر کراچی میں منعقد ہونے والے دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگراموں کی تفاصیل ارکانِ اسلام کے بارے میں بنیادی معلومات' دنیا کی 19 زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ' احادیث مبارکہ کے چند اہم مجموعے مثلاً موطا امام مالک' صحیح بخاری' صحیح مسلم' سنن ابوداؤد' اربعین نووی' 40 احادیث قدسی' ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے اہم خطابات اور لیکچرز' مزید معلومات و رابطہ کے لئے پاکستان اور بیرونی ممالک میں دفاتر کے پتے وغیرہ شامل ہیں۔

ماہانہ محفلِ الہدیٰ

محفل الہدیٰ کے عنوان سے 99ء سے نگران انجمن محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ماہانہ دروسِ قرآن کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ محفل ہر ماہ کے پہلے اتوار کو صبح دس بجے مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں منعقد ہوتی ہے۔ نگران انجمن اگر کسی وجہ سے تشریف نہ لاسکیں تو نعم البدل کے طور پر ان کے صاحبزادے حافظ عاکف سعید صاحب درسِ قرآن دینے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ مئی 2001ء سے اس پروگرام کو ایک دعوتی پروگرام کی صورت دے دی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے درسِ قرآن سے قبل دیگر مقررین اہم دینی موضوعات پر خطابات کرتے ہیں۔ درسِ قرآن کے بعد سوال و جواب کی نشست بھی منعقد ہوتی ہے۔ جولائی 2001ء سے سورۃ الملک سے قرآن کریم کی آخری سورتوں کے سلسلہ وار درس کا آغاز کیا گیا۔

ذیلی مراکز

قرآن مرکز کورنگی

قرآن مرکز کورنگی کو انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی کا پہلا ذیلی مرکز ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ انجمن نے 1990ء میں اس مرکز کے قیام کا فیصلہ کیا تھا۔ 1993ء میں سیکٹر 35-A کورنگی نمبر 4 میں واقع مسجد طیبہ کی انتظامیہ نے مسجد سے متصل 1200 مربع گز کا پلاٹ' جو مدرسے کے لئے مختص تھا' اس مرکز کے لئے فراہم کر دیا۔ 1995ء میں تعمیر کام اس حد تک مکمل ہو گیا کہ مردوں کے لئے شعبہ کا آغاز کر دیا گیا۔ تعمیر کا سلسلہ جاری رہا اور الحمد للہ پچھلے سال یعنی ستمبر 2000ء میں خواتین کے لئے شعبہ کا آغاز بھی کر دیا گیا۔

قرآن مرکز کورنگی میں بچوں کے لئے ناظرہ قرآن حکیم کی تعلیم کا انتظام ہے جس سے 100 کے قریب بچے استفادہ کرتے ہیں۔ بچوں کے لئے ایک خصوصی تربیتی کلاس بھی منعقد ہوتی ہے۔ جس میں شرکاء کی تعداد 25 ہے۔ اس کلاس میں بچوں کو ترجمہ

قرآن، سیرۃ النبی ﷺ، آداب زندگی وغیرہ جیسے مضامین پڑھائے جاتے ہیں اور اہم دینی موضوعات پر تقاریر کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ ہر سال ایک سالانہ جلسہ کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں قرآن حکیم کی تکمیل کرنے والے بچوں کو اسناد دی جاتی ہے۔ بچوں کے درمیان حسن قراءت، تقاریر اور دینی معلومات عامہ کے مقابلے کروائے جاتے ہیں۔ اس سال یہ جلسہ 10 اگست 2001ء کو منعقد ہوا۔

مرکز میں نوجوانوں کے لئے ایک تربیتی کلاس جاری ہے جس میں نوجوانوں کو درس قرآن دینے کی مشق کروائی جاتی ہے۔ اس کلاس میں شرکاء کی تعداد 8 ہے۔ ہفتہ وار درس قرآن میں 40 حضرات شریک ہوتے ہیں۔ عربی گرامر کلاسز سے 8 تا 20 شرکاء استفادہ کررہے ہیں۔ اس سال سمر کورس میں شرکاء کی تعداد 15 رہی۔ رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن میں 40 تا 60 حضرات شریک رہے۔ اعتکاف کے دوران خصوصی تربیتی پروگرام سے 45 معتکفین نے استفادہ کیا۔ اس پروگرام کا انعقاد مرکز سے متصل مسجد طیبہ میں ہوتا ہے۔

شعبۂ خواتین میں ناظرہ قرآن حکیم کی کلاس میں 75 بچیاں شریک ہیں۔ تجوید کی کلاس میں شرکاء کی تعداد 25، عربی گرامر کلاس میں 5 تا 10، ماہانہ درس قرآن میں 200 تا 250 خواتین شریک ہوتی ہیں۔ رمضان المبارک کے دوران ترجمہ قرآن کی محفل میں 40 خواتین شرکت کرتی ہیں۔ شعبۂ خواتین میں ناظرہ قرآن حکیم کی تعلیم، ماہانہ درس قرآن اور مزید کلاسوں کے آغاز کے لئے جگہ کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ چند اصحابِ خیر کے تعاون سے اس شعبے میں مزید تعمیرات کا کام جاری ہے۔ مردوں کے شعبے میں توسیع کے لئے تعمیری نقشہ جات تیار ہو چکے ہیں اور امید ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ سالِ رواں میں اس شعبے میں بھی تعمیری کام کا آغاز ہو جائے گا۔

قرآن اکیڈمی، یاسین آباد

طویل عرصہ سے وسط شہر میں ایک مرکز کے قیام کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کیونکہ موجودہ مرکز یعنی ''قرآن اکیڈمی کراچی'' شہر کے ایک کنارے پر واقع ہے، جہاں

تک پہنچنے کے لئے خاصا وقت اور اخراجات صرف ہوتے ہیں۔عرصہ زیرِ رپورٹ میں اس حوالے سے کی جانے والی کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت عطا فرمایا اور الحمد للہ یاسین آباد فیڈرل بی ایریا کے علاقے میں قرآن اکیڈمی کے قیام کے لئے ایک صاحبِ خیر کی طرف سے 2000 مربع گز کا پلاٹ حاصل ہوا۔ ان شاء اللہ اس اکیڈمی سے زیادہ حضرات وخواتین درس و تدریس کی خدمات سے استفادہ کرسکیں گے۔قرآن اکیڈمی ' یاسین آباد کا پلاٹ اپریل 2001ء میں حاصل ہوا۔ 5 مئی 2001ء کو نگران انجمن نے اس پلاٹ پر افتتاحی خطاب فرمایا۔ الحمد للہ مجوزہ اکیڈمی کی تعمیر کے لئے ابتدائی نقشہ جات تیار ہو چکے ہیں اور عنقریب تعمیراتی کام شروع ہو جائے گا۔

معمول کی سرگرمیاں

I) مجلس عامہ کا چودھواں سالانہ اجلاس مورخہ 26 نومبر 2000ء کو منعقد ہوا۔

II) دوران سال مجلس عامہ کے ماہانہ اور مجلس شوریٰ کے سہ ماہی اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے۔

III) مسجد جامع القرآن' قرآن اکیڈمی کراچی میں خطاب جمعہ کی ذمہ داری صدر انجمن جناب زین العابدین جواد صاحب ادا کر رہے ہیں۔عربی خطبہ اور نماز کی امامت کے فرائض امام مسجد جناب قاری طاہر عبداللہ صدیقی صاحب انجام دے رہے ہیں۔

IV) مسجد جامع القرآن میں عیدالفطر وعیدالاضحیٰ کے اجتماعات سے خطاب اور نماز کی امامت کی ذمہ داری حسبِ سابق اکیڈمک ڈائریکٹر انجینئر نوید احمد صاحب نے ادا کی۔

V) مسجد جامع القرآن میں ہر جمعہ اور خصوصی پروگراموں کے دوران مکتبہ لگایا جاتا رہا۔

VI) قرآن اکیڈمی کے علاوہ شہر کراچی میں جہاں بھی نگران انجمن محترم جناب ڈاکٹر اسرار احمد کے خطابات ہوئے وہاں انجمن کی جانب سے مکتبہ لگایا گیا۔اس کے علاوہ رمضان المبارک میں دورۂ ترجمۂ قرآن کے مقامات پر بھی مکتبہ کی سہولت فراہم کی جاتی رہی۔

آئندہ کے منصوبے

1) ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب قرآن اکیڈمی یاسین آباد کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔اللہ

تعالیٰ کے فضل و کرم سے پوری توقع ہے کہ انجمن کے وابستگان اس حوالے سے بھرپور تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

2) ایک صاحب خیر نے ہر ماہ ایک ہزار کی تعداد میں آڈیو کیسٹس بلا معاوضہ دینے کی پیش کش کی ہے تا کہ انجمن کیسٹس پر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دروس و خطابات ریکارڈ کر کے تحفتاً تقسیم کر سکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پیش کش کو صاحب خیر کے حق میں توشۂ آخرت بنائے۔ ان شاء اللہ کیسٹس کی تقسیم کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔

3) ''اسلام کیا ہے؟'' کے موضوع پر کتاب کی کمپوزنگ کا کام جاری ہے۔ امید ہے کہ عنقریب یہ کتاب شائع ہو جائے گی۔

4) ان شاء اللہ قرآن اکیڈمی کی کتب لائبریری اور شعبہ سمع و بصر کو کمپیوٹرز فراہم کر دیئے جائیں گے تا کہ ان شعبہ جات کے ریکارڈ کو بھی computerise کر لیا جائے۔ مزید برآں ارادہ ہے کہ آئندہ سال قرآن اکیڈمی کے تمام کمپیوٹر کو ایک server کے ذریعہ *link* کر دیا جائے گا تا کہ ریکارڈ *sharing* اور printing کے کام میں سہولت فراہم کی جا سکے۔

5) منتخب نصاب کے حصہ دوم کے نوٹس کے نکات کی کمپوزنگ مکمل ہو چکی ہے۔ ان شاء اللہ بقیہ حصوں کے نوٹس بھی تیار کر لئے جائیں گے۔

- نظامِ خلافت کیا ہے؟
- یہ کن بنیادوں پر قائم ہو گا؟
- عہدِ حاضر میں نظامِ خلافت کا دستوری' قانونی' معاشرتی اور معاشی ڈھانچہ کیا ہو گا؟
- اس کے قیام کے لئے سیرت نبویؐ سے ماخوذ طریق کار کون سا ہے؟

ان تمام سوالات کے جامع' واضح اور مدلل جوابات پر مشتمل ایک بیش قیمت علمی دستاویز

''خطباتِ خلافت''

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان

ڈاکٹر اسرار احمد کے چار خطبات کا مجموعہ

سفید کاغذ' عمدہ طباعت' صفحات 212' قیمت : (اشاعت خاص)80 ' اشاعت عام : 45 روپے

انجمن خدام القرآن ملتان

1) دورۂ ترجمہ قرآن

دوران سال راقم الحروف دورۂ ترجمۃ القرآن کے لئے امریکہ گیا ہوا تھا۔ لٰہذا قرآن اکیڈمی میں اس پروگرام کی ذمہ داری چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب نے ادا فرمائی۔ عشاء کی نماز 7:45 پر ہوتی تھی۔ تقریباً 12 بجے رات کو اختتام ہوتا تھا۔ بارہ رکعتوں کے بعد چائے کا وقفہ ہوتا تھا۔ لیلۃ القدر کی رات کو سامعین کی تعداد تقریباً 400 تھی۔ اور دوران پروگرام اوسطاً سامعین کی تعداد 80/100 کے مابین رہی۔ 40 افراد نے سنت اعتکاف ادا کی۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی اس پروگرام سے استفادہ کیا۔ ان کی حاضری اوسطاً 25 کے لگ بھگ رہی۔

اس کے ساتھ ساتھ قرآن اکیڈمی کی دوسری برانچ قرطبہ مسجد گارڈن ٹاؤن میں برادرم محمد سلیم اختر صاحب نے روزانہ ایک ایک گھنٹہ کے 2 لیکچر دیئے۔

2) حلقہ ہائے دروس قرآن

دوران سال راقم الحروف کے علاوہ سعید اظہر عاصم اور محمد سلیم اختر صاحب نے درس قرآن دیئے۔ جن میں نیو ملتان' ڈائریکٹوریٹ مسجد' قرآن اکیڈمی' خان ویلج' بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے علاقے شامل ہیں۔

3) نماز ظہر کے بعد احادیث کا مطالعہ

دوران سال ظہر کی نماز کے بعد درس احادیث کا سلسلہ جاری رہا جس کی ذمہ داری شہباز نور صاحب نے ادا کی۔

4) شعبہ تحفیظ القرآن

دوران سال شعبہ تحفیظ القرآن جاری رہا۔ جس میں سے 10 بچوں نے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ایک تقریب کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں انجینئر

مختار حسین فاروقی صاحب نے ان بچوں کو اسناد پیش کی۔

5) شعبہ تجوید القرآن

دوران سال اس شعبہ کے زیر اہتمام 11 بچوں نے قرآن مجید ناظرہ پڑھا۔

6) اقراء سکول

بنیادی طور پر یہ سکول ان بچون کے لئے ہے جن کے والدین سکول کے اخراجات اٹھانے سے قاصر ہیں۔ اس سکول کے تمام بچوں کو کتب' سٹیشنری اور یونیفارم ادارہ فراہم کرتا ہے۔ پانچویں کلاس میں بچوں کی تعداد 14 اور تیسری کلاس میں 31 ہے۔

7) عربی کلاس برائے مرد حضرات

دوران سال دو دفعہ مرد حضرات کے لئے عربی کلاس کا اجراء کیا گیا جس میں معلم کی ذمہ داری زکریا یونیورسٹی کے ریٹائرڈ پروفیسر جناب ریاض الرحمٰن صاحب نے ادا کی۔ ایک کلاس کا دورانیہ چھ ماہ تھا جبکہ دوسری کلاس کا دورانیہ 4 ماہ تھا۔ اس میں مجموعی طور پر طلبہ کی تعداد 40 تھی۔

8) ترجمہ وتفسیر قرآن کورس

15 جنوری سے اس کورس کا اجراء ہوا۔ معلم کی ذمہ داری راقم الحروف ادا کر رہا ہے۔ یہ کلاس ہفتہ میں چار دن سوموار تا جمعرات ہوتی ہے۔ طلبہ کی تعداد 50 ہے۔

کلوز سرکٹ ٹی کی وجہ سے خواتین بھی اس کلاس سے استفادہ کر رہی ہیں۔ ان کی تعداد 15 ہے۔ پورے قرآن مجید کو ترجمہ وتفسیر کے ساتھ پڑھانے کا عزم ہے اس میں ساتواں پارہ جاری ہے۔

9) لائبریری وشعبہ سمع وبصر

دوران سال عصر تا مغرب لائبریری باقاعدگی سے کھلی رہی۔ اس کے علاوہ کتب

کا سٹال بھی لگایا گیا اور لیکچرز کی ریکارڈنگ بھی ہوئی۔

10) کارپٹ‘ جنریٹر اور الیکٹرک کولر کی خریداری

دوران سال مسجد ہال کے لئے کارپٹ‘ جنریٹر اور بچوں کے لئے ٹھنڈے پانی کا الیکٹرک واٹر کولر خرید کئے گئے۔

حلقہ خواتین

1) ترجمۃ القرآن کلاس

اس کلاس میں معلّمہ کی ذمہ داری پروفیسر صغریٰ خاکوانی صاحب نے ادا فرمائی۔ کلاس رمضان المبارک سے شروع ہو کر جون تک جاری رہی۔ اس کلاس میں طلبہ کی تعداد 15 تھی۔

2) تجوید القرآن کورس

اس میں معلّمہ کی ذمہ داری ایک مستند قاریہ ادا کر رہی ہیں۔ طالبات کی تعداد 12 ہے۔ یہ کلاس ہفتہ میں سوموار تا جمعرات ہوتی ہے۔

3) عمومی درس قرآن

ہر ماہ کے پہلے سوموار کو عصر تا مغرب عمومی درس قرآن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بقیہ ہر سوموار عصر تا مغرب تنظیمی خواتین کا درس قرآن ہوتا ہے۔

انجمن خدام القرآن فیصل آباد

انجمن خدام القرآن فیصل کے تاحیات صدر ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب دوران سال اپنی بیرون ملک ذمہ داریوں کی وجہ سے لندن میں رہے۔ تاہم ان کی غیر موجودگی میں قائم مقام صدر محمود اختر خواجہ صاحب کی سرکردگی میں انجمن کی سرگرمیاں جاری رہیں۔

1) درس قرآن مجید

انجمن کے زیر اہتمام ہفتہ وار درس قرآن کا پروگرام جاری رہا' جو ہر جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب ہوتا ہے۔ انجمن اور تنظیم کے رفقاء نے مدرس کی ذمہ داری نبھائی۔

2) دورۂ ترجمہ قرآن

پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی شہر میں چار مقامات مسجد العزیز' مسجد اتفاق' اور دفتر انجمن میں مکمل ترجمہ کا پروگرام ہوا۔

3) صدر موسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے خطابات

ڈاکٹر صاحب انجمن کے سالانہ اجلاس کے لئے تشریف لائے تو اس موقعہ پر تین مقامات پر خطبات ترتیب دیئے گئے جس سے کافی بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہوئے۔ دوسری بار ڈاکٹر صاحب کی آمد ماہ جون میں ہوئی۔ اس موقعہ پر چناب کلب میں بھرپور خطاب ہوا۔ اگلے روز الہدیٰ انٹرنیشنل کی خواتین سے خطاب کیا۔

4) عربی کلاس

نوجوان طلبہ کے لئے عربی کلاس کا اہتمام نعمان اصغر صاحب نے اپنے گاؤں باوا چک میں کیا۔

5) جرائد کا اجراء

انجمن کے توسط سے میثاق 13 عدد' ندائے خلافت 14 عدد اور حکمت قرآن 8 عدد کا اجراء ہوا۔ اس کے تلاوہ تمام اراکین انجمن کو اعزازی طور پر حکمت قرآن مہیا کیا جا رہا ہے۔

6) مکتبہ

دوران سال مختلف مقامات اور ڈاکٹر صاحب کے خطبات کے موقعہ پر 21235 روپے مالیت کی فروخت ہوئی۔ اس کے علاوہ انجمن کے دفتر میں موجود آڈیو کیسٹ ریکارڈ کے ذریعے الہدیٰ کو تقریباً 2500 کیسٹس تیار کر کے دیئے گئے۔

7) الکتاب

قرآن فاؤنڈیشن لاہور کے شائع کردہ قرآن پاک کے 122 نسخے تقسیم کئے گئے۔

8) اراکین کی تعداد میں اضافہ

حلقہ محسنین: 01 ' مستقل ارکان: 02 ' اور عام ارکان: 07

9) زیر تعمیر قرآن اکیڈمی

بیسمنٹ میں لائبریری اور دفاتر تعمیر ہو گئے ہیں۔ فرسٹ فلور پر مسجد کی تعمیر کی جا رہی ہے۔ تا حال تقریباً 28 لاکھ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

انجمن خدام القرآن سرگودھا

یہ سال انجمن خدام القرآن سرگودھا کی تاریخ میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دوران اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انجمن خدام القرآن نے اپنی کارروائیاں اپنے ملکیتی کمپلیکس ''جامع القرآن'' میں شروع کردی تھیں اوراب اللہ کے فضل سے انجمن کی سرگرمیاں بتدریج ایک مستقل اور مزید واضح پروگرام کے تحت ترتیب پارہی ہیں۔

ماہ جولائی 2001ء میں انجمن نے مستقل طور پر اپنا مرکز اس نئی عمارت میں قائم کرلیا ہے۔تقریباً پانچ لاکھ روپے کی تعمیراتی لاگت سے مکمل ہونے والی یہ بلڈنگ ایک مسجد ہال مع برآمدہ' صحن' ملحقہ غسل خانے' وضو کا مناسب انتظام' ایک مہمان خانہ اور ایک دفتر ولائبریری کے لئے مختص وسیع کمرے پر مشتمل ہے۔بجلی' پانی اور ساؤنڈ سسٹم کے تمام لوازمات موجود ہیں۔

اس پراجیکٹ کے لئے عوامی چندہ وغیرہ نہیں کیا گیا بلکہ اراکین انجمن کی مساعی اوراعانت سے اللہ نے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا ہے۔ابھی مزید توسیعی پروگرام اللہ کے فضل سے زیرغور ہے۔

انجمن خدام القرآن کا اولین ہدف چونکہ تعلیمِ قرآنی ہے لہٰذا اس سلسلے میں مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں:

1)دعوت رجوع الی القرآن

نومبر 2000ء میں رمضان قرآن ہال میں ایک جلسۂ عام کا اہتمام کیا گیا جس میں دعوت عام بذریعہ اشتہارات' اخبارات و ذاتی رابطے دی گئی۔ باہر سے بھی مقررین مدعو کئے گئے۔قرآنی تعلیمات کو عام کرنے اور قرآن سے قلبی رابطہ پیدا کرنے کی بھرپور دعوت دی گئی۔

2) دورۂ ترجمہ قرآن

ا) قرآن ہال: مرکزی پروگرام قرآن ہال میں ہوا جہاں نماز تراویح کے ساتھ ترجمہ وتفسیر بیان کرنے کی ذمہ داری ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے ادا کی۔

ب) جامع مسجد خیابانِ صادق: اس مسجد میں نماز تراویح کے بعد ترجمہ قرآن کی ذمہ داری جناب محمد اسلم صاحب اور حاجی اللہ بخش صاحب نے ادا کی۔

ج) محمدی کالونی: مہر اللہ یار صاحب کے مکان پر دورۂ ترجمہ قرآن بذریعہ کیسٹ ہوا اور پورا رمضان جاری رہا۔

3) دروس قرآن کریم

ا) روزانہ عشاء کے بعد ترتیب وار درس قرآن کی ذمہ داری جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نے ادا کی۔

ب) جامع مسجد النور: بعد نماز مغرب ہفتہ میں تین روز درسِ قرآن باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ یہاں پر مدرس کے فرائض ملک خدا بخش صاحب نے ادا کئے۔

ج) مسجد عمر بن خطاب: اس مسجد میں ہفتہ وار درس بعد نماز مغرب جناب حاجی اللہ بخش دیتے ہیں۔

د) جامع مسجد خیابانِ صادق: یہاں پر ہفتہ وار درسِ قرآن جناب محمد اسلم صاحب دیتے ہیں۔

ر) فاروق کالونی: ہر بدھ کو شام چار بجے ہفتہ وار دورۂ ترجمہ قرآن بذریعہ ویڈیو کیسٹ دیکھا جاتا ہے۔

ز) چیمہ کالونی: ہفتہ وار دورۂ ترجمہ قرآن بروز اتوار بذریعہ ویڈیو کیسٹ بر مکان طاہر بشیر صاحب ہوتا ہے۔

4) بیرون شہر حلقہ ہائے درس قرآن

ا) جوہر آباد: اس سال اللہ کے فضل سے جوہر آباد بلاک 4 میں ایک نیا مرکز قائم کیا گیا ہے جہاں ابتدائی طور پر ماہانہ درس قرآن کا اہتمام کیا گیا مگر احباب کے اصرار پر اب ہفتہ وار درس قرآن کا انتظام کیا گیا ہے۔

ب) سلانوالی وفروکہ: ان دونوں قصبات میں ماہانہ درسِ قرآن شروع کیا گیا ہے۔

5) خواتین کے لئے درس قرآن:

محترم بیگم جمشید صاحبہ باقاعدگی سے ماہانہ درسِ قرآن اپنی رہائش پر دے رہی ہیں۔

5) مکتبہ ولائبریری

یہ دونوں شعبے حسبِ سابق اپنا کام کر رہے ہیں اور جامع القرآن میں شفٹ ہونے کے بعد استفادہ کرنے والے احباب میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

- تصوف کے چشمۂ صافی کو کیسے ایک جوہڑ بنا دیا گیا؟
- اربابِ تصوف روافض اور سبائیوں کی دسیسہ کاریوں سے کیوں آگاہ نہ ہو سکے؟
- تصوف کے اصول و مبادی کو کتاب و سنت کی کسوٹی پر پرکھنا کیوں چھوڑ دیا گیا؟
- خانقاہیں ایزد پرستی کی درس گاہوں کے بجائے شخصیت پرستی کا مرکز کیسے بن گئیں؟

ان سب سوالوں کے جواب اور تصوف کی تاریخ کے حقیقت پسندانہ اور بے لاگ تجزیے کے لئے

پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم کی معرکۃ الآرا کتاب

"اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش"

صفحات: 124 قیمت: -/48

ملنے کا پتہ: **مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور**

انجمن خدام القرآن سرحد

انجمن خدام القرآن سرحد کا قیام دسمبر 1992ء میں عمل میں آیا تھا۔ تب سے اس کا مکتبہ/دفتر ناصر مینشن شعبہ بازار پشاور میں قائم ہے' جس سے عوام الناس استفادہ کر رہے ہیں۔ انجمن خدام القرآن سرحد کو اپنے قیام کے وقت سے ایک قطعہ زمین کی تلاش تھی جس میں انجمن کی مجوزہ قرآن اکیڈمی کی تعمیر کی جا سکے۔ اس کے لئے ممبران انجمن کی جانب سے کوششیں جاری ہیں۔ اس سلسلے میں صدر انجمن نے فروری 2001ء میں صوبہ سرحد کے سیکرٹری ہاؤسنگ اور پلاننگ سے ملاقات کی اور ان کو قرآن اکیڈمی کی تعمیر کے لئے حیات آباد کے سٹلائٹ ٹاؤن میں 8 کنال رقبہ زمین کے لئے درخواست دی۔ اس درخواست پر پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے دفتر میں کارروائی جاری ہے۔ الاٹمنٹ کی منظوری کے بعد اس کی تعمیر وغیرہ کا بندوبست کیا جائے گا (ان شاءاللہ)

گزشتہ ماہ انجمن کے اراکین کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں پشاور کی رہائشی ایک بیوہ خاتون نے اپنے مرحوم شوہر کے نام پر قائم سکول کو انجمن خدام القرآن سرحد کو دینے کا عندیہ ظاہر کیا۔ تاہم اس کے لئے موصوفہ نے کچھ شرائط بھی عائد کی ہیں جن پر ارکان نے غور وخوض کیا اور اپنی تجاویز دے دی ہیں جن کی روشنی میں فیصلہ کیا گیا کہ آخری فیصلے کے لئے تمام معاملہ امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے سامنے پیش کیا جائے اور ان کی رائے پر عمل کیا جائے۔

اسی طرح ایک اور خاتون نے بھی ایک عدد قطعہ زمین (2 کنال چھ مرلے) خریدا ہے جس پر وہ بچیوں کی دینی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ تعمیر کرنا چاہتی ہیں۔ اور وہ اس سلسلے میں انجمن خدام القرآن سرحد کے تعاون کی خواہش رکھتی ہیں۔

گزشتہ سال ایک اور پیش رفت ممبئی (ہندوستان) کے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے ساتھ تعاون کی شکل میں ہوئی ہے۔ اس فاؤنڈیشن کے ایک اہم رکن

کراچی تشریف لائے تھے۔ وہ ہمارے ایک ساتھی بابر ربانی صاحب سے ملاقات کے لئے کراچی سے پشاور بھی تشریف لائے۔ چنانچہ اس موقع پر ان سے انجمن خدام القرآن سرحد اور اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے درمیان مفاہمت اور معاونت پر مفید بات چیت ہوئی۔

مغرب کے بے خدا سائنس اور یورپ کے ملحدانہ فکر و فلسفہ نے بحیثیت مجموعی پوری امت کے ایمان کی جڑوں اور خرمن یقین کو جلا کر رکھ دیا ہے۔ اور اب صورت واقعہ یہ ہے کہ عوام الناس کے دل و دماغ میں بالعموم اور جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے قلوب واذہان میں بالخصوص خدا اور آخرت اور وحی و نبوت کے سے اساسی معتقدات تک کے لئے کوئی جگہ نہیں چھوڑی۔

موجودہ دور میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ منبع ایمان و یقین یعنی قرآن حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے پر تشہیر و اشاعت کے اہتمام کے ذریعے ایک علمی تحریک برپا ہو جو ایک طرف وقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پر ملحدانہ افکار و نظریات کا مؤثر اور مدلل ابطال کرے تو دوسری طرف علمی استدلال کی مدد سے حقائق ایمانی کا واضح اثبات کرے تاکہ یقین و ایمان کی کیفیت بیدار ہو اور تیسری طرف ثابت شدہ سائنسی حقائق اور حقیقت کائنات و انسان کے بارے میں قرآن حکیم کے نقطہ نظر میں ایسی تطبیق پیدا کرے جس سے قلوب مطمئن ہو سکیں۔

مندرجہ بالا اہداف کے حصول کے لئے مختلف جہتوں میں کوششیں کی جارہی ہیں جن میں ایک کاوش یہ بھی ہے کہ اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کے تعاون سے انجمن خدام القرآن نے ویڈیوز۔ سی ڈیز تیار کئے ہیں ان میں جن موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے ان موضوعات کی فہرست مرکزی انجمن کے ممبروں کو مہیا کی جائے گی۔ یہ ویڈیوز اور سی ڈیز امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد، ڈاکٹر ذاکر نائیک اور احمد دیدات جیسے بین الاقوامی شہرت کے حامل دینی سکالروں کی تقاریر اور مناظروں پر مشتمل ہے۔

نگاہ واپسیں

اشاریہ ماہنامہ ”حکمتِ قرآن“

جنوری ۲۰۰۰ء تا دسمبر ۲۰۰۱ء (جلد ۱۹، ۲۰)

مرتب: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

مطالعہ قرآن حکیم

اسرار احمد، ڈاکٹر

تواصی بالحق کا ذروۂ سنام (جہاد و قتال فی سبیل اللہ)	فروری ۲۰۰۰ء	ص ۳
شہادت علی الناس، درس ۱۵	اپریل ۲۰۰۰ء	ص ۳
شہادت علی الناس، درس ۱۶	مئی ۲۰۰۰ء	ص ۳
سورۃ الصف، درس ۱۷/۱	جون ۲۰۰۰ء	ص ۳۲
سورۃ الصف، درس ۱۷/۲	جولائی ۲۰۰۰ء	ص ۳
سورۃ الصف، درس ۱۷/۳	اگست ۲۰۰۰ء	ص ۱۱
سورۃ الصف، درس ۱۷/۴	ستمبر ۲۰۰۰ء	ص ۳
سورۃ الصف، درس ۱۷/۵	اکتوبر ۲۰۰۰ء	ص ۳
سورۃ الجمعۃ، درس ۱۸/۱	نومبر ۲۰۰۰ء	ص ۳
سورۃ الجمعۃ، درس ۱۸/۲	دسمبر ۲۰۰۰ء	ص ۳
سورۃ الجمعۃ، درس ۱۸/۳	اپریل ۲۰۰۱ء	ص ۳
سورۃ المنافقون، درس ۱۹/۱	مئی ۲۰۰۱ء	ص ۳
سورۃ المنافقون، درس ۱۹/۲	مئی ۲۰۰۱ء	ص ۳
سورۃ المنافقون، درس ۱۹/۳	ستمبر ۲۰۰۱ء	ص ۳
سورۃ المنافقون، درس ۱۹/۴	اکتوبر ۲۰۰۱ء	ص ۳
صبر و مصابرت، درس ۲۰	دسمبر ۲۰۰۱ء	ص ۳

انیس احمد مولوی

انوار القرآن	فروری ۲۰۰۱ء (خصوصی شمارہ)	

نذیر احمد ہاشمی، حافظ

النسخ فی القرآن (۱)	ستمبر ۲۰۰۱ء	ص ۲۶

النسخ فی القرآن (۲)	اکتوبر ۲۰۰۱ء ص۲۹
النسخ فی القرآن (۳)	دسمبر ۲۰۰۱ء ص۱۳

مطالعہ سیرت

اسرار احمد، ڈاکٹر

سلسلہ تقاریر رسول کاملؐ (۱) (۲)	جولائی ۲۰۰۰ء ص ۱۵
سلسلہ تقاریر رسول کاملؐ (۳)	اگست ۲۰۰۰ء ص ۳
سلسلہ تقاریر رسول کاملؐ (۴)	ستمبر ۲۰۰۰ء ص ۱۵
مکی دور۔ دعوت، تربیت اور تنظیم	اکتوبر ۲۰۰۰ء ص۱۸
مکی دور، ابتلاء کی انتہا اور ہجرت مدینہ	نومبر ۲۰۰۰ء ص۳۰
اندرون عرب انقلاب نبویؐ کی تکمیل	دسمبر ۲۰۰۰ء ص۱۳
انقلاب نبویؐ کے بین الاقوامی مرحلے کا آغاز	اپریل ۲۰۰۱ء ص۲۱
انقلاب دشمن طاقتوں کا خاتمہ۔ خلافت صدیقی	مئی ۲۰۰۱ء ص۱۹
خلافت فاروقی وعثمانیؓ	جون ۲۰۰۱ء ص۱۷
امت محمدؐ کی تاریخ کے اہم خدوخال	ستمبر ۲۰۰۱ء ۱۹
نبوی مشن کی تکمیل اور ہمارا فرض	اکتوبر ۲۰۰۱ء ص۱۱

محبوب احمد، حافظ

حضور ﷺ کا مزاح مبارک	مئی ۲۰۰۰ء ص۵۷

نور احمد شاہتاز، ڈاکٹر

نبی اکرم ﷺ بحیثیت حکم وقاضی	فروری ۲۰۰۰ء ص۳۳

اسلامی تعلیمات

اسرار احمد، ڈاکٹر

عید الاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی	مارچ ۲۰۰۰ء ص۳
دنیا کی عظیم ترین نعمت: قرآن حکیم	جون ۲۰۰۰ء ص۳

انوار الحق، چوہدری

خشوع وخضوع والی نماز	اگست ۲۰۰۰ء ص۵۳

طاہرہ بشارت، ڈاکٹر

سیرت کے مطالعہ کی ضرورت واہمیت	فروری ۲۰۰۰ء ص۱۴

عصر حاضر کے لئے سیرت النبیؐ کا پیغام جون ۲۰۰۱ء ص ۲۳

محبوب احمد خان' حافظ

علم اور اہل علم کی فضیلت جولائی ۲۰۰۰ء ص ۴۹

محمد آصف ہزاروی' ڈاکٹر

فلسفۂ قربانی اور مذاہب عالم جولائی ۲۰۰۰ء ص ۲۸

محمد سلیمان' حافظ

عبادت صرف رب ذوالجلال کا حق ہے جون ۲۰۰۱ء ص ۶۰

توحید پر ایمان اور شرک سے بیزاری اپریل ۲۰۰۱ء ص ۵۲

توحید پر ایمان اور شرک سے بیزاری مئی ۲۰۰۱ء ص ۳۹

اخلاقیات

عارفین بشیر

قرآن حکیم کی چند بنیادی اخلاقی تعلیمات (۱) اکتوبر ۲۰۰۰ء ص ۲۵

قرآن حکیم کی چند بنیادی اخلاقی تعلیمات (۲) نومبر ۲۰۰۰ء ص ۳۷

عبدالماجد' پروفیسر

عدم برداشت کا قومی و بین الاقوامی رجحان اور تعلیمات نبویؐ (۱) اپریل ۲۰۰۰ء ص ۲۸

عدم برداشت کا قومی و بین الاقوامی رجحان اور تعلیمات نبویؐ (۲) مئی ۲۰۰۰ء ص ۴۱

عدم برداشت کا قومی و بین الاقوامی رجحان اور تعلیمات نبویؐ (۳) جون ۲۰۰۰ء ص ۴۵

محمد امجد تھانوی

خدمت خلق' تعلیمات نبویؐ کے حوالے سے مئی ۲۰۰۰ء ص ۲۸

نذیر احمد تشنہ' پروفیسر

عدم برداشت کا قومی و بین الاقوامی رجحان اور تعلیمات نبویؐ ستمبر ۲۰۰۰ء ص ۴۳

شخصیات

حامد الحق حقانی' مولانا

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اکتوبر ۲۰۰۱ء ص ۴۱

عاکف سعید' حافظ

حافظ احمد یار مرحوم۔ایک سچے عاشق قرآن ستمبر ۲۰۰۰ء ص ۳۳

عبدالرشید عراقی

امام عبداللہ بن زبیر حمیدیؒ — فروری ۲۰۰۰ء ص۶۴

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی — اپریل ۲۰۰۰ء ص۴۳

امام ابویعلیٰ موصلی — مئی ۲۰۰۰ء ص۳۹

امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ — جون ۲۰۰۰ء ص۶۲

امام ابوسلیمان خطابی — اگست ۲۰۰۰ء ص۶۱

امام اسحاق بن راہویہ — اکتوبر ۲۰۰۰ء ص۵۴

امام ابوداؤد طیالسیؒ — نومبر ۲۰۰۰ء ص۵۸

امام ابن خزیمہؒ — اپریل ۲۰۰۱ء ص۷۳

امام حسن صغانیؒ — جون ۲۰۰۱ء ص۵۳

غزالہ بٹ' ڈاکٹر

ٹیپو سلطان۔ ایک عظیم سالار — اپریل ۲۰۰۱ء ص۷۹

اقبالیات

اسرار احمد' ڈاکٹر

دورِ حاضر کا ترجمان القرآن اور داعیٔ قرآن — اپریل ۲۰۰۱ء ص۲۷

طارق محمود

صدیق اکبر۔ علامہ اقبال کی نگاہ میں — نومبر ۲۰۰۰ء ص۵۵

محمد ندیم صدیقی

علامہ اقبال اور عالمی سیاست کی پیشین گوئیاں — اگست ۲۰۰۰ء ص۳۴

تحریک رجوع الی القرآن

انوار الحق چوہدری

سالانہ رپورٹ شعبہ خط و کتابت کورسز — نومبر ۲۰۰۰ء ص۶۱

بنت محمود

کراچی میں خواتین کی تقریب تقسیم اسناد — فروری ۲۰۰۰ء ص۶۷

فرقان دانش

دورہ ترجمہ قرآن کے پروگرام — فروری ۲۰۰۰ء ص۵۳

محاضرات قرآنی (رپورٹ) اپریل ۲۰۰۱ء ص۹۱

محمد اقبال صافی' ڈاکٹر

انجمن خدام القرآن سرحد کی سرگرمیاں اکتوبر ۲۰۰۰ء ص۵۷

محمود عالم میاں

سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن ۹۹-۱۹۹۸ء فروری ۲۰۰۰ء ص۴۳
سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن ۲۰۰۰-۱۹۹۹ء دسمبر ۲۰۰۰ء ص۱۹
سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن خدام القرآن ۲۰۰۱-۲۰۰۰ء دسمبر ۲۰۰۱ء ص۳۳
کارروائی اجلاس مجلس شوریٰ مرکزی انجمن خدام القرآن ستمبر ۲۰۰۱ء ص۵۵

خطوط و نکات

مکتوب محمد ندیم صدیقی' کراچی اکتوبر ۲۰۰۰ء ص۶۴
مکتوب محمد سلیمان تتولی' راولپنڈی اکتوبر ۲۰۰۰ء ص۶۵
مکتوب غلام صابر ستمبر ۲۰۰۱ء ص۵۱

متفرقات

اسرار احمد' ڈاکٹر

نفس انسانی کے مختلف پہلو اور متنوع کیفیتیں مئی ۲۰۰۱ء ص۱۹

ریاض الحسن نوری

خدا سے منحرف مغربیت: دجالی تہذیب کا بدترین مظہر (۱) ستمبر ۲۰۰۱ء ص۴۲
خدا سے منحرف مغربیت: دجالی تہذیب کا بدترین مظہر (۲) اکتوبر ۲۰۰۱ء ص۴۹
خدا سے منحرف مغربیت: دجالی تہذیب کا بدترین مظہر (۳) دسمبر ۲۰۰۱ء ص ۲۵

عارفین محمود

شاہ ولی اللہ کا انسانی شخصیت کا تصور جون ۲۰۰۱ء ص۲۹

عبدالرشید عراقی

مولانا ابوالکلام آزاد کی صحافت مئی ۲۰۰۱ء ص۵۴

عبداللہ شاہین' پروفیسر

پاکستان میں نصاب سازی جولائی ۲۰۰۰ء ص۳۹

محبوب احمد خان، حافظ

بشارت محمدیہ اور انجیل برنباس — ستمبر ۲۰۰۰ء ص۲۲

محمد امجد تھانوی، ڈاکٹر

علماء دیوبند کی دینی خدمات — مئی ۲۰۰۱ء ص۳۵

محمد امین، ڈاکٹر

امام غزالی و تزکیہ نفس (۴) — فروری ۲۰۰۰ء ص۴۷

محمد بن عبداللہ السبیل

مسئلہ تقلید، اجماع اور قیاس — اکتوبر ۲۰۰۱ء ص۱۹

محمد رفیع الدین، ڈاکٹر

اسلامی تحقیق کا مفہوم و مدعا اور طریق کار (۱) — اپریل ۲۰۰۱ء ص۵۷

اسلامی تحقیق کا مفہوم و مدعا اور طریق کار (۲) — مئی ۲۰۰۱ء ص۴۲

اسلامی تحقیق کا مفہوم و مدعا اور طریق کار (۳) — جون ۲۰۰۱ء ص۴۱

محمد صفدر ساجد

خالق ارض و سما کا افلاک کی کلاک — جولائی ۲۰۰۰ء ص۶۱

محمد یونس جنجوعہ، پروفیسر

تعارف کتب — اپریل ۲۰۰۱ء ص۸۷

تعارف کتب — جون ۲۰۰۱ء ص۶۳

تعارف کتب — ستمبر ۲۰۰۱ء ص۶۱

تعارف کتب — اکتوبر ۲۰۰۱ء ص۶۰

نثار احمد ملک / فرقان دانش خان

تعارف کتب — اکتوبر ۲۰۰۰ء ص۶۰

نعیم احمد خان

مستقبل کی قوت: اسلام یا مغرب — اپریل ۲۰۰۰ء ص۴۹

اسلام کا تصور تحقیق اور جدید سائنس — اکتوبر ۲۰۰۰ء ص۴۲

یوسف سلیم چشتی، پروفیسر

اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش — اگست ۲۰۰۱ء (خصوصی شمارہ)

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد کی مقبولِ عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

خود پڑھیے اور دوستوں اور عزیزوں کو تحفۃً پیش کیجئے

نوٹ

اس کتابچے کا انگریزی، عربی، فارسی اور سندھی زبانوں میں بھی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اس کے حقوقِ اشاعت نہ ڈاکٹر صاحب کے حق میں محفوظ ہیں نہ انجمن کے

شائع کردہ

مکتبہ مرکزی انجمن خدّام القرآن، لاہور

۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ فون: ۵۸۶۹۵۰۱